"پکا نمازی بِلا شک جنّتُ الفِردوس کا حقدار ھے" کے بتیس حُروف کی نسبت سے نَماز کے 32 مَکرُوھاتِ تَحْریمہ

(۱) داڑھی، بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا (عالمگیری ج۱ ص۱۰۴)

(۲) کپڑا سمیٹنا۔ جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے یا پیچھے سے اُٹھا لیتے ہیں (غنیۃ المستملی ص۳۳۷) اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چُھڑانے میں حَرَج نہیں۔

کندھوں پر چادر لٹکانا

(۳) سَدل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مَثَلاً سَر یا کندھے پر اِس طرح سے چادر یا رُومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک کنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دُوسرا لٹک رہا ہے تو حَرَج نہیں (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۴۸۸) (۴) آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اِس طرح رومال رکھتے ہیں کہ

اس کا ایک سِرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اِس طرح نَماز پڑھنا مکروہ تَحْرِیمی ہے (بہارِ شریعت حصّہ۳ ص ۱۶۵) (۵) دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زِیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہِ تَحْرِیمی ہوگی۔

(دُرِّمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص ۴۹۰)

طَبعی حاجت کی شدّت

(۶) پیشاب، پاخانہ یا رِیح کی شدّت ہونا۔ اگر نَماز شُروع کرنے سے پہلے ہی شدّت ہو تو وقت میں وُسْعت ہونے کی صُورت میں نَماز شُروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فَراغت اور وُضو کے بعد نَماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نَماز پڑھ لیجئے۔ اور اگر دَورانِ نَماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گُنجائش ہو تو نَماز توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہونگے۔

(ردالمحتار ج۲ ص ۴۹۲)

نَماز میں کنکرِیاں ہٹانا

(۷) دَورانِ نَماز کنکرِیاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے (غنیة المستملی ص ۳۳۸)

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے دَورانِ نَماز کنکری چُھونے سے متعلِّق بارگاہِ رسالت میں سُوال کیا، ارشاد ہوا، ''ایک بار۔ اور اگر تُو اِس سے بچے تو سیاہ آنکھ والی سو اُونٹنیوں سے بہتر ہے۔'' (صحیح ابن خُزَیمة، حدیث ۸۹۷، ج ۲، ص ۵۲، المکتب الاسلامی بیروت) ہاں اگر سنّت کے مطابِق سَجدہ ادا نہ ہوسکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجِب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجِب ہے چاہے ایک بار سے زِیادہ کی حاجت پڑے۔

اُنگلیاں چٹخانا

(۸) نَماز میں اُنگلیاں چٹخانا۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۳)

خاتم المحقِّقین حضرتِ علّامہ ابنِ عابِدین

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ابنِ ماجہ کی رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، ''نماز میں اپنی اُنگلیاں نہ چٹخایا کرو۔'' (سنن ابن ماجه ج ۱ ص ٥١٤ حديث ٩٦٥ دارالمعرفة بيروت) ''مُجتبیٰ کے حوالے نقل کیا، سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالَمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ''انتِظارِ نماز کے دَوران اُنگلیاں چٹخانے سے مَنْع فرمایا۔'' مزید ایک رِوایت میں ہے، ''نماز کیلئے جاتے ہوئے اُنگلیاں چٹخانے سے مَنْع فرمایا۔'' اِن احادیثِ مبارکہ سے یہ تین اَحکام ثابت ہوئے (الف) نماز کے دَوران اور توابِعِ نماز میں مَثَلاً نماز کیلئے جاتے ہوئے، نماز کا اِنتِظار کرتے ہوئے اُنگلیاں چٹخانا **مکروہِ تحریمی** ہے (ب) خارِجِ نماز (یعنی توابِعِ نماز میں بھی نہ ہو) میں بغیر حاجت کے اُنگلیاں چٹخانا **مکروہِ تنزیہی** ہے (ج) خارِجِ نماز میں کسی حاجت کے سبب مَثَلاً اُنگلیوں کو آرام دینے کیلئے اُنگلیاں چٹخانا **مُباح** (یعنی بِلا کراہت جائز) ہے (درمختار معه ردالمحتار

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ج۲ ص۴۰۹ طبعة ملتان) (۹) تَشْبِیک یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا۔ (غنیة المستملی ص۳۳۸) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، ''جو مسجد کے ارادے سے نکلے تو تَشْبِیک یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں نہ ڈالے بے شک وہ نَماز (کے حکم) میں ہے (مسند امام احمد بن حنبل حدیث ۱۸۱۲۶ ج ۶ ص ۳۲۰ دار الفکر بیروت) نَماز کیلئے جاتے وقت اور نَماز کے اِنتِظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہِ تَحْرِیمی ہیں۔

(مراقی الفلاح معه حاشیة الطحطاوی ص۳۴۶)

کمر پر ہاتھ رکھنا

(۱۰) کمر پر ہاتھ رکھنا (ایضاً ۳۴۷) نَماز کے علاوہ بھی (بلا عُذْر) کمر پر (یعنی دونوں پہلوؤں کے وَسَط میں) ہاتھ نہیں رکھنا چاہئے (درمختار معه ردالمحتار ج۲ ص۴۹۴) اللہ کے محبوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''کمر پر ہاتھ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

رکھنا جہنّمیوں کی راحت ہے" (السنن الکبریٰ ج۲ ص۴۰۸ حدیث ۳۵۶۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت) یعنی یہ یہودیوں کا فِعل ہے کہ وہ جہنّمی ہیں ورنہ جہنّمیوں کیلئے جہنّم میں کیا راحت ہے! (حاشیہ بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۱۱۵ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

آسمان کی طرف دیکھنا

(۱۱) نِگاہ آسمان کی طرف اُٹھانا (البحر الرائق ج۲ ص۳۸) اللہ کے محبوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں، "کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نَماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھاتے ہیں اِس سے باز رہیں یا اُن کی آنکھیں اُچک لی جائیں گی۔ (صحیح بخاری ج۲ ص۱۰۳) (۱۲) اِدھر اُدھر مُنہ پھیر کر دیکھنا، چاہے پورا مُنہ پھرایا تھوڑا۔ مُنہ پھیرے بغیر صِرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضَرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور نادِراً کسی غرضِ صحیح کے تحت ہو تو حَرَج نہیں (بہارِ شریعت، حصّہ ۳ ص ۱۹۴) سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''جو بندہ نَماز میں ہے اللہ عزوجل کی رَحمتِ خاصّہ اُس کی طرف مُتوجِہ رَہتی ہے جب تک اِدھر اُدھر نہ دیکھے، جب اُس نے اپنا منہ پھیرا اُس کی رَحمت بھی پھِر جاتی ہے''۔(ابو داؤد ج ۱ ص ۳۳٤ حدیث ۹۰۹ داراحیاء التراث العربی بیروت) (۱۳) مَرد کا سَجدے میں کلائیاں بچھانا۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص٤۹٦)

نَمازی کی طرف دیکھنا

(۱٤) کسی شَخص کے منہ کے سامنے نَماز پڑھنا۔ دوسرے شَخص کو بھی نَمازی کی طرف مُنہ کرنا ناجائز و گناہ ہے کوئی پہلے سے چِہرہ کئے ہوئے ہو اور اب کوئی اُس کے چِہرے کی طرف رُخ کر کے نَماز شروع کرے تو نَماز شُروع کرنے والا گُنہگار ہوا اور اس نَمازی پر کراہت آئی ورنہ چِہرہ کرنے والے پر گناہ و کراہت ہے (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص٤۹٦) جو لوگ جماعت کا سلام پھِر جانے کے

بعد اپنے عَین پیچھے نَماز پڑھنے والے کی طَرَف چہرہ کر کے اُس کو دیکھتے ہیں یا پیچھے جانے کیلئے اُس کی طرف مُنہ کر کے کھڑے ہوجاتے ہیں کہ یہ سلام پھیرے تو نکلوں، یا نَمازی کے ٹھیک سامنے کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر اِعلان کرتے، دَرْس دیتے، بیان کرتے ہیں یہ سب توبہ کریں (۱۵) نَماز میں ناک اور مُنہ چُھپانا (عالمگیری ج۱ ص۱۰۶) (۱۶) بِلاضَرورت کھنکار (یعنی بلغم وغیرہ) نکالنا (غنیۃ المستملی ص۳۳۹) (۱۷) قَصْداً جَماہی لینا (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص۳۵۴) (اگر خود بخود آئے تو حَرَج نہیں مگر رَوکنا مستحَب ہے) اللہ کے محبوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں، ''جب نَماز میں کسی کو جَماہی آئے تو جہاں تک ہوسکے روکے کہ شیطٰن منہ میں داخِل ہوجاتا ہے۔'' (صحیح مسلم ص۴۱۳) (۱۸) اُلٹا قرآنِ مجید پڑھنا (مَثَلاً پہلی رَکعت میں ''تَبَّت'' پڑھی اور دوسری میں ''اِذا جآء'') (۱۹) کسی واجِب کو تَرک کرنا (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ۳۴۵) مَثَلاً ''قومہ'' اور ''جلسہ'' میں پیٹھ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جب تم مرسلین (علیہم السلام) پر دُرُود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

رُکوع یاد دلاتے

سیدھی ہونے سے پہلے ہی سجدے میں چلا جانا (عالمگیری ج۱ ص۱۰۷) اِس گناہ میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد مُلَوَّث نظر آتی ہے، یاد رکھئے! جتنی بھی نمازیں اِس طرح پڑھی ہوں گی سب کا لوٹانا واجب ہے (۲۰) ''قِیام'' کے علاوہ کسی اور موقع پر قرآنِ مجید پڑھنا (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص۳۵۱) (۲۱) قِراءَت رُکوع میں پہنچ کر ختم کرنا (ایضاً) (۲۲) امام سے پہلے مُقتدی کا رُکوع وسُجُود وغیرہ میں چلا جانا یا اِس سے پہلے سر اُٹھانا۔ (ردالمحتار ج۲ ص۵۱۳) حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم فرمایا، جو امام سے پہلے سر اُٹھاتا اور جھکاتا ہے اُس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں (مُوَطّا امام مالک حدیث ۲۱۲ ج۱ ص ۱۰۲ دارالمعرفۃ بیروت) حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے محبوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

فرماتے ہیں، ''کیا جو شخص امام سے پہلے سَر اُٹھاتا ہے اِس سے ڈرتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کردے۔ (صحیح مسلم، ج۱، ص۱۸۱)

گدھے جیسا مُنہ

حضرت سیِّدُنا امام نَوَوِی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی حدیث لینے کیلئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دِمشق گئے۔ وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے تھے، مدّتوں تک اُن کے پاس بہُت کچھ پڑھا مگر اُن کا مُنہ نہ دیکھا، جب زَمانہ دراز گُزرا اور اُن محدِّث صاحِب نے دیکھا کہ اِن کو (یعنی امام نَوَوی) کو علمِ حدیث کی بہُت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹادیا! دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا **گدھے جیسا مُنہ** ہے!! اُنہوں نے فرمایا، صاحبزادے! دَورانِ جماعت امام پر سَبقَت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مُسْتَبْعَد (یعنی بعض راویوں کی عدَمِ صحت کے باعِث دُور اَز قیاس) جانا اور میں نے امام پر قَصْداً سَبْقَت کی تو میرا مُنہ ایسا ہوگیا جیسا

تم دیکھ رہے ہو۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۹۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۲۳) دوسرا کپڑا ہونے کے باوُجُود صِرف پاجامہ یا تہبند میں نَماز پڑھنا (۲۴) کسی آنے والے شَناسا کی خاطِر امام کا نَماز کو طُول دینا (عالمگیری ج۱ ص۱۰۷) اگر اس کی نَماز پر اِعانت (مدد) کے لئے ایک دو تسبیح کی قدَر طول دیا تو حَرَج نہیں (ایضاً) (۲۵) زمینِ مَغْصُوْبَہ (یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو) یا (۲۶) پَرایا کھیت جس میں زَراعت موجود ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۵۸، درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۵۲) یا (۲۷) جُتے ہوئے کھیت میں (اَیضاً) یا (۲۸) قَبر کے سامنے جبکہ قَبر اور نَمازی کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو نَماز پڑھنا (عالمگیری ج۱ ص۱۰۷) (۲۹) کُفّار کے عبادت خانوں میں نَماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے (ردالمحتار ج۲ ص۵۳) (۳۰) کُرتے وغیرہ کے بٹن کُھلے ہونا جس سے سینہ کُھلا رہے مکروہِ تَحریمی ہے

ہاں اگر نیچے کوئی اور کپڑا ہے جس سے سینہ نہیں کُھلا تو مکروہِ تنزیہی ہے۔

نَماز اور تصاویر

(۳۱) جاندار کی تَصویر والا لباس پہن کر نَماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے نَماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں (درِّمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص ۵۰۲) (۳۲) نَمازی کے سر پر یعنی چَھت پر یا سَجدے کی جگہ پر یا آگے یا دائیں یا بائیں جاندار کی تصویر آویزاں ہونا مکروہِ تَحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے مگر گُزشتہ صُورَتوں سے کم۔ اگر تصویر فَرْش پر ہے اور اس پر سَجدہ نہیں ہوتا تو کَراہَت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہ تو اس میں کوئی مُضایقہ نہیں۔ اِتنی چھوٹی تصویر ہو جسے زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اَعْضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے (جیسا کے عُموماً طوافِ کعبہ کے منظر کی تصویریں بَہُت چھوٹی ہوتی ہیں یہ تصاویر) نَماز کیلئے باعثِ کراہت

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نہیں ہیں (غنیۃ المستملی ص ۳۴۷، درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۵۰۳) ہاں طواف کی بھیڑ میں ایک بھی چہرہ واضح ہوگیا تو مُمانعت باقی رہے گی۔ چہرہ کے علاوہ مثلاً ہاتھ، پاؤں، پیٹھ، چہرے کا پچھلا حصّہ یا ایسا چہرہ جس کی آنکھیں، ناک، ہونٹ وغیرہ سب اَعضاء مٹے ہوئے ہوں ایسی تصاویر میں کوئی حَرَج نہیں۔

"یاربّ! تیری پسند کی نَماز پڑھنے کی سعادت ملے"

کے تینتیس حُرُوف کی نسبت سے نَماز کے 33 مکروہاتِ تنزِیہہ

(۱) دوسرے کپڑے مُیَسَّر ہونے کے باوُجُود کام کاج کے لباس میں نَماز پڑھنا۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۳۷) منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے ہونا۔ اگر اس کی وجہ سے قِرَاءَت ہی نہ ہوسکے یا ایسے اَلفاظ نکلیں کہ جو قرآن پاک کے نہ ہوں تو نَماز ہی فاسِد ہوجائے گی (درمختار، ردالمحتار) (۲) سُستی سے ننگے سر نَماز پڑھنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶) نَماز میں ٹوپی یا عِمامہ شریف گر پڑا تو اُٹھالینا افضل ہے

جبکہ عملِ کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نَماز فاسِد ہو جائے گی۔اور بار بار اٹھانا پڑے تو چھوڑ دیں اور نہ اٹھانے سے خُشُوع وخُضُوع مقصود ہو تو نہ اُٹھانا افضل ہے۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص ۴۹۱) اگر کوئی ننگے سر نَماز پڑھ رہا ہو یا اُس کی ٹوپی گر پڑی ہو تو اُس کو دوسرا شخص ٹوپی نہ پہنائے (۳) رُکوع یا سَجدہ میں بلا ضَرورت تین بار سے کم تَسبیح کہنا (اگر وَقت تنگ ہو یا ٹرین چل پڑنے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔ اگر مقتدی تین تسبیحات نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھالیا تو امام کا ساتھ دے) (۴) نَماز میں پیشانی سے خاک یا گھاس چُھڑانا۔ ہاں اگر ان کی وجہ سے نَماز میں دھیان بٹتا ہو تو چُھڑانے میں حَرَج نہیں (عالمگیری ج۱ ص ۱۰۶) (۵) سَجدہ وغیرہ میں اُنگلیاں قِبلہ سے پھیر دینا (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج۱ ص ۱۱۹) (۶) مرد کا سجدہ میں ران کو پیٹ سے چِپکا دینا (عالمگیری ج۱ ص ۱۰۹) (۷) نَماز میں ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص ۴۹۷) زَبان

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سے جواب دینا مُفسدِ نماز ہے (مراقی الفلاح معه حاشية الطحطاوی ص ۳۲۲ قدیمی کتب خانه) (۸) نماز میں بلا عُذر چار زانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھنا (غنیه المستملی ص ۳۳۹) (۹) انگڑائی لینا اور (۱۰) اِرادتاً کھانسنا، گھنکارنا (غنیه المستملی ص ۳۴۰) اگر طبیعت چاہتی ہو تو حَرَج نہیں (۱۱) سَجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے سے پہلے بلا عُذر ہاتھ زمین پر رکھنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) (۱۲) اُٹھتے وقت بلا عُذر ہاتھ سے قبل گھٹنے زمین سے اُٹھانا (غنیه المستملی ص ۳۳۵) (۱۳) رُکوع میں سر کو پیٹھ سے اُونچا نیچا کرنا (غنیه المستملی ص ۳۳۸) (۱۴) نماز میں ثَنا، تَعَوُّذ، تَسْمِیَہ اور آمین زور سے کہنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷)۔ (۱۵) بغیر عُذر دیوار وغیرہ پر ٹیک لگانا (ایضاً) (۱۶) رُکوع میں گھٹنوں پر اور (۱۷) سَجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا (۱۸) دائیں بائیں جُھومنا۔ اور تَراوِح یعنی کبھی دائیں پاؤں پر اور کبھی بائیں پاؤں پر زور دینا یہ سنّت ہے (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۰۲) اور سَجدے کیلئے جاتے ہوئے سیدھی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

طرف زور دینا اور اُٹھتے وقت اُلٹی طرف زور دینا مُستحب ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۱)

(۱۹) نَماز میں آنکھیں بند رکھنا۔ ہاں اگر خُشُوع آتا ہو تو آنکھیں بند رکھنا افضل ہے (درمختار، ردالمحتار ج۲ ص ۴۹۹) (۲۰) جَلتی آگ کے سامنے نَماز پڑھنا۔ شَمع یا چَراغ سامنے ہو تو حَرج نہیں (عالمگیری ج۱ ص ۱۰۸) (۲۱) ایسی چیز کے سامنے نَماز پڑھنا جس سے دِھیان بٹے مَثَلاً زِینت اور لَہو ولَعِب وغیرہ (ردلمحتار ج۱ ص ۴۳۹) (۲۲) نَماز کیلئے دَوڑنا (۲۳) عام راستہ (۲۴) کُوڑا ڈالنے کی جگہ (۲۵) مَذبَح یعنی جہاں جانور ذَبح کئے جاتے ہوں وہاں (۲۶) اِصطَبل یعنی گھوڑے باندھنے کی جگہ، (۲۷) غُسل خانہ، (۲۸) مَوَیشی خانہ خُصُوصاً جہاں اُونٹ باندھے جاتے ہوں، (۲۹) اِستِنجا خانہ کی چھت اور (۳۰) صَحرا میں بِلا سُترہ کے جبکہ آگے سے لوگوں کے گزرنے کا اِمکان ہو۔ ان جگہوں پر نَماز پڑھنا (غنیۃ المستملی ص ۳۳۹) (۳۱) بِغَیر عُذر ہاتھ سے مکھی مچھر اُڑانا (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

ج ۱ ص ۱۱۸) (نماز میں جُوں یا مچھّر ایذا دیتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں کوئی حَرَج نہیں جبکہ عملِ کثیر سے نہ ہو۔ (بہارِ شریعت) (۳۲) ہر وہ عملِ قلیل جو نمازی کیلئے مُفید ہو جائز ہے اور جو مُفید نہ ہو وہ مَکرُوہ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹) (۳۳) اُلٹا کپڑا پہننا یا اَوڑھنا۔
(فتاوٰی رضویہ ج ۷ ص ۳۵۸ تا ۳۶۰۔ فتاوٰی اہلسنّت غیر مطبوعہ)

ہاف آستین میں نَماز پڑھنا کیسا؟

آدھی آستین والا کُرتا یا قَمیص پہن کر نَماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے جبکہ اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرت صَدرُ الشَّرِیعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ''جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صِرف نیم آستین (یعنی آدھی آستین) یا بنیان پہن کر نَماز پڑھتا ہے تو کراہتِ تنزیہی ہے اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں'' (فتاوٰی امجدیہ حصہ ۱ ص ۱۹۳ مکتبۂ رضویہ باب المدینہ کراچی) مفتیِ اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی وقارُ الدین قادِری رضوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ہاف آستین والا کُرتا، قَمیص یا شَرٹ کام کاج کرنے

والے لباس میں شامل ہیں (کہ کام کاج والا لباس پہن کر انسان مُعَزَّزین کے سامنے جاتے ہوئے کتراتا ہے) اِس لئے جو ہاف آستین والا کُرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، ان کی نَماز مکروہِ تنزیہی ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، ان کی نَماز مکروہ نہیں۔ (وقار الفتاوٰی ج۲ ص۲٤٦)

ظُہر کے آخری دو نَفل کے بھی کیا کہنے

ظُہر کے بعد چار رَکعت پڑھنا مستحَب ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا جس نے ظُہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر مُحافَظت کی اللہ تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرمادے گا۔ (سنن نسائی حدیث ۱۸۱۷ ص ۲۲۰۷ دار الجیل بیروت) علّامہ سیّد طحطاوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں کہ سِرے سے آگ میں داخِل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مِٹادیئے جائیں گے اور اس پر (بندوں کی حق تَلفیوں کے) جو مُطالَبات ہیں اللہ تعالیٰ

اُس کے فریق کو راضی کردے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔ اور علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس کیلئے بِشارت یہ ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ (شامی ج ۲ ص ۴۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ عزوجل جہاں ظُہر کی دس رَکعت نماز پڑھ لیتے ہیں وہاں آخر میں مزید دو رَکعت نَفل پڑھکر بارھویں شریف کی نسبت سے ۱۲ رَکعت کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! اِستِقامت کی ساتھ دو نَفل پڑھنے کی نیّت فرمالیجئے۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اِمامت کا بیان

مردِ غیر مَعذور کے امام کے لئے چھ شَرطیں ہیں:۔

(۱) صحیحُ العقیدہ مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقِل ہونا (۴) مَرد ہونا (۵) قِراءَت صحیح ہونا (۶) معذور نہ ہونا۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۴)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم وعلیہ السلام

"یا امامَ الاَنبیا" کے تیرہ حُروف کی نسبت سے اِقتِداء کی 13 شرائط

(۱) نیّت (۲) اِقتِداء اور اِس نیّتِ اِقتِداء کا تَحریمہ کے ساتھ ہونا یا تکبیرِ تَحریمہ سے پہلے ہونا بشرطیکہ پہلے ہونے کی صورت میں کوئی اَجنبی کام نیّت و تَحریمہ میں جُدائی کرنے والا نہ ہو (۳) امام و مُقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا (٤) دونوں کی نَماز ایک ہو یا امام کی نَماز، نَمازِ مُقتدی کو اپنے ضِمن میں لیے ہو (۵) امام کی نَماز کا مذہبِ مُقتدی پر صحیح ہونا اور (٦) امام و مُقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا (۷) شَرائط کی موجودگی میں عورت کا مُحاذی (برابر) نہ ہونا (۸) مُقتدی کا امام سے مُقدَّم (یعنی آگے) نہ ہونا (۹) امام کے اِنتِقالات کا عِلم ہونا (۱۰) امام کا مُقیم یا مسافِر ہونا معلوم ہو (۱۱) اَرکان کی ادائیگی میں شریک ہونا (۱۲) ارکان کی ادائیگی میں مُقتدی امام کے مِثل ہو یا کم (۱۳) یُونہی شرائط میں مُقتدی کا امام

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

سے زائد نہ ہونا۔ (ردالمحتار ج۲ ص ۲۸۴ تا ۲۸۵)

اِقامت کے بعد امام صاحِب اعلان کریں:

اپنی اَیڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صَف سیدھی کر لیجئے۔ دو آدمیوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گناہ ہے، کندھے سے کندھا مَس یعنی ٹچ کیا ہوا رکھنا واجِب، صَف سیدھی رکھنا واجِب اور جب تک اگلی صَف کونے تک پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نَماز شروع کر دینا ترکِ واجِب، حرام اور گناہ ہے۔ **15** سال سے چھوٹے نابالغ بچّوں کو صَفوں میں کھڑا نہ رکھئے، انہیں کونے میں بھی نہ بھیجئے چھوٹے بچّوں کی صَف سب سے آخِر میں بنائیے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۲۱۹ تا ۲۲۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جماعَت کا بیان

عاقِل، بالغ، آزاد اور قادِر پر مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ واجِب ہے بلا عُذر

ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحقِ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسِق مَردُودُ الشَّہادَۃ (یعنی اُس کی گواہی قابلِ قبول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی اگر پڑوسیوں نے سُکوت کیا (یعنی خاموشی اختیار کی) تو وہ بھی گنہگار ہوئے (درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۷) بعض فُقہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "جو شخص اذان سن کر گھر میں اِقامت کا انتِظار کرتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا اور اُس کی شہادت (یعنی گواہی قبول نہیں)" (البحرالرائق ج ۱ ص ۴۵۱، ۴۰۴، ۶۰)

عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

"یا رسولَ اللّٰہ مدینے بلالو" کے بیس حُروف کی نسبت سے تَرکِ جماعت کے 20 اَعذار

(۱) مریض، جسے مسجد تک جانے میں مشقّت ہو (۲) اپاہج (۳) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (۴) جس پر فالج گرا ہو (۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو (۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا

دے (۷) سخت بارِش اور (۸) شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۹) سخت سردی (۱۰) سخت اندھیرا (۱۱) آندھی (۱۲) مال یا کھانے کے ضائع ہونے کا اندیشہ (۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (۱٤) ظالم کا خوف (۱۵) پاخانہ (۱٦) پیشاب یا (۱۷) رِیح کی حاجتِ شدید ہے (۱۸) کھانا حاضِر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہے (۱۹) قافِلہ چلے جانے کا اَندیشہ ہے (۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اِس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا۔ یہ سب ترکِ جماعت کے لئے عُذر ہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۲۹۲ تا ۲۹۳)

کُفر پر خاتِمے کا خوف

اِفطار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نمازوں کی مسجد کی جماعتِ اُولیٰ (یعنی پہلی جماعت) تُرک کرنے کی ہرگز

اِجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھر یا ہال یا بنگلے کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تَراوِیح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجِد موجود ہے تو اُن پر واجِب ہے کہ پہلے فَرض رَکْعَتیں جماعتِ اُولیٰ کیساتھ مسجِد میں ادا کریں۔ جو لوگ بِلا عُذرِ شَرْعی باوُجُودِ قدرت فَرض نَماز مسجِد میں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے اُن کو ڈر جانا چاہئے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جس کو یہ پسند ہو کہ کل **اللہ** تَعالیٰ سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نَمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے جہاں اَذان دی جاتی ہے کیوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے سُنَنِ ھُدٰی مَشْرُوع کیں اور یہ (باجماعت) نَمازیں بھی سُنَنِ ھُدٰی سے ہیں اور اگر تم اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔''

(مُسلِم ص۳۲۸ حدیث ٦٥٤)

سُننِ ھُدٰی کی وضاحت

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان مراۃ جلد 2 صَفْحَہ 175 پر اس حدیثِ پاک کے تحت جو کچھ فرمایا اس میں یہ بھی ہے: جو کام حُضُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عادتِ کریمہ کے طور پر کیے وہ ''سنّتِ زَوائد'' ہیں جیسے بالوں میں کنگھی کرنا، کدّو رغبت سے کھانا۔ اور جو کام عبادۃً کیے وہ ''سنّتِ ہدٰی'' ہیں۔ **سنّتِ ہدٰی کی دو قسمیں ہیں:** (۱) مُؤکَّدہ اور (۲) غیر مُؤکَّدہ، جو کام حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ہمیشہ کیے وہ ''مُؤکَّدہ'' ہیں اور اگر ان کا حکم بھی دیا وہ ''واجِب'' اور جو کام کبھی کبھی کیے وہ ''غیر مُؤکَّدہ'' ہیں۔ لہٰذا جماعت کی نماز اور مسجِد میں حاضِری، حق یہ ہے کہ **دونوں واجِب** ہیں۔ مفتی صاحِب اس حدیثِ مُبارکہ کے اس حصّے ''جہاں اَذان دی جاتی ہے'' کے تحت مزید فرماتے ہیں: یعنی جہاں جماعت ہوتی ہے کیونکہ اَذان جماعت ہی کے لیے ہوا

کرتی ہے۔ اس (حدیث) سے معلوم ہوا کہ مسجِد اور جماعت کی پابندی کرنے والے کو اِنْ شَآءَ اللّٰہ ایمان وتقویٰ پر خاتمہ نصیب ہوگا۔ یہ حدیث ان کے لیے بڑی بِشارت ہے۔

یاربِّ مُصطَفےٰ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمیں پانچوں نَمازیں مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ میں پہلی صَف کے اندر تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی ہمیشہ سعادت نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی (عزوجل)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

"یارسولِ پاک" کے نو حروف کی نسبت سے نمازِ وتر کے 9 مَدَنی پھول

(۱) نمازِ وِتْر واجِب ہے (البحر الرائق ج۲ ص٦٦) (۲) اگر یہ چُھوٹ جائے تو اس کی قَضا لازِم ہے (درمختار، ردالمحتار ج۲ ص۵۳۲) (۳) وِتْر کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبحِ صادِق تک ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص۱۷۸) (٤) جو سو کر اُٹھنے پر قادِر ہو اُس کیلئے افضل ہے کہ پچھلی رات میں اُٹھ کر پہلے تَہَجُّد ادا کرے پھر وِتْر (غنیۃ المستملی ص٤٠٣) (۵) اِس کی تین رَکْعَتیں ہیں (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص۳۷۵) (٦) اِس میں قَعدۂ اُولیٰ واجِب ہے، صِرف تَشَہُّد پڑھ کر کھڑے ہو جایئے (۷) تیسری رَکْعَت میں قِراءَت کے بعد تکبیرِ قُنوت کہنا واجِب ہے (درمختار مع ردالمحتار ج۲ ص۵۳۳) (۸) جس طرح تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں اِسی طرح پہلے ہاتھ کانوں تک اُٹھایئے پھر اللّٰہُ اکبر کہئے (حاشیۃ الطحطاوی ص۳۷٦) (۹) پھر ہاتھ باندھ کر دُعائے قُنوت پڑھئے۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

دُعائے قُنُوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

اے اللہ عزوجل ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہُت اچھّی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اُس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے

اے اللہ عزوجل ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رَحمت کے اُمّیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(۱۰) دعائے قُنُوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر ہے (غنیۃ المستملی ص ۴۰۲)

(۱۱) جو دُعائے قُنُوت نہ پڑھ سکیں وہ یہ پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اے اللہ! اے ہمارے مالک! تو ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

یا یہ پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اے اللہ میری مغفرت فرمادے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۸۵)

(۱۲) اگر دُعائے قُنُوت پڑھنا بھول گئے اور رُکوع میں چلے گئے تو واپس نہ لوٹئے بلکہ سجدۂ سَہو کر لیجئے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰) (۱۳) وِتر جماعت سے پڑھی جارہی ہو (جیسا کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں پڑھتے ہیں) اور مُقتدی قُنُوت سے فارِغ نہ ہوا تھا کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو مُقتدی بھی رُکوع میں چلا جائے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰، تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۷۱ ملتان)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

سَجْدَۂ سَہْو کا بیان

(۱) واجباتِ نَماز میں سے اگر کوئی واجِب بُھولے سے رَہ جائے یا فرائض وواجِباتِ نَماز میں بُھولے سے تاخِیر ہو جائے تو سَجدۂ سَہْو واجِب ہے (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۶۵۵) (۲) اگر سَجدۂ سَہْو واجِب ہونے کے باوُجُود نہ کیا تو نَماز لوٹانا واجِب ہے (اَیضاً) (۳) جان بوجھ کر واجِب تَرک کیا تو سَجدۂ سَہْو کافی نہیں بلکہ نَماز دوبارہ لوٹانا واجِب ہے۔ (اَیضاً) (۴) کوئی ایسا واجِب تَرک ہوا جو واجِباتِ نَماز سے نہیں بلکہ اس کا وُجُوب اَمرِ خارِج سے ہو تو سجدۂ سَہْو واجِب نہیں مَثَلاً خلافِ تَرتیب قرآنِ پاک پڑھنا ترکِ واجِب (اور گناہ) ہے مگر اس کا تعلُّق واجِباتِ نَماز سے نہیں بلکہ واجِباتِ تِلاوَت سے ہے لہٰذا سَجدۂ سَہْو نہیں (البتہ اس سے توبہ کرے) (اَیضاً)۔ (۵) فَرض تَرک ہو جانے سے نَماز جاتی رَہتی ہے سجدۂ سَہْو سے اِس کی تَلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا دوبارہ پڑھے (۶) سُنّتیں یا مُستَحَبّات

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

مَثَلاً ثنا، تعوُّذ، تَسمِیہ، آمین، تکبیراتِ اِنتِقالات اور تَسبیحات کے ترک سے سجدۂ سَہْو واجِب نہیں ہوتا، نَماز ہوگئی (فتح القدیر ج ۱ ص ۴۳۸) مگر دوبارہ پڑھ لینا مُستَحَب ہے بُھول کر ترک کیا ہو یا جان بوجھ کر (۷) نَماز میں اگرچہ دَس واجِب ترک ہوئے، سَہْو کے دو ہی سَجدے سب کیلئے کافی ہیں (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۶۵۵) (۸) تَعدِیلِ اَرکان (مَثَلاً رُکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا یا دو سَجدوں کے درمیان ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مِقدار سیدھا بیٹھنا) بھول گئے سجدۂ سَہْو واجِب ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷) (۹) قُنوت یا تکبیرِ قُنوت بھول گئے سجدۂ سَہْو واجِب ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۸) (۱۰) قِراءَت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے میں تین مرتبہ "سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کا وَقفہ گزر گیا سجدۂ سَہْو واجِب ہوگیا (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۶۵۵) (۱۱) سَجدۂ سَہْو کے بعد بھی اَلتَّحِیَّات (اَتْ۔ تَ۔ حِیْ۔ یَات) پڑھنا واجِب ہے۔ اَلتَّحِیَّات پڑھ کر سلام پھیریئے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قَعدوں (یعنی سَجدۂ سَہْو سے پہلے اور بعد) میں دُرُود

شریف بھی پڑھے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۵) (۱۲) اِمام سے سَہْو ہوا اور سَجدۂ سَہْو کیا تو مُقتدی پر بھی سَجدہ واجِب ہے ((دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۶۵۸) (۱۳) اگر مُقتدی سے بحالتِ اِقتِدا سَہْو واقِع ہوا تو سَجدۂ سَہْو واجِب نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۸) اور نَماز لوٹانے کی بھی حاجت نہیں۔

نِہایت اَہَمّ مَسْئَلہ

کثیر اسلامی بھائی ناواقِفیّت کی بِنا پر اپنی نَماز ضائع کر بیٹھتے ہیں لھٰذا یہ مسئلہ خوب توجُّہ سے پڑھے (۱۴) **مَسبُوق** (یعنی جو ایک یا کئی رَکعتیں فَوت ہونے کے بعد نَماز میں شامِل ہوا) **کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قَصداً پھیریگا تو نَماز جاتی رہے گی اور اگر بھول کر امام کے ساتھ بلا وَقفہ فوراً سلام پھیرا تو حَرَج نہیں لیکن یہ نادِر صورت ہے** (یعنی ایسا بَہُت ہی کم ہوتا ہے) **اور اگر بھول کر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو**

جائے اپنی نماز پوری کر کے سَجدۂ سَہْو کرے۔ (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۶۵۹) (۱۵) مَسبُوق امام کے ساتھ سَجدۂ سَہْو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے ہی امام کو سَہْو ہُوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سَجدۂ سَہْو نہ کیا اور اپنی بَقِیّہ پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخِر میں سَجدۂ سَہْو کرے اور اس مَسبُوق سے اپنی نماز میں بھی سَہْو ہوا تو آخِر کے یہی سَجدے اس امام والے سَہْو کیلئے بھی کافی ہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۸) (۱۶) قعدۂ اُولیٰ میں تَشَہُّد کے بعد اتنا پڑھا **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ** "تو سَجدۂ سَہْو واجِب ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ دُرُود شریف پڑھا بلکہ اِس کی وجہ یہ ہے کہ تیسری رَکعت کے قِیام میں تاخیر ہوئی۔ لہٰذا اگر اتنی دیر تک خاموش رہا جب بھی سجدۂ سَہْو واجِب ہے۔

حکایت

حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سرکارِ مدینہ،

سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کا دیدار ہوا سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے اِسْتِفسار فرمایا' دُرُود شریف پڑھنے والے پر تم نے سَجدہ کیوں واجِب بتایا؟ عَرض کی، اِس لئے کہ اِس نے بھول کر (یعنی غفلت سے) پڑھا۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے یہ جواب پسند فرمایا۔

(دُرِّمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص ۶۵۷)

(۱۷) کسی قَعدہ میں تَشَہُّد سے کچھ رَہ گیا تو سَجدۂ سَہو واجِب ہے نَماز نَفْل ہو یا فَرض۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۲۷)

سَجدۂ سَہو کا طریقہ

اَلتَّحِیَّاتُ پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ دُرُود شریف بھی پڑھ لیجئے، سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تَشَہُّد، دُرُود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔ (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج۱ ص ۱۲۱)

سجدۂ سَہْو کرنا بھول جائے تو....

سَجدۂ سَہْو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجِد سے باہَر نہ ہوا کرلے (دُرِّمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۵۵۶) میدان میں ہو تو جب تک صَفوں سے مُتَجاوِز نہ ہو یا آگے کو سَجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کرلے جو چیز مانِع بنا ہے مَثَلاً کلام وغیرہ مُنافی نَماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سَجدۂ سَہْو نہیں ہوسکتا۔

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۵۵۶)

سَجْدۂ تِلاوَت اور شَیطان کی شامَت

اللہ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے، جب جب آدمی آیتِ سَجدہ پڑھ کر سَجدہ کرتا ہے، شیطٰن ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے، ہائے میری بربادی! ابنِ آدم کو سَجدہ کا حکم ہوا اُس نے سَجدہ کیا اُس کیلئے جنّت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے

اِنکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ٦١)

اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر مُراد پوری ہو

جس مقصد کیلئے ایک مجلس میں سَجدہ کی سب (یعنی ١٤) آیتیں پڑھ کر سَجدے کرے اللہ عزوجل اُس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اُس کا سجدہ کرتا جائے یا سب پڑھ کر آخر میں 14 سَجدے کرلے۔

(غنیہ، درمختار وغیرھما)

''قُراٰنِ مَجِید'' کے آٹھ حُروف کی نسبت سے سَجْدۂ تِلاوَت کے 8 مَدَنی پھول

(۱) آیتِ سَجدہ پڑھنے یا سُننے سے سَجدہ واجِب ہوجاتا ہے پڑھنے میں یہ شَرط ہے کہ اِتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سُننے والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بالقَصْد سُنی ہو بلا قَصْد سُننے سے بھی سَجدہ واجِب ہوجاتا ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۲)

(۲) کسی بھی زَبان میں آیت کا تَرجَمہ پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ واجِب ہوگیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ آیَتِ سَجدہ کا ترجَمہ ہے۔ البتّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سَجدہ کا ترجَمہ تھا اور آیَت پڑھی گئی ہو تو اِس کی ضَرورت نہیں کہ سننے والے کو آیتِ سَجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۳)

(۳) **سجدہ** واجِب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضَروری ہے لیکن بعض عُلَمائے مُتَأَخِّرِین رَحِمَهُمُ اللهُ المبین (مُ۔تَ۔ءَخ۔خرین) کے نَزدیک وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادّہ پایا جاتا ہے اس کے ساتھ قَبل یا بعد کا کوئی لَفظ ملا کر پڑھا تو سجدۂ تِلاوت واجِب ہو جاتا ہے لہٰذا اِحتیاط یہی ہے کہ دونوں صورَتوں میں سجدۂ تلاوت کیا جائے۔

(مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ ج۸ ص ۲۲۳-۲۳۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(٤) **آیَتِ** سَجدہ بیرونِ نَماز پڑھی تو فوراً سَجدہ کر لینا واجِب نہیں ہے البتّہ وُضو ہو تو

ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے۔ (تنویر الابصار مع رَدُّالمُحتار ج۲ ص۵۸۳)

(۵) اُس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع (یعنی سننے والے) کو یہ کہہ لینا مستحب ہے:

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ (پ ۳، البقرۃ: ۲۸۵)

ترجمۂ کنز الایمان: ہم نے سُنا اور مانا، تیری معافی ہوائے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

(رَدُّ المُحتار ج ۲ ص ۷۰۳)

(۶) سَجدۂ تلاوت نَماز میں فوراً کرنا واجِب ہے اگر تاخیر کی یعنی تین آیات سے زِیادہ پڑھ لیا تو گُنہگار ہوگا اور جب تک نَماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کوئی نَماز کے مُنافی فِعل نہیں کیا تو سَجدۂ تلاوت کر کے سجدۂ سَہو بجالائے۔

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۵۸۴)

سَجْدۂ تِلاوت کا طریقہ

(۷) کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین ۳ بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ پہلے، پیچھے ۲ دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنّت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ ۲ دونوں قِیام مستحب۔

(عالمگیری ج۱ ص ۱۳۵)

(۸) سجدۂ تِلاوت کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اُٹھانا ہے نہ اس میں تَشَہُّد ہے نہ سلام۔ (تنویر الابصار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۵۸۰)

سَجْدۂ شُکر کا بیان

اَولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گُمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شِفا پائی یا مُسافِر واپَس آیا اَلْغَرَض کسی نِعمت کے حُصول پر سَجْدۂ شُکر کرنا مُستَحَب ہے اِس کا

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

طریقہ وُہی ہے جو سجدۂ تِلاوت کا ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۶) اِسی طرح جب بھی کوئی خوشخبری یا نعمت ملے تو سجدۂ شُکر کرنا کارِ ثواب ہے مَثَلاً مدینۂ منوّرہ کا ویزہ لگ گیا، کسی پر **اِنفرادی کوشِش** کامیاب ہوئی اور وہ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیلئے تیّار ہوگیا، کسی سُنّی عالِمِ باعمل کی زِیارَت ہوگئی، مُبارَک خواب نظر آیا، طالِبِ عِلمِ دین امتحان میں کامیاب ہوا، آفت ٹلی یا کوئی دشمنِ اسلام مَرا وغیرہ وغیرہ۔

نَمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے

(۱) سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فَیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے فرمایا: ''اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نَماز میں آڑے ہوکر گزرنے میں کیا ہے تو سَو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا''۔ (سنن ابن ماجہ حدیث ۹۴۶ ج ۱ ص ۵۰۶

دارالمعرفۃ بیروت) (۲) حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: ''نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔'' (مُوطَا امام مالك حديث ۳۷۱ ج۱ص ۱۵٤ دارالمعرفۃ بیروت) نَماز ی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہ گار ہے مگر خود نَمازی کی نَماز میں اس سے کوئی فَرق نہیں پڑتا۔ (مُلَخَّصاً فتاویٰ رضویہ ج۷ص ۲۵٤ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

''یارسولِ خُدا نظرِ کرم'' کے پندرہ حُروف کی نسبت سے نَمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 15 اَحکام

(۱) مَیدان اور بڑی مسجد میں نَمازی کے قَدَم سے مَوضَعِ سُجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ **مَوضَعِ سُجود** سے مُراد یہ ہے کہ قِیام کی حالت میں سَجدہ کی جگہ نظر جَمائے تو جتنی دُور تک نگاہ پھیلے وہ مَوضَعِ سُجود ہے۔ اس کے

درمیان سے گزرنا جائز نہیں (تبیین الحقائق ج۱ ص ۱۶۰) **مَوضَعِ سُجود کا فاصِلہ** اندازاً قدم سے لے کر تین گز تک ہے (قانون شریعت حصّہ اوّل ص ۱۳۱ فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور) لہٰذا میدان میں نَمازی کے قدم کے تین گز کے بعد سے گزرنے میں حَرَج نہیں (۲) مکان اور چھوٹی مسجِد میں نَمازی کے آگے اگر سُترہ (یعنی آڑ) نہ ہو تو قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴) (۳) نَمازی کے آگے سُترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اُس سُترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حَرَج نہیں (اَیضاً) (۴) سُترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اُونچا اور انگلی برابر موٹا ہونا چاہئے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۶۵) (۵) امام کا سُترہ مقتدی کیلئے بھی سُترہ ہے۔ یعنی امام کے آگے سُترہ ہو تو اگر کوئی مُقتدی کے آگے سے گزر جائے تو گناہ گار نہ ہوگا (رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۴۸۴) (۶) دَرَخت، آدمی اور جانور وغیرہ کا بھی سُترہ ہوسکتا ہے (عالمگیری ج۱ ص ۱۰۴) (۷) آدمی کو اِس حالت میں سُترہ کیا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ نَمازی کی طرف ہو (حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۶۵)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۹۶) (اگر نماز پڑھنے والے کے عَین رُخ کی طرف کسی نے مُنہ کیا تو اب کراہت نَمازی پر نہیں اُس مُنہ کرنیوالے پر ہے، لہٰذا امام کے سلام پھیرنے کے بعد مُڑ کر پیچھے دیکھنے میں اِحتیاط ضَروری ہے کہ آپ کے عَین پیچھے کی جانب اگر کوئی اپنی بَقِیّہ نَماز پڑھ رہا ہوگا اور اُسکی طرف آپ اپنا مُنہ کریں گے تو گنہگار ہوں گے (۸) ایک شَخص نَمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے اگر دوسرا شخص اُسی کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عَین مطابِق اُس کے ساتھ ہی ساتھ گزر جائے تو پہلا شَخص گنہگار ہوا اور دوسرے کیلئے یہی پہلا شخص سُتْرہ بھی بن گیا (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۸۳) (۹) نَمازِ باجماعت میں اگلی صَف میں جگہ ہونے کے باوُجُود کسی نے پیچھے نَماز شُروع کردی تو آنے والا اُس کی گردن پھلانگتا ہوا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنی حُرمت اپنے آپ کھوئی (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۸۳) (۱۰) اگر کوئی اِس قَدَر اونچی جگہ پر نَماز پڑھ رہا ہے کہ گُزرنے والے کے اَعْضاء نَمازی کے سامنے نہیں ہوئے تو گُزرنے والا گنہگار نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴)

(۱۱) دو شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتے ہیں اِس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک نمازی کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اب اس کو آڑ بنا کر دوسرا گزر جائے۔ پھر دوسرا پہلے کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اب پہلا گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے آیا تھا اُسی طرف ہٹ جائے (اَیضاً) (۱۲) کوئی نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو اجازت ہے کہ وہ اسے گزرنے سے روکے خواہ "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہے یا جہر (یعنی بلند آواز سے) قِراءَت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے مَنْع کرے۔ اِس سے زِیادہ کی اجازت نہیں۔ مَثَلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عملِ کثیر ہو گیا تو نماز ہی جاتی رہی (رَدُّالمُحتار، دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۸۳، مراقی الفلاح معه حاشية الطحطاوی ص ۳۶۷)

(۱۳) تسبیح و اشارہ دونوں کو بِلاضَرورت جَمْع کرنا مکروہ ہے (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۴۸۶)

(۱۴) عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت تَصْفِیق (تَص۔فِیق) سے مَنْع کرے یعنی سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اُلٹے ہاتھ کی پُشت پر مارے۔ اگر مرد نے تَصْفِیق کی اور عورت

نے تسبیح کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر خلافِ سنّت ہوا (اَیضاً) (۱۵) طواف کرنے والے کو دورانِ طواف نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۴۸۲)

سیر ہونے کی حالت میں کھانا بَرَص پیدا کرتا ہے۔
(قُوتُ القلوب مترجم ج ۲ ص ۵۸۹)

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت
۱۱ شعبان المعظم ۲۶ھ

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جُلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صاحِبِ مزار کی انفرادی کوشِش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمدُ للّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بُزُرگوں کا بہُت ادَب کیا جاتا ہے، بلکہ سچّی بات یہ ہے کہ اللہ ربّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے دعوتِ اسلامی **فیضانِ اَولیاء** ہی کی بدولت چل رہی ہے۔ چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کا بیان کردہ ایک **صاحِبِ مزار** ولیُّ اللہ علیہ رحمۃ اللہ کی مَدَنی قافِلے کے لئے **انفرادی کوشِش** کا ایمان افروز واقِعہ اپنے انداز میں پیش کرتا ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **عاشِقانِ رسول** کا ایک مَدَنی قافِلہ **چکوال** (پنجاب پاکستان) سے مُظَفَّر آباد اور اَطراف کے دیہاتوں میں سنّتوں کی بَہاریں لُٹاتا ہوا ایک مقام ''انوار شریف'' وارِد ہوا، وہاں سے **ہاتھوں ہاتھ** چار اسلامی بھائی تین ۳ دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ شریک ہوئے، ان چاروں میں ''انوار شریف'' کے صاحِبِ مزار بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

خانوادے کے ایک فرزند بھی تھے۔ **مَدَنی قافِلہ** نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتا ہوا ''گڑھی دوپٹہ'' پہنچا۔ جب انوار شریف والوں کے تین ۳ دن مکمّل ہو گئے تو صاحِبِ مزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رِشتے دار نے کہا، میں تو واپَس نہیں جاؤں گا کیوں کہ آج رات میں نے اپنے ''حضرت'' رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا، فرما رہے تھے، ''بیٹا! پلٹ کر گھر نہ جانا مَدَنی قافِلے والوں کے ساتھ مزید آگے سفر جاری رکھو۔'' **صاحِبِ مزار** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **کی انفِرادی کوشِش** کا یہ واقِعہ سُن کر مَدَنی قافِلے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، سب کے حوصلوں کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور **انوار شریف** سے آئے ہوئے چاروں اسلامی بھائی ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے میں مزید آگے سفر پر چل پڑے۔

اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام لوٹنے سب چلیں قافِلے میں چلو

اولیا کا کرم تم پہ ہو لاجرم مل کے سب چل پڑیں قافِلے میں چلو

ماں چارپائی سے اُٹھ کھڑی ہوئی!

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، **میری امّی جان** سخت بیماری کے سبب چارپائی سے اُٹھنے تک سے مَعذور تھیں اور ڈاکٹروں نے بھی جواب دیدیا تھا۔ میں سنا کرتا تھا کہ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر کرنے سے دعائیں قبول ہوتیں اور بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ چُنانچِہ میں نے بھی دل باندھا اور **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کا نور برساتے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** کے اندر قائم ''مَدَنی تربیّت گاہ'' میں حاضِر ہوکر تین دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کا ارادہ ظاہر کیا، اسلامی بھائیوں نے نہایت شفقت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا، عاشِقانِ رسول کی مَعِیّت میں ہمارا **مَدَنی قافِلہ** بابُ الاسلام سندھ

کے **صحرائے مَدینہ** کے قریب ایک گوٹھ میں پہنچا، دَورانِ سفر **عاشِقانِ رسول** کی خِدمات میں دعاء کی درخواست کرتے ہوئے میں نے امّی جان کی تشویشناک حالت بیان کی، اِس پر اُنہوں نے امّی جان کیلئے خوب دعائیں کرتے ہوئے مجھے کافی دِلاسہ دیا، امیرِ قافِلہ نے بڑی نرمی کے ساتھ **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے مزید 30 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کیلئے آمادہ کیا، میں نے بھی نیّت کرلی۔ میں نے امّی جان کی صِحّت یابی کیلئے خوب گڑگڑا کر دُعائیں کیں، تین دن کے اِس مَدَنی قافِلے کی **تیسری** رات مجھے ایک روشن چِہرے والے **بُزُرگ** کی زِیارت ہوئی، اُنہوں نے فرمایا، ''اپنی امّی جان کی فِکر مت کرو ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ صِحّت یاب ہوجائیں گی۔'' تین دن کے **مَدَنی قافِلہ** سے فارِغ ہوکر میں نے گھر آکر دروازے پر دستک دی، **دروازہ کُھلا تو میں حیرت**

سے کھڑے کا کھڑا رہ گیا، کیوں کہ میری وہ بیمار امّی جان جو کہ چارپائی سے اُٹھ تک نہیں سکتی تھیں اُنہوں نے اپنے پاؤں پر چل کر دروازہ کھولا تھا! میں نے فَرطِ مُسرَّت سے ماں کے قَدَم چومے اور مَدَنی قافِلے میں دیکھا ہوا خواب سنایا۔ پھر ماں سے اجازت لیکر مزید 30 دن کیلئے **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہو گیا۔

ماں جو بیمار ہو	قرض کا بار ہو	رنج و غم مت کریں	قافِلے میں چلو
عَزَّوَجَلَّ رب کے در پر جُھکیں	التجائیں کریں	بابِ رَحمت کُھلیں	قافِلے میں چلو
دل کی کالک دُھلے	مرضِ عصیاں ٹلے	آؤ سب چل پڑیں	قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مُسافر کی نماز

- آبادی ختم ہونے کا مطلب 302
- مسافر بننے کیلئے شرط 303
- مسافر کب تک مسافر ہے 305
- سیٹھ اور نوکر کا اکٹھا سفر 306
- عورت کے سفر کا مسئلہ 307
- عرب ممالک میں ویزا پر رہنے والوں کا مسئلہ 308
- عمرہ کے ویزہ پر حج کیلئے رکنا کیسا؟ 311
- قصر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو۔۔۔؟ 313
- کیا مسافر کو سنتیں معاف ہیں؟ 315
- چلتی گاڑی میں نفل کے 4 مدنی پھول 315
- سفر میں قضا نمازیں 318
- حفظ بھلا دینے کا عذاب 319

ورق الٹئے۔۔۔

۷۸۶

قُفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

مسافر کی نماز (حنفی)

اس رسالے میں ۔۔۔۔

عمرہ کے ویزے پر حج کیلئے رکنا کیسا؟

مسافر بننے کیلئے شرط

سیٹھ اور نوکر کا اکٹھا سفر

چلتی گاڑی میں نفل کے 4 مدنی پھول

کیا مسافر کو سنّتیں معاف ہیں؟

عرب ممالک میں ویزے پر رہنے والوں کے لئے مسئلہ

ورق الٹیے ۔۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

برائے کرم! یہ رِسالہ (۲۴ صَفَحات) مکمَّل پڑھ لیجئے، ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے فوائد خود ھی دیکھ لیں گے۔

مسافر کی نماز (حنفی)

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے، جب جُمعرات کا دِن آتا ہے اللہ تعالیٰ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون **یومِ جُمعرات** اور **شبِ جُمعہ** مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال ج۱ ص ۲۵۰ حدیث ۲۱۷۴ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

فرمانِ مصطفےٰ :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اللہ تبارَكَ وَ تَعالیٰ سورۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر ۱۰۱ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾

(پ ۵ النساء ۱۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے۔ بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھادی فرماتے ہیں، خوفِ کُفار قصر کے لئے شرط نہیں، حضرتِ سیِّدُنا یعلیٰ بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عَرض کی کہ ہم تو امن میں ہیں، پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں؟ فرمایا، اِس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو

میں نے سرکارِ مدینۂ منوّرہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم سے دریافت کیا۔ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے صَدَقہ ہے تم اس کا صَدَقہ قبول کرو۔

(صحیح مسلم ج۱ ص ۲۳۱)

اُمّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، نماز دو رَکعت فَرض کی گئی پھر جب سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ہجرت فرمائی تو چار فَرض کی گئی اور سفر کی نماز اُسی پہلے فَرض پر چھوڑی گئی۔

(صحیح بخاری ج۱ ص ۵۶۰)

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے نمازِ سفر کی دو رَکعتیں مقرّر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رَکعتیں کم ہوگئیں مگر ثواب

میں دو ہی چار کے برابر ہیں۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۱۱۹٤ دار المعرفۃ بیروت)

شَرْعی سفر کی مَسافت

شَرْعاً مسافِر وہ شَخْص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اِقامت مَثَلاً شہر یا گاؤں سے باہَر ہوگیا۔ (مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ ج ۸ ص ۲۷۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

مُسافِر کب ہوگا؟

مَحْض نیّتِ سفر سے مسافِر نہ ہوگا بلکہ مُسافِر کا حکم اُس وَقْت ہے کہ بستی کی آبادی سے باہَر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے **مُتَّصِل** (مُت۔تَ۔صِل) ہے اس سے بھی باہَر آجائے۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۵۹۹)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

آبادی خَتم ہونے کا مطلب

آبادی سے باہَر ہونے سے مُراد یہ ہے کہ جدھر جارہا ہے اُس طرف آبادی خَتم ہوجائے اگرچہ اُس کی مَحاذات میں (یعنی برابر) دوسری طرف خَتم نہ ہوئی ہو۔ (غنیة المستملی، ص٥٣٦)

فِنائے شہر کی تعریف

فِنائے شَہر سے جو گاؤں **مُتَّصِل** ہے شہر والے کیلئے اُس گاؤں سے باہَر ہوجانا ضَروری نہیں یُونہی شہر کے **مُتَّصِل** باغ ہوں اگرچہ اُن کے نگہبان اور کام کرنے والے ان باغات ہی میں رَہتے ہوں، ان باغوں سے نکل جانا ضَروری نہیں۔ (ردالمحتار ج۲ ص ٥٩٩) **فِنائے** شہر سے باہَر جو جگہ شہر کے کاموں کیلئے ہو مَثَلاً قبرِستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کُوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے مُتَّصِل ہوں تو اس سے باہَر ہوجانا ضَروری ہے۔ اور اگر شہر و فِنا کے درمیان فاصِلہ ہو تو نہیں۔ (اَیضاً ص٦٠٠)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مُسافِر بننے کیلئے شَرط

سفر کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کِلومیٹر) کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ (یعنی 92 کلومیٹر سے کم) کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن (92 کلومیٹر) سے کم کا راستہ ہے یونہی ساری دنیا گھوم کر آئے مسافر نہیں (غنیہ، درمختار ج ۲ ص ۲۰۹) یہ بھی شَرط ہے کہ تین دن کی راہ کے سفر کا مُتَّصِل ارادہ ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مَثَلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا مُتَّصِل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا۔

(بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٧٧ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

وَطن کی قِسمیں

وَطن کی دو قسمیں ہیں (۱) وَطَنِ اصلی: یعنی وہ جگہ جہاں اس کی

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سُکُونَت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا (۲) وطنِ اِقامت: یعنی وہ جگہ کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۵)

وطنِ اقامت باطِل ہونے کی صورَتیں

وطنِ اِقامت دوسرے وطنِ اِقامت کو باطِل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمِیان مَسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔ یُونہی وطنِ اِقامت وطنِ اصلی اور سفر سے باطِل ہو جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۵)

سفر کے دو راستے

کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مَسافتِ سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اُس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا

تو مسافر نہیں اور دُور والے سے گیا تو ہے اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غَرَضِ صحیح نہ ہو۔(عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۸، درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۶۰۳)

مسافِر کب تک مسافِر ھے

مُسافِر اُس وقت تک مسافِر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے 15 دن ٹھہرنے کی نیّت نہ کرلے یہ اُس وقت ہے جب پورے تین ۳ دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) چل چکا ہو اگر تین ۳ منزِل (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافِر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج ۲، ص ۶۰۴)

سفر ناجائز ھو تو؟

سفر جائز کام کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے بہر حال مسافِر کے اَحکام جاری ہوں گے۔ (عالمگیری ج ۱، ص ۱۳۹)

سیٹھ اور نوکر کا اِکٹّھا سفر

ماہانہ یا سالانہ اِجارہ والا نوکر اگر اپنے سیٹھ کے ساتھ سفر کرے تو سیٹھ کے تابع ہے، فرماں بردار بیٹا والِد کے تابع ہے اور وہ شاگرد جس کو اُستاد سے کھانا ملتا ہے وہ اُستاد کے تابع ہے یعنی جو نیّت مَتبُوْع (یعنی جس کے تابع ہے) کی ہے وُہی تابع کی مانی جائیگی۔ تابع کو چاہئے کہ مَتبُوع (مَتْ۔بُوْع) کو سُوال کرے وہ جو جواب دے اُس کے بمُوجِب عمل کرے۔ اگر اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا تو دیکھے کہ وہ (یعنی متبوع) مُقیم ہے یا مسافِر، اگر مُقیم ہے تو اپنے آپ کو بھی مُقیم سمجھے اور اگر مسافِر ہے تو مسافِر۔ اور یہ بھی معلوم نہیں تو تین ۳ دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا سفر طے کرنے کے بعد قَصْر کرے، اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سُوال نہ کر سکا تو وُہی حکم ہے کہ سُوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔

(مُلَخَّصاً رَدُّالمُحتار، ج۲، ص۶۱۶، ۶۱۷)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

کام ہوگیا تو چلا جاؤں گا!

مسافر کسی کام کیلئے یا اَحْباب کے اِنتِظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیّت سے ٹھہرا، یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائیگا، دونوں صورتوں میں اگر آجکل آج کل کرتے برسوں گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے، نَماز قَصر پڑھے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۹)

عورَت کے سفر کا مسئلہ

عورَت کو بغیر مَحْرَم کے تین دن (تقریباً 92 کلومیٹر) یا زِیادہ کی راہ جانا جائز نہیں۔ نابالِغ بچّہ یا مَعْتُوہ (یعنی نیم پاگل) کے ساتھ بھی سفر نہیں کرسکتی، ہمراہی میں بالِغ مَحرم یا شوہر کا ہونا ضَروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۲) عورت، مُراہِق (قریبُ البُلُوغ لڑکا) مَحرم (قابلِ اطمینان) کے ساتھ سفر کرسکتی ہے۔ ''مُراہِق بالِغ کے حُکم میں ہے۔'' (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۹) مَحرم

کیلئے ضَروری ہے کہ سخت فاسِق، بیباک، غیر مامون نہ ہو۔

(بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٨٤ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عورَت کا سُسرال و مَیکا

عورَت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رَہنے سَہنے لگی تو مَیکا (یعنی عورت کے والِدَین کا گھر) اِس کیلئے **وَطَنِ اصلی** نہ رہا یعنی اگر سُسرال تین[۳] منزِل (تقریباً 92 کلومیٹر) پر ہے وہاں سے مَیکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیّت نہ کی تو قَصْر پڑھے اور اگر مَیکے رَہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارِضی طور پر گئی تو مَیکے آتے ہی سفر خَتْم[۸] ہو گیا نَماز پوری پڑھے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٨٤ مدینۃُ المرشد بریلی شریف)

عَرَب ممالِک میں ویزا پر رَہنے والوں کا مسئلہ

آج کل کاروبار وغیرہ کیلئے کئی لوگ بال بچّوں سمیت اپنے ملک سے دوسرے ملک منتقِل ہو جاتے ہیں۔ انکے پاس مخصوص مدّت کا VISA ہوتا ہے۔

(مَثَلاً عَرَب امارات میں زِیادہ سے زِیادہ تین ۳ سال کا رِہائشی ویزا ملتا ہے) یہ ویزا عارِضی ہوتا ہے اور مخصوص رقم ادا کر کے ہر تین ۳ سال کے آخِر میں اِس کی تَجدید کروانی پڑتی ہے۔ **چُونکہ ویزا مَحْدُود مُدّت کیلئے ملتا ہے لھٰذا بال بچّے بھی اگرچہ ساتھ ہوں اِس کی امارات میں مُستقِل قِیام کی نیّت بے کار ہے اور اِس طرح خواہ کوئی 100 سال تک یہاں رہے اَمارات اسکا وطنِ اصلی نہیں ہوسکتا۔** یہ جب بھی سفر سے لوٹے گا اور قِیام کرنا چاہے تو اِقامت کی نیّت کرنی ہوگی۔ مَثَلاً **دُبئی** میں رَہتا ہے اور سنّتوں کی تربیّت کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تقریباً 150 کلومیٹر دُور واقِع اَمارات کے دارُالخِلافہ **ابوظہبی** کا اس نے سنّتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ اب دوبارہ **دُبئی** میں آکر اگر اس کو مُقیم ہونا ہے تو 15 دن یا اس سے زائد قِیام کی نیّت کرنی ہوگی ورنہ مسافِر کے اَحکام جاری ہوں گے۔ ہاں اگر ظاہِر حال یعنی (UNDER STOOD)

یہ ہے کہ اب 15 دن یا اس سے زِیادہ عرصہ یہ **دُبئی** میں ہی گزارے گا تو مُقیم ہو گیا۔ اگر اِس کا کاروبار ہی اِس طرح کا ہے کہ مکمّل 15 دن رات یہ **دُبئی** میں نہیں رہتا، وقتاً فوقتاً شَرعی سفر کرتا ہے تو اِس طرح اگرچہ برسوں اپنے بال بچّوں کے پاس **دُبئی** آنا جانا رہے یہ مسافِر ہی رہے گا اِس کو نماز قَصْر کرنا ہوگی۔ اپنے شہر کے باہَر دُور دُور تک مال سپلائی کرنے والے اور شہر بہ شہر، ملک بہ ملک پھیرے لگانے والے اور ڈرائیور صاحِبان وغیرہ ان اَحکام کو ذِہن میں رکھیں۔

زائرِ مدینہ کیلئے ضَروری مَسْئلہ

جس نے اِقامت کی نیّت کی مگر اُس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہریگا تو نیّت صحیح نہیں مَثَلاً **حج** کرنے گیا اور **ذِی الحجّۃُ الحرام** کا مہینہ شُروع ہو جانے کے باوُجُود پندرہ دن **مکّۂ معظّمہ** میں ٹھہرنے کی نیّت کی تو یہ نیّت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ کیا ہے تو (15 دن اس کو ملیں گے ہی نہیں کہ) 8 ذِی الحجّۃُ

الحرام) **منیٰ شریف** (اور 9 کو) **عَرَفات شریف** کو ضَرور جائیگا پھر اِتنے دنوں تک (یعنی 15 دن مسلسل) **مکّۂ معظّمہ** میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے؟ **منیٰ شریف** سے واپَس ہوکر نیّت کرے تو صحیح ہے (دُرِّمختار، ج۲، ص۷۲۹، عالمگیری، ج۱، ص۱۴۰) جبکہ واقعی 15 یا زِیادہ دن **مکّۂ معظّمہ** میں ٹھہر سکتا ہو، اگر ظنِ غالِب ہو کہ 15 دن کے اندر اندر مدینۂ منوّرہ یا وطن کیلئے روانہ ہو جائے گا تو اب بھی مسافِر ہے۔

عمرہ کے ویزہ پر حج کیلئے رُکنا کیسا ؟

عُمرہ کے وِیزے پر جا کر غَیر قانونی طور پر **حج** کیلئے رُکنے یا دنیا کے کسی بھی مُلک میں VISA کی مُدّت پوری ہونے کے بعد غیر قانونی رہنے کی جن کی نیّت ہو وہ ویزہ کی مدّت ختم ہوتے وَقت جس شہر یا گاؤں میں مقیم ہوں وہاں جب تک رہیں گے ان کیلئے مقیم ہی کے احکام ہوں گے۔ اگرچہ برسوں پڑے رہیں مُقیم ہی رہیں گے۔ البتہ ایک بار بھی اگر 92 کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصِلہ کے سفر کے ارادہ سے اُس شہر یا گاؤں سے چلے تو اپنی آبادی سے باہَر نکلتے ہی مسافِر ہو گئے اور اب ان کی اقامت کی نیّت بے کار ہے۔ مَثَلاً کوئی شخص پاکستان سے عُمرہ کے VISA پر **مکّۂ مکرّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً گیا، VISA کی مُدّت ختم ہوتے وقت بھی مکّہ شریف ہی میں مُقیم ہے تو اس پر مُقیم کے اَحکام ہیں۔ اب اگر مَثَلاً وہاں سے **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیما آ گیا تو چاہے برسوں غیر قانونی پڑا رہے، مگر مسافِر ہی ہے، یہاں تک کہ اگر دوبارہ **مکّۂ مکرّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً آ جائے پھر بھی مُسافِر رہے گا، اس کو

نَماز قصر ہی ادا کرنی ہوگی۔ ہاں اگر دوبارہ VISA مل گیا تو اقامت کی نیّت کی جا سکتی ہے۔ یاد رہے! جس قانون کی خِلاف ورزی کرنے پر ذلّت، رشوت اور جھوٹ وغیرہ آفات میں پڑنے کا اندیشہ ہو اُس قانون کی خِلاف ورزی جائز نہیں۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: مُباح (یعنی جائز) صورَتوں میں سے بعض (صورَتیں) قانونی طور پر جُرم ہوتی ہیں ان میں مُلوَّث ہونا (یعنی ایسے قانون کی خلاف ورزی کرنا) اپنی ذات کو اذیّت و ذلّت کیلئے پیش کرنا ہے اور وہ ناجائز ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۷ ص ۳۷۰) لہٰذا بغیر visa کے دنیا کے کسی بھی مُلک میں رَہنا یا حج کیلئے رُکنا جائز نہیں۔ غیر قانونی ذرائع سے حج کیلئے رُکنے میں کامیابی حاصِل کرنے کو (مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا کرم کہنا سخت بے باکی ہے۔

قصر واجِب ہے

مُسافِر پر واجِب ہے کہ نَماز میں قَصر (قَص۔ر) کرے یعنی چار رَکعت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رَکعتیں پوری نَماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رَکعتیں نفل ہو گئیں مگر گناہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے کہ واجِب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے (اور دوبارہ دو رَکعت نَماز ادا کرنا

بھی واجِب ہے) اور دو رَکعت پر قَعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نَماز نَفل ہوگئی ہاں اگر تیسری رَکعت کا سَجدہ کرنے سے پیشتر اِقامت کی نیّت کر لی تو فرض باطِل نہ ہوں گے مگر قِیام ورُکوع کا اِعادہ کرنا ہوگا اور اگر تیسری کے سَجدے میں نیّت کی تو اب فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قِراءَت نہ کی نَماز فاسِد ہوگئی۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۷۴۳، عالمگیری ج۱ص ۱۳۹) اور جہالتاً (یعنی عِلم نہ ہونے کی وجہ سے) پوری (چار) پڑھی تو اس نَماز کا پھیرنا بھی واجِب ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۸ص ۲۷۰ مُلَخَّصاً)

قَصر کے بدلے چار کی نیّت باندھ لی تو۔۔۔۔؟

مُسافِر نے قَصر کے بجائے چار رَکعت فَرض کی نیّت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نَماز ہو جائے گی۔ اِسی طرح مُقیم نے چار رَکعت فرض کی جگہ دو رَکعت فرض کی نیّت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اُس کی بھی نَماز ہوگئی۔ فُقہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی فرماتے ہیں، ''نیّتِ نَماز میں تعدادِ رَکعات کی تعیین (تَع۔ یُن) یعنی تقرُّر کرنا ضَروری نہیں کیونکہ یہ ضِمناً حاصِل ہے۔ نیّت میں تعداد مُعیّن کرنے میں خطا نقصان دِہ نہیں۔ (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۹۷،۹۸)

مسافِر اِمام اور مُقیم مُقتدی

اِقتِدا دُرُست ہونے کیلئے ایک شَرط یہ بھی ہے کہ امام کا مُقیم یا مسافِر ہونا معلوم ہو خواہ نَماز شُروع کرتے وقت معلوم ہُوا یا بعد میں، لہٰذا امام کو چاہئے کہ شُروع کرتے وقت اپنا مسافِر ہونا ظاہِر کردے اور شُروع میں نہ کہا تو بعدِ نَماز کہہ دے کہ مُقیم اسلامی بھائی اپنی نَمازیں پوری کرلیں میں مسافِر ہوں۔" (درمختار ج ۲، ص ۶۱۱، ۶۱۲) اور شُروع میں اعلان کر چکا ہے جب بھی بعد میں کہدے کہ جو لوگ اُس وقت موجود نہ تھے اُنہیں بھی معلوم ہو جائے۔ اگر امام کا مسافِر ہونا ظاہِر تھا تو نَماز کے بعد والا یہ اعلان مُستحب ہے۔ (دُرِّمختار، ج ۲، ص ۷۳۵۔۷۳۶، دارالمعرفۃ بیروت)

مُقیم مُقتدی اور بَقِیّہ دو رَکعتیں

قَصر والی نَماز میں مسافِر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مُقیم مُقتدی جب اپنی بَقِیّہ نَماز ادا کرے تو فَرض کی تیسری اور چوتھی رَکعت میں سورۃُ الفاتِحَۃ پڑھنے کے بجائے اندازاً اُتنی دیر چُپ کھڑا رہے۔

(مُلَخَّصاً بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ٨٢ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

کیا مسافر کو سُنّتیں مُعاف ہیں؟

سنّتوں میں قَصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائینگی، خوف اور رَوارَوی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنّتیں مُعاف ہیں اور اَمْن کی حالت میں پڑھی جائینگی۔

(عالمگیری، ج۱، ص۱۳۹)

"نماز" کے چار حُروف کی نِسبت سے چلتی گاڑی میں نَفْل پڑھنے کے 4 مَدَنی پھول

۱ **بَیرونِ شَہر** (بیرونِ شہر سے مُراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قَصر کرنا واجب ہوتا ہے) سُواری پر (مَثَلاً چلتی کار، بس، ویگن، میں بھی نَفْل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں اِستِقبالِ قِبلہ یعنی قِبلہ رُخ ہونا) شَرْط نہیں بلکہ سُواری (یا گاڑی) جس رُخ کو جارہی ہو اُدھر ہی مُنہ ہو اور اگر اُدھر مُنہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شُروع کرتے وقت بھی قِبلہ کی طرف مُنہ ہونا شَرْط نہیں بلکہ سُواری (یا گاڑی) جِدھر جارہی ہے اُسی طرف مُنہ ہو اور رُکوع و سُجود اِشارہ سے کرے اور (ضَروری ہے کہ) سَجدہ کا اِشارہ بہ نسبت رُکوع کے

پَست ہو۔ (یعنی رُکوع کیلئے جس قَدر جُھکا، سَجدے کیلئے اُس سے زیادہ جُھکے)

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۲ ص ۴۸۷) چلتی ٹرین وغیرہ ایسی سُواری جس میں جگہ مل سکتی ہے اُس میں قبلہ رُخ ہو کر قاعِدہ کے مطابِق نَوافِل پڑھنے ہوں گے۔

۲ **گاؤں** میں رَہنے والا جب گاؤں سے باہَر ہُوا تو سُواری (گاڑی) پر نَفْل پڑھ سکتا ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۴۸۶)

۳ **بیرونِ** شہر سُواری پر نَماز شُروع کی تھی اور پڑھتے پڑھتے شہر میں داخِل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سُواری پر پوری کر سکتا ہے۔

(دُرِّمُختار ج۲ ص ۴۸۷، ۴۸۸)

۴ **چلتی** گاڑی میں بِلا عُذرِ شَرعی فَرض وسنّتِ فَجر وتمام واجِبات جیسے وِتر ونَذر اور وہ نَفْل جس کو توڑ دیا ہو اور سَجدۂ تِلاوت جبکہ آیتِ سَجدہ زمین پر تِلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر عُذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شَرط یہ ہے کہ اگر ممکِن ہو تو قبلہ رُو کھڑا ہو کر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن

ہو۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۴۸۸)

مسافر تیسری رَکعت کیلئے کھڑا ہو جائے تو.....؟

اگر مسافر قصر والی نماز کی تیسری رَکعت شروع کر دے تو اس کی دو صورتیں ہیں (۱) بقدرِ تشہد قعدۂ اخیرہ کر چکا تھا تو جب تک تیسری رَکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے اگر نہ لوٹے اور کھڑے کھڑے سلام پھیر دے تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سنّت ترک ہوئی۔ اگر تیسری رَکعت کا سجدہ کر لیا تو ایک اور رَکعت مِلا کر سجدۂ سہو کر کے نماز مکمّل کرے یہ آخری دو رَکعتیں نفل شمار ہوں گی (۲) قعدۂ اخیرہ کیے بغیر کھڑا ہو گیا تھا تو جب تک تیسری رَکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے اگر تیسری رَکعت کا سجدہ کر لیا فرض باطل ہو گئے اب ایک اور رَکعت ملا کر سجدۂ سہو کر کے نماز مکمّل کرے چاروں رَکعتیں نفل شمار ہوں گی (دو رَکعت فرض ادا کرنے ابھی ذمّے باقی ہیں) (ماخوذ از دُرِّ مُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۵۵۰)

سفر میں قضا نمازیں

حالتِ اِقامت میں ہونے والی قضا نمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قَصر والی نمازیں مُقیم ہونے کے بعد بھی قَصر ہی پڑھی جائیں گی۔

طالبِ نمی عفو بقیع و مغفرت

مدینہ الاسلامی قادری

۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جُلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تُحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اَخبار فروشوں یا بچوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حِفظ بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفظِ قُرآنِ کریم کارِ ثوابِ عظیم ہے، مگر یاد رہے حِفظ کرنا آسان، مگر عُمر بھر اِس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حُفّاظ و حافِظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازِماً تِلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمَضانُ الْمبارَك کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصَلّٰی سنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ مَعَاذَاللّٰہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خُدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کرلے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔

۱ **جو** قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دیگا بروزِ قِیامت **اندھا** اُٹھایا جائیگا۔ (ماخذ: پ ۱۶ طٰہٰ ۱۲۵، ۱۲۶)

فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

۲ **میری** اُمّت کے ثواب میرے حُضور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تِنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضور پیش کیے گئے میں نے اِس سے **بڑا گناہ** نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک

سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلا دے۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)

جو شخص قران پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے **کوڑھی** ہو کر ملے۔ (ابو داؤد حدیث ۱۴۷۴)

قِیامت کے دن میری اُمّت کو جس **گناہ** کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بُھلا دیا۔

(کنزُالعُمّال حدیث ۲۸۴۶)

اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''اِس سے زِیادہ نادان کون ہے جسے خدا (عزوجل) ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قَدر اِس (حفظِ قرانِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دل سے زِیادہ عزیز رکھتا۔'' مزید فرماتے ہیں، ''جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تا کہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصِل ہوں اور بروزِ قِیامت **اندھا کوڑھی** اُٹھنے سے نَجات پائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)

قضا نمازوں کا طریقہ

- قبر میں آگ کے شعلے 325
- توبہ کے تین رُکن ہیں 331
- سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے 332
- حقوقِ عامّہ کے اِحساس کی حکایت 334
- حجۃ الوداع میں قضائے عمری 336
- قضائے عمری کا طریقہ (حَنَفی) 338
- بچہ کی پیدائش کے وقت نماز 340
- کیا مغرب کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے؟ 344
- نماز کا فدیہ 345
- کان چھیدنے کا رَواج کب سے ہوا؟ 349
- زکوٰۃ کا شرعی حیلہ 351
- مِسکین کی تعریف 353

وَرَق الٹئے ۔۔۔

۷۸۶

قُفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

قضا نمازوں کا طریقہ

اس رسالے میں۔۔۔۔

- ☆ قہر میں آگ کے شعلے
- ☆ توبہ کے تین رُکن ہیں
- ☆ حُقوقِ عامہ کے احساس کی حکایت
- ☆ جمعۃ الوداع میں قضائے عمری
- ☆ قضائے عمری کا طریقہ
- ☆ نماز کا فدیہ
- ☆ زکوۃ کا شرعی حیلہ
- ☆ کان چھیدنے کا رواج کب سے پڑا؟

ورق الٹیے۔۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطان لاکھ روکے یہ رِسالہ (۳۴ صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے، اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے فَوائد خود ھی دیکھ لیں گے۔

قضا نمازوں کا طریقہ (حنفی)

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے، مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے، جو روزِ جُمعہ مجھ پر **اَسّی** بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے **اَسّی سال** کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (جامِع صَغیر ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قضا کرنے والوں کی خرابی

جان بوجھ کر نماز قضا کر ڈالنے والوں کے بارے میں پارہ ۳۰ سورۃُ الْماعُون کی آیت نمبر ٤ اور ٥ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿٤﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿٥﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

سورۃُ الْماعُون کی آیت نمبر ٥ کے بارے میں جب حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں اِستفسار کیا تو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، (اس سے مُراد وہ لوگ ہیں) جو نماز وقت گزار کر پڑھیں۔ (سننِ الکبریٰ للبیھقی ج۲ ص ۲۱٤ دار صادر بیروت)

بیان کردہ آیت نمبر ٤ میں ''وَیل'' کا تذکرہ ہے، صَدْرُ الشَّریعہ بَدْرُ الطَّریقہ حضرتِ مولٰینا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، جہنّم میں ایک ''وَیل'' نامی خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنّم بھی پناہ مانگتا ہے۔

جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

حضرتِ امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، کہا گیا ہے کہ جہنّم میں ایک **وادی** ہے جس کا نام "**وَیل**" ہے، اگر اس میں پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی **گرمی** سے پگھل جائیں اور یہ اُن لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو **نماز** میں سُستی کرتے اور وَقت کے بعد **قضاء** کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادِم ہوں اور بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں توبہ کریں۔ (کتابُ الکبائر ص ۱۹ دار مکتبۃ الحیاۃ، بیروت)

سر کُچلنے کی سزا

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرضِ مُقدّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ **ایک شخص** لیٹا ہے اور اس کے سِرہانے ایک شخص **پتّھر** اُٹھائے کھڑا ہے اور

پے در پے **پتھر** سے اُس کا سر کُچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فِرِشتوں سے کہا، **سُبْحٰنَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ یہ کون ہے؟ انہوں نے عَرض کی، آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظِر دِکھانے کے بعد) فِرِشتوں نے عَرض کی، کہ پہلا شَخْص جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن یاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور **فَرْض** نَمازوں کے **وَقْت سو** جانے کا عادی تھا اِس کے ساتھ یہ برتاؤ **قِیامت** تک ہوگا۔ (مُلَخَّص از: صحیح بخاری ج۲ ص ۱۰۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی آیَت یا آیات یاد کرنے کے بعد غفلت سے بُھلا دینے والے اور بِالخُصوص سُستی کے باعِث فَجْر کی نَماز کیلئے نہ اُٹھنے والوں کیلئے مقامِ عِبرت ہے۔ اب جان بوجھ کر نَماز قَضا کر دینے والی ایک عورت کے عذابِ قَبر کا دَرْدناک واقِعہ مُلاحَظہ ہو۔ چُنانچِہ

قَبر میں آگ کے شُعلے

ایک شَخْص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب اُسے دَفْن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ

رقم کی تھیلی قَبْر میں گر گئی ہے چُنانچہ قبرِستان آ کر تھیلی نکالنے کیلئے اُس نے اپنی بہن کی قَبْر کھود ڈالی! ایک دل ہِلا دینے والا منظر اُس کے سامنے تھا، اُس نے دیکھا کہ بہن کی قَبْر میں **آگ** کے شُعلے بھڑک رہے ہیں! چُنانچہ اُس نے جُوں تُوں قَبْر پر مِٹّی ڈالی اور صدمے سے چُور چُور روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا، پیاری امّی جان! میری بہن کے **اعمال** کیسے تھے؟ وہ بولی بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عَرْض کی، میں نے اپنی بہن کی قَبْر میں **آگ** کے شُعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔'' یہ سُن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا، '' افسوس! تیری بہن **نَماز** میں سُستی کیا کرتی تھی اور **نَماز** قضا کر کے پڑھا کرتی تھی۔'' (مُکاشَفۃُ القُلُوب ص ۱۸۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب **قضا** کرنے والوں کی ایسی ایسی سخت سزائیں ہیں تو جو **بدنصیب** سِرے سے **نَماز** ہی نہیں پڑھتے ان کا کیا انْجام ہوگا!

اگر نَماز پڑھنا بھول جائے تو....؟

تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود و سخاوت، سراپا رَحْمت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو **نَماز** سے سو

جائے یا **بھول** جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وُہی اُس کا **وَقت** ہے۔

(صحیح مسلم ج ١ ص ٢٤١)

فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں، **سوتے** میں یا بھولے سے نَماز قَضا ہوگئی تو اُس کی قَضا پڑھنی **فرض ہے** البتہ قَضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وَقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے **تاخیر** مکروہ ہے

(عالمگیری ج ١ ص ١٢٤)

مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

آنکھ نہ کُھلنے کی صُورت میں نمازِ فَجر ''قَضا'' ہو جانے کی صورت میں ''ادا'' کا ثواب ملیگا یا نہیں۔ اِس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰحضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت،پروانۂ شَمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت ، پیرِ طریقت،باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولینا الحاج الحافِظ

القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۶۱ پر فرماتے ہیں، "رہا **ادا** کا ثواب مِلنا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

رات کے آخِری حصّہ میں سونا

نَماز کا وَقت داخِل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وقْت نکل گیا اور **نَماز** قَضا ہو گئی تو قَطْعاً گنہگار ہوا جبکہ جاگنے پر صحیح **اعتماد** یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دُخولِ وَقت سے پہلے بھی **سونے** کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصّہ

رات کا جاگنے میں گزرا اور ظنِ غالب ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔ (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٤٢ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

رات دیر تک جاگنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نعت خوانیوں، ذِکر و فکر کی محفلوں نیز سنّتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نمازِ فجر **قضا** ہونے کا اندیشہ ہو تو بہ نیّتِ اعتکاف مسجد میں قیام کریں یا وہاں سوئیں جہاں کوئی قابلِ اعتماد اسلامی بھائی جگانے والا موجود ہو۔ یا اِلارم والی گھڑی ہو جس سے آنکھ کُھل جاتی ہو مگر ایک عَدَد گھڑی پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا اِمکان رَہتا ہے، دو یا حسبِ ضَرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں، ''**جب یہ اندیشہ ہو کہ صُبْح کی نَماز جاتی رہے گی تو بلا ضَرورتِ شَرعِیّہ اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔**'' (رَدُّالْمُحتار، ج ٢، ص ٢٧ ملتان)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ادا، قضا اور واجِب الْاِعادہ کی تعریف

جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اُسے وَقْت میں بجالانے کو **ادا** کہتے ہیں (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۶۲۷) اور وَقْت ختم ہونے کے بعد عمل میں لانا **قضا** ہے (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۶۳۲) اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دُور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا **اِعادہ** کہلاتا ہے (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۶۲۹) وَقْت کے اندر اندر اگر تحریمہ باندھ لی تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۶۲۸) مگر نمازِ فجر، جُمُعہ اور عیدَین میں وَقْت کے اندر سلام پھیرنا لازِمی ہے ورنہ نماز نہ ہوگی (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٤٢ مدینۃُ المرشد بریلی شریف) بلا عُذْرِ شَرْعی نماز قضا کر دینا سخت گناہ ہے، اِس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ بھی کرے توبہ یا حَجِّ مقبول سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تاخیر کا گُناہ مُعاف ہو جائیگا (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۶۲۶) توبہ اُسی وقْت صحیح ہے جبکہ قضا پڑھ لے اس کو ادا کئے بغیر

توبہ کئے جانا توبہ نہیں کہ جو نماز اس کے ذمے تھی اس کو نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی؟ (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص۶۲۸)

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت ہے **کہ تاجدارِ** رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپا رَحمت محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، کہ گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ٹھٹھا (یعنی مذاق) کرنے والے کی طرح ہے۔ (شُعَبُ الایمان حدیث ۷۱۷۸ ج۵ ص۴۳۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

توبہ کے تین رُکن ہیں

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ **سیّد محمد نعیمُ الدّین** مُرادآبادی علیہ رحمۃ الھادی فرماتے ہیں، ''توبہ کے تین رُکن ہیں: (۱) اِعتِرافِ جُرم (۲) ندامت (۳) عزمِ تَرک۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہے تو اُس کی تلافی بھی لازِم۔ مَثَلاً تارِکِ صلوٰۃ (یعنی نماز ترک کردینے والے) کی توبہ کیلئے نمازوں کی **قضا** بھی لازِم ہے۔

(خزائنُ العرفان ص۱۲ رضا اکیڈمی بمبئی)

سوتے کو نَماز کیلئے جگانا واجِب ھے

کوئی سو رہا ہے یا نَماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہے اُس پر واجِب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھُولے ہوئے کو یاد دِلا دے (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ٤٣) (ورنہ گنہگار ہوگا) یاد رہے! جگانا یا یاد دلانا اُس وَقت واجِب ہوگا جبکہ ظَنِ غالِب ہو کہ یہ نَماز پڑھے گا ورنہ واجِب نہیں۔

فَجْر کا وقْت ھو گیا اُٹھو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب **صدائے مدینہ** لگایئے یعنی سونے والوں کو نَماز کیلئے جگایئے اور ڈَھیروں نیکیاں کمایئے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں فَجْر کے لئے مسلمانوں کو جگانا **صدائے مدینہ** لگانا کہلاتا ہے، **صدائے مدینہ** واجِب نہیں، نَمازِ فَجْر کے لئے جگانا کارِ ثواب ہے جو ہر مسلمان کو حسبِ موقع کرنا چاہئے۔ صَدائے مدینہ لگانے میں اِس بات کی احتیاط ضَروری ہے کہ کسی مسلمان کو ایذاء نہ ہو۔ **حِکایت:** ایک اسلامی بھائی نے مجھے (سگِ مدینہ غفی

عنہ کو) بتایا تھا، ہم چند اسلامی بھائی **میگا فون** پر فجر کے وَقت **صدائے مدینہ** لگاتے ہوئے ایک گلی سے گزرے۔ ایک صاحِب نے ہم کو ٹوکا اور کہا کہ میرا بچّہ رات بھر نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے آپ لوگ **میگا فون** بند کر دیجئے۔ ہم کو ان صاحِب پر بڑا غصّہ آیا کہ نہ جانے کیسا مسلمان ہے، ہم نَماز کیلئے جگا رہے ہیں اور یہ اِس نیک کام میں رُکاوٹ ڈال رہا ہے! خیر دوسرے دن ہم پھر **صدائے مدینہ** لگاتے ہوئے اُس طرف جا نکلے تو وُہی صاحِب پہلے سے گلی کے نُکڑ پر غمزدہ کھڑے تھے اور ہم سے کہنے لگے، آج بھی بچّہ ساری رات نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے اِسی لئے میں یہاں کھڑا ہو گیا تا کہ ہماری گلی سے خاموشی سے گزرنے کی آپ حضرات کی خدمات میں درخواست کروں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ بغیر **میگا فون** کے **صدائے مدینہ** لگائی جائے۔ نیز بغیر **میگا فون** کے بھی اس قَدر بُلند آوازیں نہ نکالی جائیں جس سے گھروں میں نَماز و تلاوت میں مشغول اسلامی بہنوں، ضعیفوں، مریضوں اور بچّوں کو تشویش ہو یا جو اوّل وقت میں پڑھ

کر سو رہا ہو اُس کی نیند میں خلل پڑے۔ اور اگر کوئی مسلمان اپنے گھر کے پاس **صدائے مدینہ** لگانے سے روکے تو اُس سے ضِد بَحث کرنے کے بجائے اُس سے مُعافی مانگ لی جائے اور اس پر حُسنِ ظن رکھا جائے کہ یقیناً کوئی مسلمان نَماز کیلئے جگانے کا مخالِف نہیں ہوسکتا۔ اس بچارے کی کوئی مجبوری ہوگی۔ اگر بِالْفرض وہ بے نَمازی ہو تو بھی آپ اُس پر سختی کرنے کے مَجاز نہیں، کسی مناسِب وَقْت پر انتہائی نرمی کا ساتھ انفِرادی کوشِش کے ذَرِیعے اُس کو نَماز کیلئے آمادہ کیجئے۔ مساجِد میں بھی اذانِ فَجر وغیرہ کے عِلاوہ بے موقع نیز مَحلّوں یا مکانوں کے اندر محافِل میں اسپیکر استِعمال کرنے والوں کو بھی اپنے اپنے گھروں میں عبادت کرنے والوں، مریضوں، شیر خوار بچّوں اور سونے والوں کی ایذاء کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔

حُقُوقِ عامّہ کے اِحساس کی حکایت

حُقُوقِ عامّہ کا خیال رکھنا بَہُت ضَروری ہے، ہمارے اَسلاف اس مُعامَلہ میں بے حد مُحتاط ہُوا کرتے تھے چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام

محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت ایک شخص کئی سال سے حاضِر ہوتا اور عِلْم حاصِل کرتا۔ ایک بار جب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے مُنہ پھیر لیا۔ اُس کے باصرار استِفسار پر فرمایا، اپنے مکان کی دیوار کے سڑک والے کونے پر تم نے گارا لگا کر قدِ آدم (یعنی انسانی قد کے برابر) اس کو آگے بڑھا دیا ہے حالانکہ وہ مسلمانوں کی گزرگاہ ہے۔ یعنی میں تم سے کیسے خوش ہوسکتا ہوں کہ تم نے مسلمانوں کا راستہ تنگ کردیا ہے! (احیاء العلوم ج ٥ ص ٩٦ دار صادر بیروت) یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصِل کریں جو اپنے گھروں کے باہَر چبوترے وغیرہ بنا کر مسلمانوں کا راستہ تنگ کرتے ہیں۔

جلد سے جلد قَضا کر لیجئے

جس کے ذِمّہ قَضا نمازیں ہوں اُن کا جلد سے جلد پڑھنا واجِب ہے مگر بال بچوں کی پرورِش اور اپنی ضَروریات کی فَراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فُرصت کا جو وَقْت ملے اُس میں قَضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہوجائیں۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج ٢ ص ٦٤٦)

چُھپ کر قضاء کیجئے

قضا نمازیں چُھپ کر پڑھئے لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی دوست پر بھی) اِس کا اِظہار نہ کیجئے (مثلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج کی فجر قضاء ہوگئی یا میں قضاءِ عمری کر رہا ہوں وغیرہ) **کہ گناہ کا اِظہار بھی مکروہِ تحریمی و گناہ ہے** (ردالمحتار ج۲ ص ۶۵۰) لہٰذا اگر لوگوں کی موجودگی میں وِتر قضا کریں تو تکبیرِ قُنوت کیلئے ہاتھ نہ اُٹھائیں۔

جُمُعَۃُ الْوَداع میں قضائے عُمری

رَمَضانُ الْمبارَک کے آخری جُمعہ میں بعض لوگ باجماعت قضائے عُمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عُمر بھر کی قضائیں اِسی ایک نماز سے ادا ہوگئیں یہ باطِل مَحض ہے۔ (ماخوذ از شَرحُ الزُرقانی علی المواھبُ اللَّدُنیَۃ ج۷ ص ۱۱۰ دارالمعرفۃ بیروت) مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، جُمُعَۃُ الْوَداع کے ظہر و عصر کے درمیان بارہ ۱۲ رَکعت نفل ۲ دو ۲ دو رَکعت کی

نیّت سے پڑھے۔ اور ہر رَکعت میں سورۃُ الفاتِحہ کے بعد ایک بار آیۃُ الکُرسی اور تین ۳ بار "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد" اور ایک بار سُورۃُ الفَلَق اور سورۃُ النّاس پڑھے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس قدر نمازیں اِس نے **قضا** کر کے پڑھی ہونگی۔ ان کے قضاء کرنے کا گُناہ اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف ہو جائے گا یہ نہیں کہ **قضا** نمازیں اس سے مُعاف ہو جائیں گی وہ تو پڑھنے سے ہی **ادا** ہونگی۔ (اسلامی زندگی ص ۱۰۵)

عُمر بھر کی قضا کا حِساب

جس نے کبھی نمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور **قضائے عُمری** پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا ہے اُس وَقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور تاریخِ بُلوغ بھی نہیں معلوم تو اِحتیاط اِسی میں ہے کہ عورت **نو ۹ سال** کی عُمر سے اور مرد **بارہ ۱۲ سال** کی عُمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج۸ ص ۱۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

قَضا کرنے میں تَرتیب

قَضائے عُمری میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجریں ادا کرلیں پھر تمام ظُہر کی نمازیں اِسی طرح عَصْر، مغرِب اور عشاء۔

(فتاویٰ قاضی خان مع عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹)

قَضائے عُمری کا طریقہ (حنفی)

قَضا ہر روز کی بیس ۲۰ رَکعتیں ہوتی ہیں۔ دو ۲ فرض فجر کے، چار ۴ ظہر، چار ۴ عصر، تین ۳ مغرِب، چار ۴ عشاء کے اور تین ۳ وِتر۔ نیت اِس طرح کیجئے، مثلاً **"سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اُس کو ادا کرتا ہوں"**۔ ہر نماز میں اِسی طرح نیت کیجئے۔ جس پر بکثرت قضا نمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یُوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رُکُوع اور ہر سجدہ میں تین ۳ تین ۳ بار

سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم، سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ

جب رُکوع میں پورا پہنچ جائے اُس وقت سُبْحٰنَ کا ''سِین'' شروع کرے اور جب عظیم کا ''مِیم'' ختم کر چکے اُس وقت رُکوع سے سر اٹھائے۔ اِسی طرح سجدہ میں بھی کرے۔ ایک تخفیف تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رَکعت میں اَلْحَمْد شریف کی جگہ فقط ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ'' تین بار کہہ کر رُکوع کرلے۔ مگر وِتر کی تینوں رَکعتوں میں اَلْحَمْد شریف اور سُورت دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ قعدۂ اَخیرہ میں تَشَہُّد یعنی اَلتَّحِیَّات کے بعد دونوں دُرُودوں اور دعا کی جگہ صِرف، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف یہ کہ وِتر کی تیسری رَکعت میں دعائے قُنُوت کی جگہ اللّٰہُ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِی کہے۔

(مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ ج۸ ص ۱۵۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

نمازِ قَصْر کی قَضاء

اگر حالتِ سفر کی قضا نماز حالتِ اِقامت میں پڑھیں گے تو قَصْر ہی

پڑھیں گے اور حالتِ اِقامت کی قضا نماز سفر میں قضا کریں گے تو پوری پڑھیں گے یعنی قصر نہیں کریں گے۔ (ردالمحتار ج۲ ص ۶۵۰)

زمانہء اِرتداد کی نمازیں

جو شخص مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُرتَد ہوگیا پھر اسلام لایا تو زمانۂ اِرتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مُرتد ہونے سے پہلے زمانۂ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں اُن کی قضا واجب ہے۔ (رَدُّالمُحتار، ج۲ ص ۵۳۷)

بچہ کی پیدائش کے وَقت نماز

دائی (MIDWIFE) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہے، نماز قضا کرنے کیلئے یہ عُذر ہے۔ (رَدُّالمُحتار، ج۲ ص ۵۱۹) بچہ کا سر باہر آگیا اور نفاس سے پیشتر وَقت ختم ہو جائیگا تو اس حالت میں بھی اُس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی تو گنہگار ہوگی۔ (رَدُّالمُحتار، ج۲ ص ۵۶۵) کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اُس کو نقصان نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے

پڑھنے میں بھی بچّہ کے مر جانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر مُعاف ہے۔ بعدِ نفاس اِس نَماز کی قضا پڑھے۔ (رَدُّالمُحتار، ج۲ ص ۵۱۹ ملتان)

مریض کو نَماز کب مُعاف ہے؟

ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نَماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ ۶ وقت تک رہی تو اِس حالت میں جو نَمازیں فَوت ہوئیں اُن کی قضا واجِب نہیں۔

(رَدُّالمُحتار، ج۲ ص ۵۷۰ ملتان)

عُمر بھر کی نَمازیں دوبارہ پڑھنا

جس کی نَمازوں میں نُقصان و کراہت ہو وہ تمام عُمر کی نَمازیں پھیرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہئے اور کرے تو فَجر و عَصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رَکعتیں بھری پڑھے اور وِتر میں قُنوت پڑھ کر تیسری ۳ کے بعد قعدہ کر کے، پھر ایک اور ملائے کہ چار ۴ ہو جائیں۔ (رَدُّالمُحتار، ج۱ ص ۱۳۸ ملتان)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

قضا کا لفظ کہنا بھول گیا تو؟

اعلیٰحضرت امام اہلسنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ہمارے عُلَماء تصریح فرماتے ہیں، قضا بہ نیتِ ادا اور ادا بہ نیتِ قضا دونوں صحیح ہیں۔ (فتاوی رضویہ ج۸ص ۱۶۱ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

نوافل کی جگہ قضائے عُمری پڑھئے

قضا نمازیں نوافل سے اَہَمّ ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے اُنہیں چھوڑ کر اُن کے بدلے قضائیں پڑھے کہ **بَرِیُ الذِّمَّہ** ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سُنّتِ مُؤکّدہ کی نہ چھوڑے۔ (رَدُّالمُحتار، ج۱ص ۵۳۶ ملتان)

فَجْر و عَصْر کے بعد نوافل نہیں پڑھ سکتے

نمازِ فجر اور عصر کے بعد وہ تمام نوافل ادا کرنے مکروہِ (تحریمی) ہیں جو قصداً ہوں اگرچہ تحیۃُ المسجد ہوں، اور ہر وہ نماز جو غیر کی وجہ سے لازِم ہو۔ مثلاً نذر اور طواف کے نوافل اور ہر وہ نماز جس کو شروع کیا پھر اسے توڑ ڈالا، اگرچہ وہ فجر اور عصر کی سنّتیں ہی کیوں نہ ہوں۔ (درمختار ج۱ص ۶۱)

قضا کیلئے کوئی وقت مُعَیَّن نہیں عمر میں جب پڑھے گا بَرِیُّ الذِّمَّہ ہو جائیگا۔ مگر طُلُوع وغُرُوب اور زَوال کے وَقت نماز نہیں پڑھ سکتا کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (عالمگیری، ج۱ ص ۱۳٤ کوئٹہ)

ظُہر کی چار سنّتیں رَہ جائیں تو کیا کرے؟

اگر ظُہر کے فَرض پہلے پڑھ لئے تو دو رَکعت سُنّتِ بَعدِیہ ادا کرنے کے بعد چار رَکعت سنّتِ قَبلِیہ ادا کیجئے چُنانچہ سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ظُہر کی پہلی چار سنّتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعدِ فَرض بلکہ مذہب اَرْجَح (یعنی پسندیدہ ترین پر) پر بعد سنّتِ بَعدِیہ کے پڑھیں بشرطیکہ ہُنوز وقتِ ظُہر باقی ہو۔ (مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ ج۸ ص ۱٤۸ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

فَجْر کی سُنّتیں رَہ جائیں تو کیا کرے؟

سنّتیں پڑھنے سے اگر فَجْر کی جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو بغیر پڑھے شامل ہو جائے۔ مگر سلام پھیرنے کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔ طُلُوعِ آفتاب کے کم از کم بیس مِنٹ بعد سے لیکر **ضَحْوۂ کُبریٰ** تک پڑھ لے کہ مُستَحَب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جدید ج ۷ ص ٤۲٤، بہار شریعت حصہ ٤ ص ۱۲)

کیا مغرِب کا وقت تھوڑا سا ھوتا ھے؟

مغرِب کی نَماز کا وقت غُروبِ آفتاب تا اِبتدائے وَقتِ عشاء ہوتا ہے۔ یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتِبار سے گھٹتا بڑھتا رَہتا ہے مَثَلاً بابُ المدینہ کراچی میں نِظامُ الاوقات کے نقشے کے مطابِق مغرِب کا وَقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 مِنَٹ ہوتا ہے۔۔فُقَہائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں، روزِ اَبْر (یعنی جس دن بادَل چھائے ہوں اس) کے سوا مغرِب میں ہمیشہ تَعْجِیل (یعنی جلدی) مُستَحَب ہے اور دو رَکعت سے زائد کی تاخیر مکروہِ تنزیہی اور بِغیر عُذرِ سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ سِتارے گُتھ گئے تو مکروہِ تَحریمی۔(درمختار ج ۱ ص ۲۴۶، عالمگیری ج ۱ ص ۴۸) سرکارِ اعلیٰحضرت امامِ اہلسنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، اِس (یعنی مغرِب) کا وَقتِ مُستَحَب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہر نہ ہو جائیں، اِتنی دیر کرنی کہ (بڑے بڑے ستاروں کے علاوہ) چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہِ (تَحریمی) ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۱۵۳ رضا فاؤنڈیشن لاھور)

عصر و عشاء سے پہلے جو رَکعتیں ہیں وہ سُنّتِ غیر مُؤکّدہ ہیں ان کی قضاء نہیں۔

تراوِیح کی قَضاء کا کیا حُکم ہے؟

جب تَراویح فوت ہو جائے تو اُس کی قَضاء نہیں، نہ جماعت سے نہ تنہا اور اگر کوئی قَضاء کر بھی لیتا ہے تو یہ جُداگانہ نَفْل ہو جائیں گے، تَراویح سے ان کا تعلُّق نہ ہوگا۔ (مُلَخَّصا دُرِّمُختار ج ۱ ص ۶۱)

نَماز کا فِدْیہ

جن کے رِشتے دار فوت ہوئے ہوں وہ اِس مضمون کا ضَرور مطالَعَہ فرمائیں

میّت کی عُمر معلوم کر کے اِس میں سے نُو سال عورَت کیلئے اور بارہ سال مَرد کیلئے نابالِغی کے نکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں حساب لگایئے کہ کتنی مدّت تک وہ (یعنی مرحوم) بے نَمازی رہا یا بے روزہ رہا، یا کتنی نَمازیں یا روزے اس کے ذمّہ قَضا کے باقی ہیں۔ زِیادہ سے زِیادہ اندازہ لگا لیجئے۔ بلکہ چاہیں تو نابالِغی کی عمر کے بعد بَقِیّہ تمام عُمر کا حساب لگا لیجئے۔ اب فی نَماز ایک ایک صَدَقہ

فِطر خیرات کیجئے۔ایک صَدَقۂ فِطْر کی مقدار تقریباً ۲ دو کلو پچاس ۵۰ گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے۔اور ایک دن کی چھ نَمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وِتْر واجب ۔مَثَلاً ۲ دو کلو پچاس ۵۰ گرام گیہوں کی رقم 12 روپے ہو تو ایک دن کی نَمازوں کے 72 روپے ہوئے اور 30 دن کے 2160 روپے اور بارہ ۱۲ ماہ کے تقریباً 25920 روپے ہوئے ۔اب کسی مَیّت پر ۵۰ سال کی نَمازیں باقی ہیں تو فِدْیَہ ادا کرنے کیلئے 1296000 روپے خیرات کرنے ہوں گے۔ظاہر ہے ہر شخص اِتنی رقم خیرات کرنے کی اِستِطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، اِس کیلئے عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی نے شَرْعی حِیلہ ارشاد فرمایا ہے۔مَثَلاً وہ 30 دن کی تمام نَمازوں کی فِدْیہ کی نیّت سے 2160 روپے کسی فقیر (فقیر اور مسکین کی تعریف ص نمبر ۳۴ پر مُلاحظہ فرمایئے) کی مِلک کردے، یہ 30 دن کی نَمازوں کا فِدْیہ ادا ہو گیا۔اب وہ فقیر یہ رقم دینے والے ہی کو ہِبَہ کردے (یعنی تُحفے میں دیدے) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر کو 30 دن کی نَمازوں کے فِدْیے کی نیّت سے قبضہ میں دے کر اس کا مالِک بنا دے۔اِس طرح لَوٹ پھیر کرتے رہیں یوں ساری نَمازوں کا فِدْیہ ادا ہو جائے گا (ماخوذ از فتاوی بزازیہ معہ عالمگیری ج ٤ ص ٦٩) 30 دن کی رقم کے ذَرِیعے ہی

حِیلہ کرنا شَرط نہیں وہ تو سمجھانے کیلئے مِثال دی ہے۔ اگر بالفرض 50 سال کے فِدْیوں کی رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لوٹ پھیر کرنے میں کام ہو جائے گا۔ نیز فِطْرہ کی رقم کا حساب بھی گیہوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہوگا۔ اِسی طرح فی روزہ بھی ایک صَدَقۂ فِطْر ہے (درمختار معہ ردالمحتار ج۲ ص ٦٤٤) نَمازوں کا فِدْیہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اِسی طریقے سے فِدْیہ ادا کر سکتے ہیں۔ غریب و امیر سبھی فِدیہ کا حِیلہ کر سکتے ہیں۔ اگر وُرَثا اپنے مرحُومین کیلئے یہ عمل کریں تو یہ مَیّت کی زبردست امداد ہوگی، اِس طرح مرنے والا بھی اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل فرض کے بوجھ سے آزاد ہوگا اور وُرَثا بھی اَجر و ثواب کے مُستحق ہوں گے۔ بعض لوگ مسجِد وغیرہ میں ایک قرآنِ پاک کا نُسخہ دے کر اپنے مَن کو منا لیتے ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نَمازوں کا فِدْیہ ادا کر دیا یہ ان کی غَلَط فہمی ہے۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے فتاوی رضویہ ج۸ ص ۱٦۸ رضا فاؤنڈیشن لاھور)

مرحومہ کے فِدْیہ کا ایک مسئلہ

عورت کی عادتِ حیض اگر معلوم ہو تو اس قَدَر دن اور نہ معلوم ہو تو ہر

مہینے سے تین ۳ دن نو ۹ برس کی عُمر سے مُستَثنیٰ کریں مگر جتنی بار حَمل رہا ہو مدّتِ حَمل کے مہینوں سے ایّامِ حَیض کا اِستِثناء نہ کریں۔ عورت کی عادت دربارۂ نِفاس اگر معلوم ہو تو ہر حَمل کے بعد اُتنے دن مُستَثنیٰ کرے اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نِفاس کے لئے جانبِ اَقَل (کم سے کم) میں شَرعاً کچھ تقدیر نہیں۔ ممکن ہے کہ ایک ہی مِنَٹ آکر فوراً پاک ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج۸ ص ۱۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

100 کوڑوں کا حِیلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز کے فِدْیہ کا حِیلہ میں نے اپنی طرف سے نہیں لکھا۔ حِیلۂ شَرعی کا جواز قرآن و حدیث اور فِقہِ حنفی کی مُعتَبَر کُتُب میں موجود ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ایّوب علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بیماری کے زمانے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زَوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار خدمتِ سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضِر ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ السلام نے قسم کھائی کہ ''میں تندُرست ہو کر سو ۱۰۰ کوڑے ماروں گا'' صِحتیاب ہونے پر اللہ عزوجل نے انہیں سو ۱۰۰ تیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حُکم ارشاد فرمایا۔ چُنانچہ قرآنِ پاک میں ہے:

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ (پارہ ۲۳، ع ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

''عالمگیری'' میں حیلوں کا ایک مُستقِل باب ہے جس کا نام ''کتابُ الحِیل'' ہے چُنانچہ ''عالمگیری کتابُ الحِیل'' میں ہے، ''جو حِیلہ کسی کا حق مارنے یا اس میں شُبہ پیدا کرنے یا باطِل سے فَریب دینے کیلئے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور جو حِیلہ اس لئے کیا جائے کہ آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصِل کرلے وہ اچھا ہے۔ اس قسم کے حیلوں کے جائز ہونے کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ (پارہ ۲۳، ع ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لیکر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

(فتاویٰ عالمگیری ج۶ ص ۳۹۰)

کان چھیدنے کا رواج کب سے ہوا؟

حِیلے کے جواز پر ایک اور دلیل مُلاحظہ فرمائیے چُنانچہ **حضرتِ** سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا سارہ

اور حضرتِ سیِّدَتُنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کچھ چپقلش ہوگئی۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کوئی عُضْو کاٹوں گی۔ اللہ عزوجل نے حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ السلام کو حضرت سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صُلْح کروا دیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عَرْض کی، ''مَا حِیْلَۃُ یَمِیْنِی'' یعنی میری قسم کا کیا حیلہ ہوگا؟ تو حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وَحْی نازِل ہوئی کہ (حضرتِ) سارہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو حکم دو کہ وہ (حضرتِ) ہاجرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے کان چھید دیں۔ **اُسی وَقْت سے عورتوں کے کان چھیدنے کا رَواج پڑا۔** (عمر عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر ج۳ ص ۲۹۵ ادارۃ القرآن)

گائے کے گوشت کا تحفہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحْمٰن عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضِر کیا گیا، کسی نے عَرْض کی، یہ گوشت حضرتِ سیِّدَتُنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صَدَقہ ہُوا تھا۔ فرمایا: ھُوَ لَھَا صَدَقَۃٌ وَلَنَا ھَدِیَّۃٌ۔ یعنی یہ بریرہ کے لیے صَدَقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ (صحیح مسلم ج۱ ص ۳۴۵)

زکوٰۃ کا شرعی حیلہ

اِس حدیثِ پاک سے صاف ظاہر ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ صَدَقہ کی حقدار تھیں ان کو بطورِ صَدَقہ مِلا ہوا گائے کا گوشت اگرچہ ان کے حق میں صَدَقہ ہی تھا مگر ان کے قبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تھا تو اُس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ صَدَقہ نہ رہا تھا۔ یوں ہی کوئی مستحق شخص زکوٰۃ اپنے قبضہ میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفۃً دے سکتا یا مسجد وغیرہ کیلئے پیش کر سکتا ہے کہ مذکورہ مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، ھدیّہ یا عطیّہ ہو گیا۔ فُقہائے کرام رحمھم اللہ تعالیٰ **زکوٰۃ کا شرعی حیلہ** کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں، **زکوٰۃ** کی رقم مُردے کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں صَرف نہیں کر سکتے کہ تملیکِ فقیر (یعنی فقیر کو مالک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان اُمور میں خَرچ کرنا چاہیں تو اِس کا طریقہ یہ ہے کہ **فقیر** کو (زکوٰۃ کی رقم کا) مالِک کر دیں اور وہ (تعمیرِ مسجد وغیرہ میں) صَرف کرے، اِس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔ (ردالمحتار ج۳ ص ۳۴۳)

100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کفن دَفن بلکہ تعمیرِ مسجد

میں بھی حیلۂ شرعی کے ذریعہ زکوٰۃ استعمال کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قبضہ کرلیا تو اب وہ مالک ہو چکا، جو چاہے کرے۔ حیلۂ شرعی کی برکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوگئی اور فقیر بھی مسجد میں دیکر ثواب کا حقدار ہوگیا۔ فقیر شرعی کو حیلے کا مسئلہ بے شک سمجھا دیا جائے۔ حیلہ کرتے وقت ممکن ہو تو زیادہ افراد کے ہاتھ میں رقم پھرانی چاہئے تاکہ سب کو ثواب ملے مثلاً حیلہ کے لئے فقیر شرعی کو ۱۲ لاکھ روپے زکوٰۃ دی، قبضہ کے بعد وہ کسی بھی اسلامی بھائی کو تحفۃً دیدے یہ بھی قبضے میں لیکر کسی اور مالک بنادے، یوں سبھی بہ نیتِ ثواب ایک دوسرے کو مالک بناتے رہیں، آخر والا مسجد یا جس کام کے لئے حیلہ کیا تھا اُس کیلئے دیدے تو ان شاء اللہ عزوجل سبھی کو بارہ بارہ لاکھ روپے صدقہ کرنے کا ثواب ملیگا۔ چنانچہ حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جود وسخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربُّ العزت عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملیگا جیسا دینے والے کیلئے ہے اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (تاریخ بغداد ج۷ ص ۱۳۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فقیر کی تعریف

فقیر وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نِصاب کو پُہنچ جائے (ب) یا نِصاب کی قَدَر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصْلِیَّہ (یعنی ضَروریاتِ زندگی) میں مُسْتَغْرَق (گھرا ہوا) ہو۔ مَثَلاً رَہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سُواری کے جانور (یا اسکوٹر یا کار) کاریگروں کے اَوزار، پہننے کے کپڑے، خِدمت کیلئے لونڈی، غلام، عِلْمی شُغل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضَرورت سے زائد نہ ہوں (ج) اِسی طرح اگر مَدیُون (یعنی مَقروض) ہے اور دَین (یعنی قَرضہ) نکالنے کے بعد نِصاب باقی نہ رہے تو **فقیر** ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نِصابیں ہوں۔ (ردالمحتار ج۳ص۳۳۳)

مِسکین کی تعریف

مِسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چُھپانے کیلئے اس کا مُحتاج ہے کہ لوگوں سے سُوال کرے اور اسے سُوال حلال ہے۔ **فقیر** کو (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) **بغیر ضَرورت و مجبوری سُوال حرام ہے اور ایسوں کے سُوال پر دینا بھی**

ناجائز ہے، دینے والا گنہگار ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جو بھکاری کمانے پر قادِر ہونے کے باوُجُود بِلا ضَرورت و مجبوری بطورِ پیشہ بھیک مانگتے ہیں گُنہگار ہیں اور ایسوں کے حال سے باخبر ہوا سے ان کو دینا جائز نہیں۔

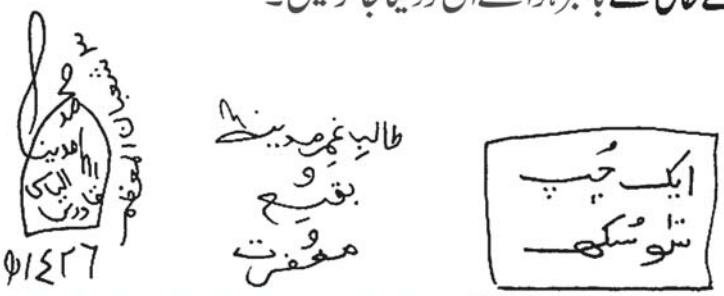

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زکوٰۃ کے حیلے کے بارے میں سُوال وجواب

س: زکوٰۃ کا حِیلہ کس طرح کیا جائے؟

ج: کسی فقیرِ شَرْعی کو یا اس کے وکیل کو مالِ زکوٰۃ کا مالِک بنا دیا جائے وہ اس مال پر قبضہ کرنے کے بعد کسی بھی کام (مسجِد کی تعمیر وغیرہ) میں صَرْف کر دے۔ یوں زکوٰۃ ادا ہونے کے ساتھ ساتھ دُونوں ثواب کے بھی حقدار ہوں گے۔ ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

س: آپ نے ارشاد فرمایا، "شَرْعی فقیر یا اس کے وکیل" یہاں وکیل سے کیا مُراد ہے؟

ج: اِس سے مُراد وہ شَخْص ہے جسے شَرْعی فقیر نے اپنی زکوٰۃ وُصُول کرنے کی اجازت دی ہو یا اس نے خود اس سے اجازت لی ہو۔

س: تو کیا وکیل بھی مالِ زکوٰۃ پر قبضہ کرنے کے بعد اسے کسی بھی کام میں صَرْف کرنے کا اختیار رکھتا ہے؟

ج: نہیں، البتہ اگر اسے فقیر نے اجازت دی ہو یا اس نے خود اجازت لی ہو تو

کرسکتا ہے۔

س: فقیرِ شَرْعی نے وَکیل کو اپنی زکوٰۃ کسی بھی کام میں صَرْف کرنے کی اجازت دی تھی یا اُس نے خود ہی لی تھی، تو کیا اِس صورت میں بھی شَرْعی فقیر کو مالِ زکوٰۃ پر قبضہ کرنا ضَروری ہوگا؟

ج: جی نہیں کیونکہ وکیل کا قَبضہ مُوَکِّل (یعنی وکیل کرنے والے) کا ہی قبضہ کہلائے گا۔

س: چندہ دیتے یا حیلہ میں رقم لوٹاتے وقت دینی یا سماجی کام کیلئے کُلّی اختیارات دینے کے مُحتاط الفاظ بتادیجئے۔

ج: **مَثَلاً دعوتِ اسلامی کو** چندہ دیتے یا حیلہ میں رقم لوٹاتے وقت دینے والا یہ کہے، ''یہ رقم دعوتِ اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں نیک و جائز کام میں خَرْچ کرے''۔

س: شَرْعی فقیر اپنے وکیل کو زکوٰۃ لیکر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں صَرْف

کرنے کے کُلّی اختیارات کس طرح دے؟

ج : وکیل کو کہنے کے مُحتاط الفاظ یہ ہیں، ''آپ میرے لئے جو بھی زکوٰۃ وُصول کریں اُسے دعوتِ اسلامی (یا فُلاں فرد یا ادارہ) کو یہ کہہ کو دے دیجئے کہ یہ رقم دعوتِ اسلامی (یا فُلاں فرد یا ادارہ) جہاں مناسب سمجھے نیک و جائز کام میں خرچ کرے۔''

س : چندہ وُصول کرتے وقت کہنے کے مُحتاط الفاظ بھی بتا دیجئے؟

ج : زکوٰۃ، فطرہ، صَدَقاتِ واجبہ میں کُلّی اختیارات لینے کی حاجت نہیں کیوں کہ اِس میں کسی بھی مستحق کو مالِک بنانا شَرط ہے لوگ اگرچہ زکوٰۃ وغیرہ بظاہر دعوتِ اسلامی کو دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ دعوتِ اسلامی والوں کو اپنی زکوٰۃ یا فطرہ کا ''وکیل'' بناتے ہیں۔ لھٰذا دعوتِ اسلامی میں اِس کا شَرعی حِیلہ کیا جاتا ہے جس کا طریقہ اور مُحتاط الفاظ بیان کئے گئے۔ صَدَقاتِ واجبہ کے علاوہ جو چندہ دیا جاتا ہے وہ نفلی صَدَقہ کہلاتا ہے۔ چُنانچہ ایسا چندہ نیز قربانی کی کھال

لیتے وقت مُحتاط الفاظ یہ ہیں، ''آپ اجازت دیدیجئے کہ آپ کا چندہ یا کھال بیچ کر اس کی رقم دعوتِ اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں نیک و جائز کام میں خَرچ کرے۔'' دینے والا ''ہاں'' کہہ دے یا کسی طرح بھی آپ کی بات سے مُتَّفِق ہوجائے تو کافی آسانی ہوجائے گی ورنہ اس کھال سے ملنے والی رقم یا چندہ کو دعوتِ اسلامی کے معروف طریقِ کار کے مطابق ہی خرچ کرنا ہوگا، اگر کسی اور نیک کام میں خرچ کردیا تو تاوان ادا کرنا ہوگا یعنی جتنی رقم خرچ کی وہ پلّے سے لوٹانی پڑے گی۔ بہتر یہ ہے کہ مذکورہ جُملہ رسید پر لکھ دیا جائے اور جو چندہ یا کھال دے اُس کو پڑھایا یا پڑھ کر سُنا دیا جائے۔

س: تاوان کس طرح ادا کرنا ہوگا؟

ج: جس نے کھال یا رقم وغیرہ دی اسے دیدے یا اس کی اجازت سے خرچ کرے۔

س: اس طرح تو بہُت مشکل ہوجائیگی کیونکہ چندہ وغیرہ دینے والوں کا تو پتا چلنا اکثر دشوار ہوتا ہے، کوئی آسان حل بتلا دیجئے۔

ج : پتا نہ ہونے کی صورت میں اتنی رقم جو تاوان کی مَدّ میں ادا کی جائے اسے انہیں کاموں میں صَرْف کریں جن کے لئے چندہ وغیرہ دینے والوں نے کہا تھا۔ مَثَلاً مسجِد کے لئے چندہ لیا اور اسے مدرَسہ میں خرچ کر دیا تو اب اتنی رقم اپنے پلّے سے مسجِد میں خَرْچ کی جائے۔

س : اگر کسی نے خاص مدرَسہ کے نام پر چندہ دیا تو کیا وہ دعوتِ اسلامی کے دیگر مَدَنی کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں؟

ج : نہیں کر سکتے۔ اگر کیا تو تاوان دینا ہوگا۔ کیوں کہ شَرْعی مسئلہ یہ ہے کہ جس مَدّ (یعنی کام) کیلئے چندہ لیا اُسی میں خَرْچ کرنا ہوگا۔ حتّٰی کہ اگر بچ گیا تو جس نے دیا اُسی کو لوٹانا ہوگا یا اس کی اجازت سے خَرْچ کرنا ہوگا۔

س : مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اگر کسی نے زکوٰۃ یا فِطرہ بغیر حیلۂ شَرْعی کے غیرِ مَصْرَفِ زکوٰۃ و فِطرہ میں خرچ کر ڈالا ہو تو اس کی توبہ کا کیا طریقہ ہے؟

ج : یہاں جہالت عُذْر نہیں۔ اِس نے کیوں نہیں سیکھا! اگر بِالفرض کسی نے زکوٰۃ یا

فطرہ کی رقم کو بغیر حیلۂ شرعی غیرِ مصرفِ زکوٰۃ و فطرہ میں خرچ کر ڈالا تو توبہ کیساتھ ساتھ اُس پر تاوان بھی لازِم آئیگا۔ مثلاً کسی نے دعوتِ اسلامی کو زکوٰۃ دی اور ذمّہ دار نے بغیر حیلہ کئے وہ رقم تعمیرِ مسجد یا مُدَرِّس کی تنخواہ یا اسی طرح کے نیک کاموں میں صَرْف کردی تو اُسے پلّے سے مذکورہ طریقۂ کار کے مطابق تاوان ادا کرنا ہوگا اگرچہ وہ رقم لاکھوں بلکہ کروڑوں کی ہو، اِس کیلئے فقط توبہ کافی نہیں۔

س: جس نے لاکھوں روپے کی زکوٰۃ بغیر حیلے کے غیرِ مصرَف میں صَرْف کردی ہو اور اب مسئلہ معلوم ہوا ہو مگر تاوان دینے کیلئے رقم نہ ہو تو کیا کرے؟

ج: اگر یہ اب فقیرِ شرعی ہے تو اُس پر جتنا تاوان ہے اُتنی زکوٰۃ دیکر اُس کو اس کا مالِک بنادیا جائے اب جن جن کی زکوٰۃ کا اس نے غلط استعمال کر ڈالا تھا مذکورہ طریقۂ کار کے مطابق تاوان ادا کرے۔

س: اگر کسی سیّد نے یہ بھول کی ہو تو کیا کرے کیوں کہ سیّد سے تو زکوٰۃ کا حیلہ بھی نہیں

کر سکتے؟

ج : اگر کسی سیّد نے مثلاً زید کے ایک لاکھ روپے کی زکوٰۃ غیرِ مَصرَف میں صَرْف کردی تو اب بطورِ چندہ ملی ہوئی زکوٰۃ کا کسی فقیرِ شَرْعی کو مالِک بنادیا جائے۔ فقیرِ شَرْعی قبضہ میں لینے کے بعد وہ رقم سیّد صاحِب کی نَذْر کردیں، اب سیّد صاحِب قبضہ کرلینے کے بعد اُس رقم کو تاوان کے مَد میں ادا کریں اور توبہ بھی کریں۔

س : دعوتِ اسلامی بہُت ہی بڑی تحریک ہے، ہر فرد مسائل سے واقِف نہیں ہوتا، ان مُعاملات کا حل کیا؟

ج : جس پر زکوٰۃ فَرْض ہوئی اُس پر یہ بھی فرض ہے کہ زکوٰۃ کے ضَروری مسائل سیکھے اِسی طرح چندہ لینے والے پر بھی یہ فرض ہے کہ اِس کے ضَروری مسائل سیکھے۔ ہر ذمّہ دار کو چاہئے کہ جس کو چندہ یا قربانی کی کھالیں وُصول کرنے کی اجازت دیں اُس کی تربیت بھی کریں۔

س : کیا حیلہ کرتے وقت شرعی فقیر کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ واپس دے دینا، رکھ مت لینا وغیرہ؟

ج : نہ کہے۔ بالفرض ایسا کہہ بھی دیا تب بھی زکوٰۃ کی ادائیگی وحیلہ میں کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ صدقات وزکوٰۃ اور تحفہ دینے میں اس قسم کے شرطیہ الفاظ فاسد ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ شامی (کتاب الزکاۃ، باب المصرف ج۳ ص ۲۹۳ مطبوعہ ملتان) کے حوالے سے فرماتے ہیں، ''ہبہ اور صدقہ شرطِ فاسد سے فاسد نہیں ہوتے''۔

(فتاویٰ رضویہ ج۱۰ ص ۱۰۸ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

س : حضور اگر حیلہ کرنے کیلئے شرعی فقیر کو زکوٰۃ دی جائے اور وہ لے کر رکھ لے تو کیا اب اس سے نیک کاموں کیلئے جبراً نہیں لے سکتے؟

ج : نہیں لے سکتے، کیونکہ اب وہ مالک ہو چکا اور اسے اپنے مال پر اختیار

حاصل ہے۔ (اَیضاً)

س: اِس طرح پھر حِیلہ کیسے کروایا جائے؟ اگر کسی فقیرِ شَرْعی نے لاکھوں روپے کی زکوٰۃ رکھ لی تو؟ اس کا کوئی مَدَنی طریقہ ارشاد فرما دیجئے۔

ج: اس کا ایک بہترین طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، ''اِس کا بے خَلِش طریقہ یہ ہے کہ مَثَلاً مالِ زکوٰۃ سے بیس ۲۰ روپے سیّد کی نَذْر یا مسجد میں صَرْف کیا چاہتا ہے کسی فقیرِ عاقِل بالِغ مَصْرَفِ زکوٰۃ کو کوئی کپڑا مَثَلاً ٹوپی یا سیر سوا سیر غلّہ دکھائے کہ یہ ہم تمھیں دیتے ہیں مگر مفت نہ دیں گے بیس ۲۰ روپے کو بیچیں گے، یہ روپے تمھیں ہم اپنے پاس سے دیں گے کہ ہمارے مطالب میں واپس کردو، وہ خواہ مخواہ راضی ہو جائے گا، جانے گا کہ مجھے تو یہ چیز یعنی کپڑا یا غلّہ مفت ہی ہاتھ آئے گا، اب بَیعِ شَرْعی کر کے بیس روپے بہ نیتِ زکوٰۃ اسے دے، جب وہ قابض ہو جائے اپنے مطالبۂ ثَمَن (یعنی اب وہ قیمت

جو خرید و فروخت کے وقت طے ہوئی تھی، فقیر سے اپنے مُطالَبہ میں) لے لے، اوّل تو وہ خود ہی دے دے گا کہ سِرے سے اسے ان روپوں کے اپنے پاس رَہنے کی اُمّید ہی نہ تھی کہ وہ گِرہ سے جاتا سمجھے، اسے تو صِرف اِس کپڑے یا غَلّے کی اُمّید تھی وہ حاصِل ہے تو انکار نہ کرے گا اور کرے بھی تو یہ جبراً چھین لے کہ وہ اِس قَدَر اس کا مَدْیُون (یعنی مَقروض) ہے اور دائن (یعنی قرض دینے والا) جب اپنے دَین (قرض) کی جِنْس سے مالِ مَدْیُون پائے تو بِالْاِتِّفاق بے اس کی رِضامندی کے لے سکتا ہے، اب یہ روپے لے کر بطورِ خود نَذْرِ سیّد یا بِنائے مسجِد میں صَرْف کر دے کہ دونوں مُرادیں حاصِل ہیں''۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۰ ص ۱۰۸ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

س: برائے مہربانی بیان کردہ طریقہ آسان اَلْفاظ میں بتا دیجئے:

ج: فَیضانِ رضا سے عَرْض کرنے کی سَعْی کرتا ہوں، زَیدِ عاقِل و بالِغ جو کہ فقیرِ شَرْعی ہے اس سے ایک لاکھ روپے زکوٰۃ کا حِیلہ کروانا ہے مگر خَدْشہ ہے کہ

یہ رقم رکھ لے گا تو اُس کو مَثَلاً ایک قلم دکھا کر ایک لاکھ روپے میں اُدھار بیچ دیجئے اور وہ قَلَم پر قبضہ کر لے اِس طرح وہ آپ کے ایک لاکھ روپے کا مقروض ہو گیا، اب اُس کو ایک لاکھ روپے زکوٰۃ کا مالِک بنا دیجئے اِس کے بعد اُس سے ایک لاکھ روپے قرضہ کا مطالبہ کیجئے۔ بِالْفرض وہ نہ بھی دے تو چھین کر بھی لے سکتے ہیں۔

س: حِیلہ کرنے کیلئے فقیرِ شَرْعی نہ ملے تو کیا کسی صاحِبِ نِصاب کو فقیرِ شَرْعی بنانے کا بھی کوئی حِیلہ ہے؟

ج: جی ہاں، بَہُت آسان طریقہ ہے۔ مَثَلاً زَید عاقِل و بالِغ کے پاس حاجتِ اَصلِیّہ سے زائد 50000 پاکستانی روپے ہیں اور یوں وہ صاحِبِ نصاب ہے۔ اِس کو اتنا قَرضدار بنا دیجئے کہ وہ صاحِبِ نِصاب نہ رہے مَثَلاً اُس کو ایک عِطْر کی شیشی ایک لاکھ روپے میں بیچ دیجئے وہ شیشی پر قبضہ کر لینے کے بعد فقیرِ شَرْعی ہو گیا کیوں کہ اگر وہ اپنے پاس موجود ساری رقم بھی

دے دے تب بھی 50000 کا مقروض رہے گا۔ اب اس کو ایک ساتھ جتنی بھی زکوٰۃ کی رقم مثلاً پچاس لاکھ روپے دے دیجئے وہ قبضہ کرنے کے بعد چاہے تو اس میں سے قرضہ بھی ادا کر دے اور بقیہ رقم بھی کسی کام میں صَرف کرنے کیلئے دیدے۔ یوں بھی ہوسکتا ہے کہ مثلاً وہ ساری ہی رقم مسجد بنانے کیلئے دیدے اور پھر آپ چاہیں تو اُس کا قرضہ مُعاف کر دیجئے بلکہ اُس کے زکوٰۃ کی رقم پر قبضہ کرتے ہی آپ نے اپنا قرضہ مُعاف کر دیا تب بھی حَرج نہیں۔ یہ یاد رہے کہ قرض کی ادائیگی یا مُعافی کی صورت میں زید مذکور اگرچہ حیلہ کی رقم لوٹا چکا ہو غنی یعنی صاحبِ نصاب رہے گا۔ کیوں کہ قرض کی ادائیگی یا مُعافی کی صورت میں اس کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زائد 50000 روپے پہلے کے موجود ہیں۔ اگر اُس کے ساتھ مزید حیلے کرنے ہوں تو اس کو مقروض ہی رہنے دیجئے یا بار بار مقروض بناتے رہئے۔

س: کیا چیک کے ذَرِیعے حِیلہ ہوسکتا ہے؟

ج: جی نہیں۔ چیک کے ذَرِیعے زکوٰۃ ادا نہیں ہوسکتی۔

س: بینک سے بڑی رقم نکلوانے اور پھر شَرعی فقیر کے قبضہ میں دینے پھر اس سے لے کر دوبارہ بینک میں جمع کروانے میں حَرَج ہوتا ہے کوئی آسان حل ارشاد فرمادیجئے۔

ج: شرعی فقیر اپنے نام سے بینک میں اتنی رقم کا اِکاؤنٹ کُھلوالے کہ وہ شرعی فقیر ہی رہے پھر جتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں اسے دینی ہے اسے بتا کر اس کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی جائے۔ جب وہ رقم اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہوگئی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اب وہ کسی بھی نیک یا جائز کام میں صَرف کرنے کے لئے کسی کو اختیار دیدے۔ اس کی تفصیل پہلے بیان ہوچکی۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **"جو حق پر ہونے کے باوُجُود جھگڑا نہیں کرتا میں اس کے لئے اعلیٰ جنّت میں گھر کا ضامن ہوں۔"**

(سُنَن ابی داوٗد ج ٤ ص ١٣٣٢ حدیث ٤٨٠٠)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بچے کو مسجد میں لانے کی حدیث میں ممانعت ہے

سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، مسجدوں کو **بچّوں** اور **پاگلوں** اور خرید وفروخت اور جھگڑے اور **آواز بلند کرنے** اور حُدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (ابنِ ماجہ ج ا ص ٤١٥، حدیث ٧٥٠)

ایسا بچّہ جس سے نَجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کردینے) **کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔** جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اِس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر نَجاست لگی ہو تو صاف کرلیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا بے ادبی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ٣ ص ٩٢)

مسجد میں بچّہ یا پاگل (یا بے ہوش یا جس پر جن آیا ہوا ہو اس) کو مسجد میں دم کروانے کیلئے بھی لانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ بچّہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بھی نہیں لاسکتے اگر آپ بچّہ وغیرہ کو مسجد میں لانے کی بھول کرچکے ہیں تو برائے کرم! فوراً توبہ کرکے آئندہ نہ لانے کا عہد کیجئے۔ (جو ایسے وقت پرچہ پڑھے کہ بچّہ اُس کے ساتھ ہے تو درخواست ہے کہ فوراً بچّہ کو مسجد سے باہر لے جائے اور توبہ بھی کرے ہاں فنائے مسجد میں بچّہ کو لاسکتے ہیں جبکہ مسجد کے اندر سے نہ گزرنا پڑے)

١٩ رَمَضان المبارك ١٤٢٦ھ

نمازِ جنازہ کا طریقہ

- ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت 371
- قبر میں پہلا تحفہ 376
- جنتی کا جنازہ 377
- اُحد پہاڑ جتنا ثواب 378
- میت کے نہلانے وغیرہ کی فضیلت 379
- بالغ مرد و عورت کے جنازہ کے دُعاء 383
- غائبانہ نمازِ جنازہ 385
- پاگل یا خودکشی والے کا جنازہ 387
- جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب 388
- بچہ کا جنازہ اُٹھانے کا طریقہ 389
- کیا شوہر بیوی کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے؟ 390
- غیر مسلم کا جنازہ 391

ورق الٹئے۔۔۔

٧٨٦

قُفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)

اس رسالے میں ۔۔۔۔

☆ حکایات ۔۔۔

☆ جنّتی کا جنازہ ۔۔۔

☆ جنازہ کی دعائیں ۔۔۔

☆ غائبانہ نمازِ جنازہ ۔۔۔

☆ خودکشی والے کا جنازہ ۔۔۔

☆ کافری جنازہ ۔۔۔

☆ بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ ۔۔۔

ورق الٹیئے ۔۔۔۔

مُتوجِّہ ہوں

جنازہ کے انتِظار میں جہاں لوگ جَمْع ہوں وہاں اِس رِسالہ سے دَرْس دیکر خوب ثواب کمائیے۔نیز اپنے مَرحُومین کے ایصالِ ثواب کیلئے ایسے موقع پر جنازہ کے جُلوس میں یا تعزیَّت کیلئے جَمْع ہونے والوں میں یہ رِسالے تقسیم فرمائیے۔

ھدیۃً ملنے کا پتا : مکتبۃ المدینہ ، فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شیطان لاکھ روکے یہ رِسالہ (۲۴ صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فوائد خود ھی دیکھ لیں گے۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)

فہرس میں ۲۴ پر ملاحظہ فرمائیے

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سُلطان، رَحمتِ عالَمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، ''جو مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے **ایک قیراط** اَجر لکھتا ہے اور قیراط **اُحُد پہاڑ** جتنا ہے۔ (مُصَنَّف عبد الرزاق ج۱ ص۵۱ حدیث ۱۵۳ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولی کے جنازہ میں شرکت کی بَرَکت

ایک شَخْص حضرتِ سیِّدُنا نَاسِرِی سَقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں شریک ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت سیِّدُنا نَاسِرِی سَقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی تو پوچھا، **ما فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری اور میرے جنازے میں شریک ہوکر نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی **مغفِرت** فرمادی۔ اُس نے عَرْض کی، یاسیِّدی! میں نے بھی **آپ** کے جنازے میں شریک ہوکر نَمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ تو **آپ** نے ایک فِہرِس نکالی مگر اُس شَخْص کا نام شامِل نہ تھا، جب غور سے دیکھا تو اُس کا نام **حاشِیہ** پر موجود تھا۔ (شَرْحُ الصُّدور ص ۲۷۹ دارلکتاب العربی بیروت)

عقیدت مندوں کی بھی مغفِرت

حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الکافی کو انتِقال کے بعد قاسم بن

مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ** ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بَخْش دیا اور ارشاد فرمایا، اے بِشر! تم کو بلکہ تمھارے **جنازے** میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے **بَخْش** دیا۔ تو میں نے عَرْض کی، یارب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کو بھی بَخْش دے۔ تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی **رَحْمت** مزید جوش پر آئی، اور فرمایا، **قِیامت تک جو تم سے مَحَبَّت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بَخْش دیا۔** (شَرْحُ الصُّدور ص ۲۷۵ دارلکتاب العربی بیروت)

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے در کا گدا
خالِق عزوجل نے مجھے یوں بَخْش دیا، سُبْحٰنَ اللہ عزوجل سُبْحٰنَ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے نسبت باعِث سعادت، ان کا ذِکرِ خَیر باعِثِ نُزولِ رَحْمت، ان کی صُحبت دو جہاں کیلئے بابَرَکت، ان کے

مزارات کی زیارت تِریاقِ اَمراضِ مَعصیَّت اور ان کی عقیدت ذَرِیعۂ نَجاتِ آخِرت ہے۔ اَلحمدُ للّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ سے عقیدت اور ولی کامل حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الکافی سے مَحَبَّت ہے یا اللہ عزوجل! ان کے صَدْقے ہماری بھی مغفِرت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی سے ہمیں تو پیار ہے
ان شآءَ اللہ عزوجل اپنا بیڑا پار ہے

کفن چور

ایک عورت کی نَمازِ جنازہ میں ایک **کفن چور** بھی شامل ہو گیا اور قبرِستان ساتھ جا کر اُس نے قَبْر کا پتا محفوظ کرلیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے کفن چُرانے کیلئے قَبْر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی، سُبْحٰنَ اللّٰہ عزوجل! ایک

مغفور (یعنی بخشش کا حقدار) شخص مغفورہ (یعنی بخشی ہوئی) عورت کا کفن چُراتا ہے! سُن، اللہ تعالیٰ نے میری بھی **مغفِرت** کردی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنہوں نے میرے جنازے کی **نماز** پڑھی اور تُو بھی اُن میں شریک تھا۔ یہ سُن کر اُس نے فوراً قَبْر پر مِٹّی ڈال دی اور **سچّے دل** سے تائِب ہوگیا۔

(شَرْحُ الصُّدور ص ۲۰۱ دارلکتاب العربی بیروت)

شُرَکائے جنازہ کی بخشِش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نمازِ جنازہ میں حاضِری کس قدَر سعادتمندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جَنازوں میں شِرکت کرتے رَہنا چاہئے، ہوسکتا ہے کسی نیک بندہ کے جنازے میں شُمولیّت ہمارے لئے **سامانِ مغفِرت** بن جائے۔ خدائے رَحْمٰن عزوجل کی **رَحمت** پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفِرت فرمادیتا ہے

تو اُس کے جنازہ کا ساتھ دینے والوں کو بھی **بخش** دیتا ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشادِ فرمایا، "بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام **شُرکائے جنازہ کی بخشش** کردی جائیگی۔"

(شُعَب الایمان ج۷ص۷حدیث ۹۲۵۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

قبر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک ومختار شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، مؤمن جب قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو اس کو سب سے **پہلا تحفہ** یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی **نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفِرت** کردی جاتی ہے۔ (کنزالعمّال ج ۱۵ ص ۵۹۵)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

جنّتی کا جنازہ

میٹھے میٹھے آقا مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے، جب کوئی **جنّتی شخص** فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ حیا فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اس کا جنازہ لیکر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ (الفردوس بما ثور الخطاب ج ۱ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰۸)

جنازہ کا ساتھ دینے کا ثواب

حضرت سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عَرْض کرتے ہیں، یا اللہ عزوجل! جس نے مَحْض تیری رِضا کے لئے **جنازہ** کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس دن وہ **مرے** گا تو فِرِشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی **مغفرت** کروں گا۔

(شَرْحُ الصُّدور ص ۱۰۱ دارلکتاب العربی بیروت)

اُحُد پہاڑ جتنا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشادِ فرمایا کہ جو شخص (ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حُصولِ ثواب کی نیّت سے) اپنے گھر سے جنازہ کے ساتھ چلے، نَماز جنازہ پڑھے اور دَفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اُس کے لیے دو قیراط ثواب ہے جس میں سے ہر قیراط اُحد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صِرف جنازہ کی نَماز پڑھ کر واپس آجائے (اور تدفین میں شریک نہ ہو تو) تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۰۷ طبعة افغانستان)

نمازِ جنازہ باعثِ عبرت ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوذرّ غِفاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے، مجھ سے سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا

قبروں کی زیارت کرو تا کہ آخرت کی یاد آئے اور مُردہ کو نہلاؤ کہ فانی جسم (یعنی مُردہ جسم) کا چُھونا بہُت بڑی نصیحت ہے اور نمازِ جنازہ پڑھو تا کہ یہ تمہیں غمگین کرے کیوں کہ غمگین انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا ہے۔ (المستدرک للحاکم ج۱ ص۱۱ حدیث ۷۱۴۳۵ دار المعرفۃ بیروت)

مَیّت کو نہلانے وغیرہ کی فضیلت

حضرتِ مولائے کائنات، سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشادِ فرمایا کہ جو کسی مَیّت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چُھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (سننِ ابنِ ماجہ ج۲ ص۲۰۱ حدیث ۱۴۶۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جنازہ دیکھ کر کہئے

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **ما فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟ کہا، ایک کلمہ کی وجہ سے بَخْش دیا جو حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ کو دیکھ کر کہا کرتے تھے، سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِی لَایَمُوْت (یعنی وہ ذات پاک ہے جو زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی) لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا اس کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بَخْش دیا۔

(مُلَخَّصاً اِحْیاء العلوم ج۵ ص۲۶۶ دار صادر بیروت)

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے

نمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کرلے تو سب بَرِیْ

الذِّمّہ ہو گئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے (فتاویٰ تاتارخانیہ ج۲ص۱۵۳) اِس کے لئے جماعت شَرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا (فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۱۶۲) اس کی فرضیّت کا انکار کُفر ہے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ ج۲ص۱۵۴)

نَمازِ جنازہ میں دو رُکن اور تین سُنّتیں ہیں

دو رُکن یہ ہیں: (۱) چار بار اللّٰہُ اکبر کہنا (۲) قِیام۔ اس میں **تین** سنتِ مُؤکّدہ یہ ہیں: (۱) ثَناء (۲) دُرُود شریف (۳) میّت کیلئے دُعاء۔

(دُرِّمُختار معہ ردالمحتار ج۳ص۱۲۴)

نَمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)

مُقتدی اِس طرح نیّت کرے: ''میں نیّت کرتا ہوں اِس جنازہ کی نَماز کی

واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُعا اِس میّت کیلئے، پیچھے اِس امام کے" (فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۵۳) اب امام ومُقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء پڑھیں۔ اس میں "وَتَعَالٰی جَدُّکَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہیں، پھر دُرُودِ ابراہیم پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بُلند آواز سے کہے اور مُقتدی آہستہ۔ باقی تمام اَذکار امام ومُقتدی سب آہستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۸٤)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بالغ مرد و عورت کے جنازہ کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا

وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا

وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا

فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ

وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ

عَلَی الْاِیْمَانِ

الٰہی عزوجل بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر فوت شُدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ الٰہی عزوجل تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

نابالِغ لڑکے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط

الٰہی عزوجل اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اَجْر (کا مُوجِب) اور وَقْت پر کام آنیوالا بنادے اور اس کو ہماری سِفارش کرنیوالا بنا دے اور وہ جس کی سِفارش منظور ہو جائے۔

نابالِغ لڑکی کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ط

الٰہی عزوجل اِس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اَجْر (کی مُوجِب) اور وَقْت پر کام آنیوالی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے سِفارش کرنیوالی بنادے اور وہ جس کی سِفارش منظور ہو جائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص۱۴۶، فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص۱۶۴)

جُوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا

جوتا پہن کر اگر **نمازِ جنازہ** پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضَروری ہے اور جوتا اُتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جُوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضَروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن ایک سُوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

''اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جُوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نَماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، اِحتیاط یہی ہے کہ جُوتا اُتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نَماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نَماز میں خلل نہ آئے۔''

(فتاوٰی رضویہ مخرجہ ج۹ ص ۱۸۸)

غائبانہ نَمازِ جنازہ

میّت کا سامنے ہونا ضَروری ہے، **غائبانہ نمازِ جنازہ** نہیں ہو سکتی۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج۳ ص۱۲۳) **مُستَحَب** یہ ہے کہ امام میّت کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص۵۸۳)

چند جنازوں کی اِکٹھی نَماز کا طریقہ

چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جاسکتے ہیں اس میں اِختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قِطار بند۔ یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سِر ہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سِر ہانا وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اِسی پر قیاس کیجئے)

(بہارِ شریعت حصہ ٤ ص ١٥٧ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

جنازہ میں کتنی صَفیں ہوں؟

بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین صَفیں ہوں کہ حدیثِ پاک میں ہے، **جسکی نَماز** (جنازہ) **تین صَفوں نے پڑھی اُس کی مغفِرت ہوجائیگی** (جامِع ترمذی ج ١ ص ٢٢) اگر کُل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام بن جائے اب پہلی صَف میں تین کھڑے ہوجائیں دوسری میں دو اور تیسری میں ایک (غنیۃ المستملی ص ٥٤١) **جنازے میں پچھلی صَف تمام صَفوں سے اَفضل ہے۔**

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالْمُحتار ج ٣ ص ١٣١)

جنازے کی پوری جَماعت نہ ملے تو؟

مَسبوق (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہوگئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اَندیشہ ہو کہ دُعاء وغیرہ پڑھے گا تو پوری کرنے سے قبل لوگ جنازے کو کندھے تک اُٹھالیں گے تو صِرف تکبیریں کہہ لے دُعاء وغیرہ چھوڑ دے (غُنیۃ المستملی ص ۵۳۷) چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا وہ (جب تک امام نے سلام نہیں پھیرا) شامِل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار "اَللّٰہُ اکبر" کہے (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۱۳۶) پھر سلام پھیر دے۔

پاگل یا خود کُشی والے کا جنازہ

جو پیدائشی پاگل ہو یا بالِغ ہونے سے پہلے پاگل ہو گیا ہو اور اسی پاگل پن میں موت واقِع ہوئی تو اُس کی نَمازِ جنازہ میں نابالِغ کی دُعا پڑھیں گے (ماخوذ از حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۸۷) جس نے خودکُشی کی اُس کی نَمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص ۱۰۸)

مُردہ بچّے کے احکام

مسلمان کا بچّہ زِندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصّہ باہَر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غُسل و کفن دیں گے اور اس کی نَماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے وَیسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے۔ اس کیلئے سنّت کے مطابق غسل و کفن نہیں ہے اور نَماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی۔ سَر کی طرف سے اکثر کی مقدار سر سے لیکر سینے تک ہے۔ لہٰذا اگر اس کا سر باہَر ہوا تھا اور چیختا تھا مگر سینے تک نکلنے سے پہلے ہی فوت ہوگیا تو اس کی نَماز نہیں پڑھیں گے۔ پاؤں کی جانب سے اکثر کی مقدار کمر تک ہے۔ بچّہ زندہ پیدا ہوا یا مُردہ یا کچّا گر گیا اس کا نام رکھا جائے اور وہ قِیامت کے دن اُٹھایا جائے گا۔ (دُرِّمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۱۵۲)

جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے، جو جنازے کو چالیس قدم لیکر چلے اُسکے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے (الطبرانی فی الاوسط ج ٤ ص ٢٦٠ حدیث ٥٩٢٠ دارالکتب العلمیۃ بیروت)۔ نیز حدیث شریف میں ہے، جو جنازے کے

چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی حَتْمی (یعنی مُستَقِل) مغفِرت فرما دے گا۔ (الجوهرة النيرة ج ١ ص١٣٩)

جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے (تاتارخانیہ ج۲ص ۱۵۰) سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ (اَیضاً) پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِر ہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِر ہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (مراقی الفلاح معه حاشية الطحطاوی ص٦٠٤) بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اِعْلان کرتے رَہتے ہیں، دو دو قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اعلان کیا کریں "**ہر پائے کو کندھے پر لئے دس دس قدم چلئے۔**"

بچّہ کا جنازہ اُٹھانے کا طریقہ

چھوٹے بچّے کے جنازے کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلے تو

حَرَج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں (البحر الرائق ج۲ ص ۳۳۵) عورَتوں کو (بچہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے۔ (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۱۶۲)

نمازِ جنازہ کے بعد واپسی کے مسائل

جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اُسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہئے اور نماز کے بعد اَولیائے میّت (یعنی مرنے والے کے سرپرستوں) سے اجازت لیکر واپس ہوسکتا ہے اور دَفن کے بعد اجازت کی حاجَت نہیں (عالمگیری ج۱ ص ۱۶۵)

کیا شوہر بیوی کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے؟

شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قبر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صِرف غُسل دینے اور بِلا حائل بدن کو چھونے کی مُمانَعت ہے (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۱۰۵) عورَت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ (دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۳ ص ۱۰۷)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کافِر کا جنازہ

مُرتَد یا کافِر کی نَمازِ جنازہ اور جُلوسِ جنازہ میں جائز و کارِ ثواب سمجھ کر شریک ہونا کُفر ہے۔ سرکارِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اگر اس اِعتِقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافِر ہو جائے گا۔ اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا، اگر کافِر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہئے کہ **شیطان آگے آگے آگ کا شُعلہ ہاتھ میں لئے اُچھلتا کُودتا خوش ہوتا ہُوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وُصُول ہوئی۔**

(ملفوظات حصہ چہارم ص ۳۵۹ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

نِکاح ٹوٹ گیا!

دنیاوی طَمع سے کسی مُرتَد یا کافِر کی نَمازِ جنازہ پڑھنا حرامِ قَطعی اور شدید حرام ہے اور دینی طور پر اسے کارِ ثواب اور مُرتَد یا کافِر کو نَمازِ جنازہ اور دعائے

مغفِرت کا مستحق جان کر ایسا کیا تو یہ خود مسلمان نہ رہا اس کا نِکاح بھی ٹوٹ گیا، اسے تجدیدِ اِسلام وتجدیدِ نکاح کرنا چاہیے۔

(مُلخص از فتاوٰی رضویہ ج۹ ص ۱۷۳ رضا فاؤنڈیشن مرکز اولیاء لاہور)

اللہ تبارَكَ وَ تَعالیٰ سُورَۃُ التَّوبہ کی آیت نمبر ۸٤ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ (پ ۱۰، التوبۃ: ۸٤)

ترجَمۂ کنزالایمان: "اور ان میں سے کسی کی مَیّت پر کبھی نَماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قَبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق (کفر) ہی میں مر گئے۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: "اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافِر کے جنازے کی نَماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافِر کی قبر پر دفن وزیارت کے لیے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔" (خزائن العرفان ص ۳۲۱ رضا اکیڈمی بمبئی)

کُفّار کی عِیادت مت کرو

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سردارِ مکۂ مکرمہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ ،صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشادِ فرمایا، کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مر جائیں تو جنازے میں حاضر نہ ہو۔ (سنن ابن ماجہ حدیث ۱۶۲۹ ج ۱ ص ۷۰)

خاموشی بغیر سلطنت کی ہیبت ہے۔

طالب غم مدینہ و بقیع و مغفرت

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

۷۸۶ بالغ کی نمازِ جنازہ سے قبل یہ اِعلان کیجئے ۹۲

مرحوم کے عزیز و اَحباب توجُّہ فرمائیں۔ مرحوم نے اگر زندگی میں کبھی آپ کی دل آزاری یا حق تلفی کی ہو تو ان کو مُعاف کر دیجئے، ان شاءَ اللّٰہ عزوجل مرحوم کا بھی بھلا ہوگا اور آپ کو بھی ثواب ملیگا۔ اگر کوئی لین دین کا مُعاملہ ہو تو مرحوم کے وارِثوں سے مشورہ کیجئے۔ نمازِ جنازہ کی نیّت اور اس کا طریقہ بھی سُن لیجئے۔ **"میں نیّت کرتا ہوں اِس جنازہ کی نماز کی، واسطے اللہ عزوجل کے، دعا اِس میّت کیلئے پیچھے اِس امام کے۔"** اگر یہ اَلفاظ یاد نہ رہیں تو کوئی حَرَج نہیں، آپ کے دل میں یہ نیّت ہونی ضَروری ہے کہ "میں اِس میّت کی نمازِ جنازہ پڑھ رہا ہوں" جب امام صاحِب اَللّٰہُ اکبر کہیں تو کانوں تک ہاتھ اُٹھانے کے بعد اَللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور **ثناء** پڑھئے۔ **دوسری بار** امام صاحِب اَللّٰہُ اکبر کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اکبر کہئے پھر نماز والا **دُرُودِ ابراھیم** پڑھئے۔ **تیسری بار** امام صاحِب اَللّٰہُ اکبر کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اکبر کہئے اور بالغ کے جنازہ کی دُعاء پڑھئے (اگر نابالغ یا نابالغہ ہے تو اس کی دُعاء پڑھنے کا اِعلان کرنا ہے) جب **چوتھی بار** امام صاحِب اَللّٰہُ اکبر کہیں تو آپ اَللّٰہُ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو کھول کر لٹکا دیجئے اور امام صاحِب کے ساتھ قاعِدے کے مطابِق سلام پھیر دیجئے۔

فیضانِ جُمعہ

- جُمعہ کے معنیٰ 400
- شِفا داخل ہوتی ہے 402
- دس دن تک بلاؤں سے حفاظت 403
- غریبوں کا حج 406
- قبولیت کی گھڑی کون سی؟ 411
- 200 سال کی عبادت کا ثواب 414
- مرحوم والدین کو ہر جمعہ اعمال پیش ہوتے ہیں 415
- دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب 417
- رُوحیں جمع ہوتی ہیں 419
- غُسلِ جُمعہ کا وقت 426
- چُپ چاپ خُطبہ سُننا فرض ہے 428
- پہلی اذان ہوتے ہیں کاروبار بھی ناجائز 430

وَرَق الٹئے ۔۔۔

٧٨٦

قُفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

فیضانِ جُمُعہ

اس رسالے میں۔۔۔۔

- دس دن تک بلاؤں سے حفاظت۔
- 200 سال کی عبادت کا ثواب۔۔
- غسل جمعہ کا وقت۔
- غریبوں کا حج۔۔۔
- روحیں جمع ہوتی ہیں۔۔
- پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار ناجائز
- دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب۔۔

ورق الٹیے۔۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطان سُستی دلائے گا مگر آپ یہ رِسالہ (۴۱ صَفحات) پورا پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

فیضانِ جُمُعہ

جُمُعہ کو دُرُود شریف پڑھنے کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، ''جس نے مجھ پر روزِ **جُمُعہ** دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے **دو سو سال** کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

(کنز العُمّال ج۱ ص۲۵۶ حدیث ۲۲۳۸ طبعۃ دارالکُتُب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا علی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

فرمانِ مصطفےٰ :(صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تبارَكَ وَ تَعَالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں جُمُعَةُ الْمبارَك کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقدرے جُمُعَہ شریف کو بھی عام دنوں کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ جُمُعہ یومِ عید ہے، جُمُعہ سب دنوں کا سردار ہے، جُمُعہ کے روز جہنَّم کی آگ نہیں سُلگائی جاتی، جُمُعہ کی رات دوزخ کے دروازے نہیں کُھلتے، جُمُعہ کو بروزِ قیامت دُلہن کی طرح اُٹھایا جائیگا، جُمُعَہ کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رُتبہ پاتا اور عذابِ قَبْر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان کے فرمان کے مطابق، "جُمُعَہ کو حج ہو تو اس کا ثواب ستّر حج کے برابر ہے، **جُمُعَہ کی ایک نیکی کا ثواب ستّر گُنا ہے** (مُلَخَّصاً مراۃ ج۲ ص۳۲۳، ۳۲۵) (چُونکہ اس کا شَرَف بہُت زِیادہ ہے لھٰذا) **جُمُعہ کے روز گُناہ کا عذاب**

(بھی) ستّر گُنا ہے۔ (ایضاً ص ۲۳۶)

جُمُعَۃُ الْمُبارَک کے فضائل کے تو کیا کہنے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جُمُعَہ کے نام کی ایک پوری سورت، سورۃُ الْجُمُعہ نازِل فرمائی ہے جو کہ قراٰنِ کریم کے ۲۸ ویں پارے میں جگمگا رہی ہے۔ اللہ تبارَکَ وَ تَعالیٰ سورۃُ الجُمُعہ کی آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جُمعہ کے دن تو اللہ کے ذِکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

(پ ۲۸ الجُمُعہ ۹)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

آقا نے پہلا جُمُعہ کب ادا فرمایا

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں، حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم جب ہجرت کر کے مدینۂ طیِّبہ تشریف لائے تو 12 ربیعُ الْاَوّل روز دوشنبہ (یعنی پیر شریف) کو چاشت کے وَقت مقامِ قُباء میں اِقامت فرمائی۔ دوشنبہ (پیر شریف) سہ شنبہ (منگل) چہار شنبہ (بدھ) پنجشنبہ (جُمعرات) یہاں قِیام فرمایا اور مسجِد کی بُنیاد رکھی۔ روزِ جُمُعہ مدینۂ طیِّبہ کا عَزْم فرمایا، بنی سالم ابنِ عَوف کے بَطنِ وادی میں جُمُعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجِد بنایا۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے وہاں جُمُعہ ادا فرمایا اور خُطبہ فرمایا۔

(خزائنُ العرفان ص ٦٦٧ لاھور)

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج بھی اُس جگہ پر شاندار مسجدِ جُمُعہ قائم

ہے اور زائرین حُصولِ بَرَکت کیلئے اُس کی زِیارَت کرتے اور وہاں نوافِل ادا کرتے ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ گنہگار (سگِ مدینہ) کو بھی چند بار اُس مسجِد شریف کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

میں مدینے تو گیا تھا یہ بڑا شَرَف تھا لیکن
کبھی لوٹ کر نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

جُمُعہ کے معنیٰ

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، چُونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وُجُود میں مُجْتَمَعْ (اکٹھی) ہوئی کہ تکمیلِ خَلْق اِسی دن ہوئی نیز حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی مِٹّی اسی دن جُمْعْ ہوئی نیز **اس دن میں لوگ جُمْعْ ہو کر نمازِ جُمُعہ ادا کرتے ہیں**۔ ان وُجُوہ سے اِسے **جُمُعہ** کہتے ہیں۔ اِسلام سے پہلے اہلِ عَرَب اسے

عروبہ کہتے تھے۔ (مراۃ ج۲ ص ۳۱۷)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے کُل کتنے جُمعے ادا فرمائے؟

نبی کریم، رءُوفٌ رّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے تقریباً پانچ سو ۵۰۰ جُمعے پڑھے ہیں اِس لئے کہ جُمعہ بعدِ ہجرت شُروع ہوا جس کے بعد دس سال آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی ظاہری زندگی شریف رہی اس عرصہ میں جُمعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔ (مراۃ ج۲ ص ۳٤٦)

دل پر مُہر

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جو شخص تین ۳ جُمعہ (کی نماز) سُستی کے سبب چھوڑے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے **دل پر مُہر** کر دیگا۔''

(المستدرك ج۱، ص۵۸۹ حديث ۱۱۲۰، دارالمعرفة بيروت)

جُمُعہ فرضِ عَین ہے اور اس کی فرضیّت ظہر سے زیادہ مُؤَکَّد (یعنی تاکیدی) ہے اور اس کا منکِر کافِر ہے۔ (دُرِّمُختار مَعَ رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۳)

جُمُعہ کے عِمامہ کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا اِرشادِ رَحمت بُنیاد ہے، "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فِرِشتے **جُمُعہ کے دن** عمامہ باندھنے والوں پر **دُرُود** بھیجتے ہیں۔"

(مجمعُ الزوائد ج ۲ ص ۳۹٤، حدیث ۳۰۷۵ دار الفکر بیروت)

شِفا داخِل ہوتی ہے

حضرتِ حمید بن عبدالرَّحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والِد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، "جو شَخص جُمُعہ کے دن اپنے ناخُن کاٹتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے بیماری نکال کر شِفاء داخِل کر دیتا ہے" (مصنّف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ٦٥ دار الفکر بیروت)

دس دن تک بلاؤں سے حفاظت

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولٰینا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ''حدیثِ پاک میں ہے، جو جُمُعَہ کے روز ناخُن تَرشوائے اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے مَحفوظ رکھے گا اور تین ۳ دن زائد یعنی دس ۱۰ دن تک (تذکرۃُ المَوضُوعات لابن القیسرانی ،حدیث ۸۶۵،السلفیۃ بیروت) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن ترشوائے تو رَحمت آئیگی گُناہ جائیں گے (تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ ج۲ ص۲۶۹ ، دارالکتب العلمیہ بیروت، بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۹۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف) حجامت بنوانا اور ناخُن تَرشوانا جُمعہ کے بعد افضل ہے۔

(دُرِّمُختار مَعَہٗ رَدُّالمُحتار ج۹ ص ۵۸۱ ملتان)

رِزْق میں تنگی کا سبب

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ مولٰینا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جُمُعَہ کے دِن ناخُن تَرشوانا مُستحب ہے ہاں اگر زیادہ

بڑھ گئے ہوں تو **جُمُعَہ** کا اِنتظار نہ کرے کہ ناخُن بڑا ہونا اچھا نہیں کیوں کہ ناخنوں کا بڑا ہونا **تنگیٔ رِزق کا سبب** ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۱۹۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

فِرشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ہیں

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا اِرشادِ رَحمت بُنیاد ہے، ''**جب جُمُعَہ** کا دن آتا ہے تو مسجِد کے ہر دروازہ پر فِرشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں **ایک اُونٹ** صَدَقہ کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو **ایک گائے** صَدَقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شخص کی مِثْل ہے جو **مینڈھا** صَدَقہ کرے، پھر اِس کی مِثْل ہے جو **مُرغی** صَدَقہ کرے، پھر اس کی مِثْل ہے جو **اَنڈا** صَدَقہ کرے اور جب امام (خُطبہ کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اَعْمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آکر خُطبہ سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۱۲۷)

مُفسرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، بعض عُلَماء نے فرمایا کہ ملائکہ جُمعہ کی طُلُوعِ فَجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بعض کے نزدیک آفتاب چمکنے سے، مگر حق یہ ہے کہ سُورج ڈھلنے سے شُرُوع ہوتے ہیں کیونکہ اُسی وقت سے وقتِ جُمعہ شُروع ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ فِرِشتے سب آنے والوں کے نام جانتے ہیں، خیال رہے کہ اگر اوّلاً سو آدمی ایک ساتھ مسجد میں آئیں تو وہ سب اوّل ہیں۔ (مراۃ ج۲ ص ۳۴۵)

پہلی صَدی میں جُمُعہ کا جذبہ

حُجَّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''پہلی صَدی میں سَحَری کیوقت اور فَجر کے بعد راستوں کو لوگوں سے بھرا ہوا دیکھا جاتا تھا وہ چراغ لیے ہوئے (نمازِ جُمعہ کیلئے) جامع مسجد کی طرف جاتے گویا عید کا دن ہو، حتّٰی کہ یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔ پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی بدعت ظاہر ہوئی

وہ جامع مسجد کی طرف جلدی جانے کو چھوڑتا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو کسی طرح یہودیوں سے حَیاء نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنی عبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صُبح سویرے جاتے ہیں نیز طلبگارانِ دنیا خرید و فروخت اور حُصولِ نَفعِ دُنیوی کیلئے سویرے سویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخرت طلب کرنے والے ان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے!''

(احیاء العلوم، ج ۱، ص ۲٤٦، دارصادر بیروت)

غریبوں کا حجّ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، بِاِذنِ پروَردگارِ دو عالَم کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِيْنَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ حَجُّ الْفُقَرَآءِ. یعنی "جُمُعَہ کی نَماز مَساکین کا حج ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ

جُمُعہ کی نَماز غریبوں کا حج ہے۔''

(کنز العُمّال ج۷ص ۲۹۰ حدیث ۲۱۰۲۷، ۲۱۰۲۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

جُمُعَہ کیلئے جلدی نِکلنا حجّ ھے

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مَہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا، ''بلا شُبہ تمہارے لئے ہر جُمعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عُمرہ موجود ہے، لھٰذا جُمُعَہ کی نَماز کے لئے جلدی نِکلنا حج ہے اور جُمعہ کی نَماز کے بعد عَصر کی نَماز کے لئے اِنتِظار کرنا عمرہ ہے۔'' (السنن الکبریٰ للبیھقی حدیث ۵۹۸۰، ج۳ص ۳۴۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حجّ و عُمرہ کا ثواب

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''(نَمازِ جُمعہ کے بعد) عَصر کی نَماز پڑھنے تک مسجِد ہی میں رہے اور اگر نَمازِ

مغرِب تک ٹھہرے تو **افضل** ہے، کہا جاتا ہے کہ جس نے جامع مسجِد میں (جُمعہ ادا کرنے کے بعد وہیں رُک کر) نَمازِ عَصْر پڑھی اُس کیلئے **حج** کا ثواب ہے اور جس نے (وہیں رُک کر) مغرِب کی نَماز پڑھی اسکے لئے **حج** اور **عمرے** کا ثواب ہے۔(احیاء العلوم ج ۱،ص ۲۴۹، دارصادر بیروت) **جہاں جُمعہ پڑھا جاتا ہے اُس کو جامع مسجِد بولتے ہیں۔**

سب دنوں کا سردار

سرکارِ مدینہ، راحَتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ معطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، **جُمُعَہ کا دن تمام دِنوں کا سردار ہے** اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عیدُالاَضحٰی اور عیدُالفِطْر سے بڑا ہے، اس میں پانچ خصلتیں ہیں: (۱) اللہ تعالیٰ نے اِسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور (۲) اِسی میں زمین پر اُنہیں اُتارا اور (۳) اِسی میں اُنہیں وفات دی اور (٤) اُس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ

اُس وَقت جس چیز کا سُوال کرے گا وہ اُسے دیگا جب تک حرام کا سُوال نہ کرے اور (۵) اُسی دن میں قِیامت قائم ہوگی۔ کوئی مُقرَّب فِرِشتہ وآسمان وزمین اور ہوا و پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ **جُمُعہ** کے دِن سے ڈرتا نہ ہو۔

(سنن ابنِ ماجہ ج۲ ص۸ حدیث ۱۰۸۴ دارالمعرفۃ بیروت)

ایک اور رِوایت میں **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی جانور ایسا نہیں کہ جُمعہ کے دن صُبْح کے وَقْت آفتاب نکلنے تک قِیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو، سِوائے آدمی اور جِنّ کے۔

(مؤطا امام مالِک ج۱ ص۱۱۵ حدیث ۲۴۶ دارالمعرفۃ بیروت)

دُعاء قبول ہوتی ہے

سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عِنایت نشان ہے، **جُمُعہ** میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ

سے کچھ مانگے تو اللہ عزّوجلّ اسکو ضَرور دیگا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔

(صحیح مسلم ج۱ ص ۲۸۱)

عَصْر و مغرِب کے درمِیان ڈھونڈو

حُضُور پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ پُر سُرور ہے، "**جُمُعہ** کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عَصْر کے بعد سے غُروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔ (ترمذی ج۲ ص ۳۰ حدیث ۴۸۹ دارالفکر بیروت)

صاحِبِ بہارِ شریعت کا ارشاد

حضرتِ صَدْرُ الشَّریعہ مولٰینا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، قَبولیّتِ دعاء کی ساعَتوں کے بارے میں دو قول قَوی ہیں (۱) امام کے خُطبہ کیلئے بیٹھنے سے ختمِ نَماز تک (۲) جُمعہ کی پچھلی ساعت۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

قَبولیّتِ کی گھڑی کون سی؟

مُفسرِ شہیر حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، ہر رات میں روزانہ قَبولیّتِ دعا کی ساعت آتی ہے مگر دِنوں میں صِرف **جُمعہ کے** دن۔ مگر یقینی طور پر یہ نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے، غالِب یہ کہ **دو خُطبوں** کے درمِیان یا مغرِب سے کچھ پہلے۔ ایک اور حدیثِ پاک کے تحت مفتی صاحِب فرماتے ہیں، اِس ساعت کے متعلِّق عُلَماء کے چالیس قول ہیں، جن میں دو قول زِیادہ قَوی ہیں، ایک دو خطبوں کے درمیان کا، دوسرا آفتاب ڈوبتے وقت کا۔

حکایت: حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّھراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُس وقت خود حُجرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادِمہ فِضّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باہَر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادِمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سیِّدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اپنے ہاتھ دعا کیلئے اُٹھاتیں۔

بہتر یہ ہے کہ اِس ساعت میں (کوئی) جامع **دعا** مانگے جیسے یہ قرآنی دعاء:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے ہمارے ربّ ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں

آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ پ ۲، البقرہ ۲۰۱)

(مُلخّصاً مراۃ ج ۲ ص ۳۱۹ تا ۳۲۵) دُعا کی نیّت سے دُرُود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں کہ دُرُود پاک بھی عظیم الشان دُعاء ہے۔

افضل یہ ہے کہ دونوں خُطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اُٹھائے بلا زبان ہلائے دل میں دُعاء مانگی جائے۔

ہر جُمُعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنّم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ رحمت بُنیاد ہے، جُمُعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنّم سے **چھ لاکھ آزاد** نہ کرتا ہو، جن پر جہنّم **واجب** ہو گیا تھا۔

(مسند ابی یعلیٰ ج ۳ ص ۲۳۵ حدیث ۳۴۷۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

عذابِ قَبر سے محفوظ

تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، جو روزِ جُمعہ یا شبِ جُمعہ (یعنی جُمعرات اور جُمعہ کی درمیانی شب) مرے گا عذابِ قَبر سے بچالیا جائیگا اور قِیامت کے دن اِس طرح آئیگا کہ **اُس پر شہیدوں کی مُہر** ہوگی۔ (حِلیۃ الاولیاء ج۳ ص ۱۸۱ حدیث ۳۶۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

جُمعہ تا جُمعہ گناہوں کی مُعافی

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطانِ دو جہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو شخص **جُمُعَہ** کے دن نہائے اور جس طہارت (یعنی پاکیزگی) کی اِستِطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو **خوشبو** ہو ملے پھر نَماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جُدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں اُنھیں ہٹا کر بیچ میں نہ

بیٹھے اور جو نَماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جَب خُطبہ پڑھے تو چُپ رہے **اُس کے لئے اُن گناھوں کی، جو اِس جُمعہ اور دوسرے جُمعہ کے درمیان ہیں مغفِرت ہو جائیگی۔** (صحیح بخاری ج۱ ص۱۲۱)

200 سال کی عبادت کا ثواب

حضرتِ سیِّدُ ناصِدّیقِ اکبر و حضرتِ سیِّدُ نا عمران بن حُصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما راویت کرتے ہیں کہ **تاجدارِ** مدینۂ منوَّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرَّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا، ''جو جُمعہ کے دن **نَہائے** اُس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر **بیس** ۲۰ **نیکیاں** لکھی جاتی ہیں، اور دوسری روایت میں ہے ہر قدم پر بیس ۲۰ سال کا عمل لکھا جاتا ہے (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۳۳۹۷، ج۲ ص۳۱٤ دارالکتب العلمیہ بیروت) اور جب نَماز سے فارِغ ہو تو اُسے **دوسو** ۲۰۰ **برس** کے عمل کا اَجْر ملتا ہے۔ (ایضاً حدیث ۲۹۲، ج۱۸ ص۱۳۹ داراحیاء التراث العربی بیروت)

مرحوم والِدَین کو ہر جُمُعہ اعمال پیش ہوتے ہیں

دو عالم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، پیر اور جُمعرات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضُور **اعمال** پیش ہوتے ہیں اور اَنبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر **جُمُعہ** کو۔ وہ نیکیوں پر خُوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تابِش (یعنی چمک دمک) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے وفات پانے والوں کو **اپنے گُناھوں** سے رنج نہ پہنچاؤ۔

(نوادر الاصول للترمذی ص ۲۱۳، دار صادر بیروت)

جُمُعہ کے پانچ خُصُوصی اَعمال

حضرتِ سیِّدُنا ابو سَعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، سرکارِ دو عالَم نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ معظّم

ہے، ''پانچ چیزیں جو ایک دِن میں کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو **جنّتی** لکھ دے گا (۱) جو **مریض کی عِیادت** کو جائے (۲) **نمازِ جنازہ** میں حاضِر ہو (۳) **روزہ** رکھے، (٤) (نمازِ) **جُمُعہ** کو جائے اور (۵) **غلام** آزاد کرے۔''

(صحیح ابن حبّان ج٤ ص ۱۹۱ حدیث ۲۷٦۰ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جنّت واجِب ہوگئی

حضرتِ سیِّدُنا **ابو اُمامہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، سلطانِ دو جہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحْمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''جس نے **جُمُعَہ** کی نَماز پڑھی، اُس دن کا **روزہ** رکھا، کسی مریض کی **عِیادت** کی، کسی **جنازہ** میں حاضِر ہوا اور کسی **نِکاح** میں شرکت کی تو **جنّت** اس کے لیے واجِب ہوگئی۔''

(المعجم الکبیر، ج۸ ص ۱۹۷ حدیث ۷٤۸٤ دار احیاء التراث بیروت)

صِرْف جُمُعہ کا روزہ نہ رکھنے

خُصوصِیَّت کے ساتھ تنہا جُمُعہ یا صِرْف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہِ تَنْزِیھی ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جُمُعہ یا ہفتہ آ گیا تو کراہت نہیں۔ مَثَلاً ۱۵ شَعبانُ المُعظَّم، ۲۷ رَجَبُ المُرَجَّب وغیرہ۔ **فرمانِ مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: ''جُمُعہ کا دِن تمہارے لئے **عید** ہے اِس دن **روزہ** مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج ۲ ص ۲۶)

دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب

سرکارِ اعلیٰحضرت امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، روزۂ جُمُعہ یعنی جب اس کے ساتھ پَنجشَنْبَہ (یعنی جُمعرات کا) یا شَنْبَہ (ہفتہ کا روزہ) بھی شامِل ہو، مروی ہوا، **دس ہزار برس کے روزہ کے برابر ہے۔**

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۰ ص ۶۵۳)

جُمُعہ کو ماں باپ کی قَبر پر حاضِری کا ثواب

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ خوشگوار ہے، جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قَبْر پر ہر جُمُعہ کے دن زِیارت کو حاضِر ہو، اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ (نوادر الاصول للترمذی، ص ۲٤ دار صادر بیروت)

قَبْرِ والِدَین پر یاسین پڑھنے کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، جو شَخص روزِ جُمُعہ اپنے والِدَین یا ایک کی قَبْر کی زِیارت کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جائے۔ (الکامِل لابن عدی ج ٥ ص ۱۸۰۱ دارالفکر بیروت)

تین ہزار مغفرتیں

سلطانِ حَرَمین، رَحمتِ کونَین، نانائے حَسَنَین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ باعِثِ چَین ہے، جو ہر جُمُعہ والِدَین یا ایک کی زِیارتِ قَبْر کرکے

وہاں یٰسین پڑھے، یٰسین (شریف) میں جتنے حُرُف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفِرت فرمائے۔ (اتحاف السادۃ المتقین ج ۱۰ ص ۳۶۳ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جُمُعَہ شریف کو فوت شُدہ والِدَین یا ان میں سے ایک کی قَبْر پر حاضِر ہو کر یاسین شریف پڑھنے والے کا تو بیڑا ہی پار ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یاسین شریف میں 5 رُکوع 83 آیات 729 کلمات اور 3000 حُرُوف ہیں اگر عِندَ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک) یہ گنتی دُرُست ہے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **تین ہزار مغفِرتوں کا ثواب ملیگا۔**

رُوحیں جَمع ہوتی ہیں

جُمُعہ کے دن یا (جُمعرات و جُمعہ کی درمیانی) رات میں جو یاسین شریف پڑھے اس کی **مغفِرت** ہو جائیگی۔ جُمُعہ کے دن **رُوحیں** جَمع ہوتی ہیں لہٰذا اِس میں زِیارتِ قُبور کرنی چاہئے اور **اس روز جہنّم** نہیں بھڑکایا جاتا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۱۰۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

سرکارِ اعلیٰحضرت امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''زِیارتِ (قُبُور) کا افضل وقت روزِ جُمعہ بعدِ نمازِ صُبح ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص۵۲۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سُورَۃُ الکَھف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے، نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باعظمت ہے،، ''جو شخص جُمُعَہ کے روز سُورَۃُ الکَھف پڑھے اُس کے قدم سے آسمان تک نُور بُلند ہوگا جو قِیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جُمُعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے۔''

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج۱ ص۲۹۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

دونوں جُمُعہ کے درمِیان نور

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نورٌ علیٰ نور ہے، ''جو شخص بروزِ جُمعہ سُورَۃُ الکَھف پڑھے اس کے لیے دونوں جُمُعوں کے درمیان نور

روشن ہوگا۔" (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج۱ ص۲۹۷ دارالکتب العلمیہ بیروت)

کعبہ تک نور

ایک روایت میں ہے، "جو سورۃُ الکھف شبِ جُمعہ (یعنی جُمعرات اور جُمعہ کی درمیانی شب) پڑھے اس کے لیے وہاں سے **کعبہ تک نور** روشن ہوگا۔"

(سنن الدارمی ج۲ ص۵۴۶ حدیث ۳۴۰۷ کراتشی)

سورۂ حٰم الدُّخان کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا **ابو اُمامہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیور، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، "جو شخص بروزِ جُمعہ یا شبِ جُمعہ سورۂ حٰم الدُّخان پڑھے اس کے لیے اللہ عزوجل **جنّت** میں ایک گھر بنائے گا۔" (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۸۰۲۶ ج۸ ص۲۶۴ داراحیاء التراث بیروت) **ایک** روایت ہے کہ اس کی مغفِرت ہوجائے گی۔

(جامع ترمذی ج ۴ ص۴۰۷ حدیث ۲۸۹۸ دارالفکر بیروت)

ستّر ہزار فرِشتوں کا اِستِغفار

امامُ الْانصارِ وَالْمہاجِرین، مُحِبُّ الفُقَراءِ وَالْمَساکِین جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ دِلنشین ہے، "جو شخص شبِ جُمعہ کو سورۂ حٰم الدُّخان پڑھے اس کے لیے **ستّر ہزار** فرِشتے اِستِغفار کریں گے۔"

(جامع ترمذی ج ٤ ص٤٠٦ حدیث ٢٨٩٧ دارالفکر بیروت)

سارے گناہ مُعاف

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، سلطانِ دو جہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحْمتِ عالمیان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، "جو شخص جُمعہ کے دِن نَماز فَجر سے پہلے تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے **اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سُمندر کی جھاگ سے زِیادہ ہوں۔**

(مجمع الزوائد ج٢ ص٣٨٠ حدیث ٣٠١٩ دارالفکر بیروت)

نمازِ جُمعہ کے بعد

اللہ تبارَكَ وَ تَعالٰی پارہ ۲۸ **سورَۃُ الجُمُعہ** کی آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾

(پ۲۸، الجمعہ ۱۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: ''پھر جب نمازِ (جمعہ) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ عزوجل کا فضل تلاش کرو اور اللہ عزوجل کو بہت یاد کرو اس اُمّید پر کہ فلاح پاؤ۔''

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس آیت کے تحت تفسیرِ **خزائنُ العِرفان** میں فرماتے ہیں، اب (یعنی نمازِ جُمعہ کے بعد) تمہارے لیئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا

طَلَبِ علم یا عِیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زِیارَتِ عُلَماء یا اس کے مِثْل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصِل کرو۔

مجلسِ عِلْم میں شرکت

نَمازِ جُمعہ کے بعد مجلسِ عِلم میں شرکت کرنا مُستَحَب ہے (تفسیر مظھری ج۹ص ۴۱۸ لاھور) چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اِس آیت میں (فَقَط) خرید و فَروخْت اور کسبِ دُنیا مُراد نہیں بلکہ طَلَبِ علم، بھائیوں کی زِیارت، بیماروں کی عِیادت، جنازہ کے ساتھ جانا اور اس طرح کے کام ہیں۔ (کیمیائے سعادت ج۱ص ۱۹۱ انتشارات گنجینہ: تہران)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ادائیگیٔ جُمُعَہ واجِب ہونے کے لئے گیارہ شَرطیں ہیں ان میں سے ایک بھی مَعدُوم (کم) ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر

پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مردِ عاقل بالغ کے لئے جُمُعہ پڑھنا افضل ہے۔ نابالغ نے جُمُعہ پڑھا تو نَفْل ہے کہ اِس پر نَماز فرض ہی نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۲۶ تا ۲۹)

"یاغوثَ الاَعظم" کے گیارہ حُروف کی نِسبت سے جُمُعہ فَرض ادائیگی ہونے کی 11 شَرائط

(۱) شَہر میں مُقیم ہونا (۲) صِحّت یعنی مریض پر جُمُعہ فرض نہیں مریض سے مُراد وہ ہے کہ مسجدِ جُمُعہ تک نہ جا سکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔ شیخِ فانی مریض کے حُکم میں ہے (۳) آزاد ہونا، غلام پر جُمُعہ فرض نہیں اور اُس کا آقا مَنع کر سکتا ہے (٤) مَرد ہونا (۵) بالغ ہونا (٦) عاقِل ہونا۔ یہ دونوں شَرطیں خاص جُمُعَہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وُجوب میں عَقل و بُلوغ شَرط ہے (۷) انکھیارا ہونا (۸) چلنے پر قادِر ہونا (۹) قَید میں نہ ہونا

(۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا (۱۱) مینہ یا آندھی یا اَولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اِس قدر کہ ان سے نقصان کا خوفِ صحیح ہو۔ (اَیضاً)

جن پر نَماز فَرض ہے مگر کسی شَرْعی عُذْر کے سبب جُمعہ فرض نہیں، اُن کو جُمعہ کے روز ظُہر مُعاف نہیں ہے وہ تو پڑھنی ہی ہوگی۔

جُمعہ کی سنّتیں

نَمازِ جُمعہ کے لئے اوّل وَقت میں جانا، **مسواک** کرنا، اچھے اور **سفید** کپڑے پہننا، **تیل** اور خوشبو لگانا اور **پہلی** صَف میں بیٹھنا مُستَحَب ہے اور **غُسل** سنّت ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹)

غُسلِ جُمعہ کا وقت

مُفسّرِ شَہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، بعض عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ غسلِ جُمعہ نَماز کیلئے مَسنون

ہے نہ کہ جُمُعہ کے دن کیلئے۔ جن پر جُمعہ کی نَماز نہیں اُن کیلئے یہ غُسل سنّت نہیں، بعض عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جُمعہ کا غسل نَمازِ جُمعہ سے قریب کرو حتّٰی کہ اس کے وُضو سے جُمُعہ پڑھو مگر حقّ یہ ہے کہ غسلِ جُمعہ کا وقت طُلوعِ فَجر سے شُرُوع ہو جاتا ہے (مِراٰۃ ص ۳۳٤) معلوم ہوا عورت اور مسافر وغیرہ جن پر جُمعہ واجِب نہیں ہے اُن کیلئے غسلِ جُمعہ بھی سنّت نہیں۔

غسلِ جُمعہ سنّتِ غیر مُؤکّدہ ہے

حضرتِ علاّمہ ابنِ عابِدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، نمازِ جُمعہ کیلئے غُسل کرنا سُنَنِ زَوائِد سے ہے اِس کے ترک پر عِتاب (یعنی ملامت) نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار ج ۱ ص ۳۰۸)

خُطبہ میں قریب رَہنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ بن جُندَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے،

حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیور، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''حاضِر رہو خُطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اِس لئے کہ آدمی جس قدر دُور رہے گا اُسی قدر جنّت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ (یعنی مسلمان) جنّت میں داخِل ضَرور ہوگا۔

(ابو داؤد ج ۱ ص ۴۱۰، حدیث ۱۱۰۸ داراحیاء التراث العربی بیروت)

تو جُمُعَہ کا ثواب نہیں ملے گا

جو جُمعہ کے دن کلام کرے جبکہ امام خُطبہ دے رہا ہو تو اس کی مثال اُس گدھے جیسی ہے جو بوجھ اُٹھائے ہو اور اُس وقت جو کوئی اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ ''چپ رہو'' تو اُسے جُمعہ کا ثواب نہ ملے گا۔

(مسندِ امام احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۴۹۴ حدیث ۲۰۳۳)

چُپ چاپ خُطبہ سُننا فَرض ھے

جو چیزیں نَماز میں حرام ہیں مَثَلاً کھانا پینا، سلام و جواب وغیرہ یہ سب

خُطبہ کی حالت میں بھی **حرام** ہیں یہاں تک کہ نیکی کی دعوت دینا بھی۔ ہاں خطیب نیکی کی دعوت دے سکتا ہے۔ جب خُطبہ پڑھے، تو تمام حاضرین پر سننا اور چُپ رَہنا **فرض** ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خُطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی اُنہیں بھی چُپ رَہنا **واجب** ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے مَنع کر سکتے ہیں زَبان سے **ناجائز** ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار ج۳ ص ۳۵،۳٦)

خُطبہ سُننے والا دُرُود شریف نہیں پڑھ سکتا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا نامِ پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دِل میں دُرُود شریف پڑھیں زَبان سے پڑھنے کی اُس وقت اجازت نہیں، یونہی صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ذِکرِ پاک پر اُس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زَبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (ایضاً ص ۳۲)

خُطبۂ نکاح سُننا واجِب ھے

خُطْبَۂ جُمُعہ کے علاوہ اور خُطبوں کا سننا بھی واجِب ہے مَثَلاً خُطبۂ عیدَین ونِکاح وغیرہُما۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۲)

پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز

پہلی اذان کے ہوتے ہی (نمازِ جُمعہ کے لئے جانے کی) کوشِش (شُروع کر دینا) واجِب ہے اور بَیع (یعنی خرید وفروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سَعْی (کوشِش) کے مُنافی ہوں چھوڑ دینا واجِب۔ یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید وفروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور **مسجد** میں خرید وفروخت تو **سخت گناہ** ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذانِ جُمُعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جُمُعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جُمُعہ کو جائے۔ جُمُعہ کے لئے اطمینان ووقار کے ساتھ جائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۸)

آج کل علمِ دین سے دُوری کا دَور ہے، لوگ دیگر عبادات کی طرح

خُطبہ سُننے جیسی عظیم عبادت میں بھی غلطیاں کر کے کئی گناہوں کا اِرتِکاب کرتے ہیں لہٰذا مَدَنی التجاء ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلئے ہر جُمعہ کو خطیب قبل از اذانِ خُطبہ مِنْبَر پر چڑھنے سے پہلے یہ اِعلان کرے:

"بِسمِ اللّٰہ" کے سات حُرُوف کی نِسبت سے خُطْبَہ کے 7 مَدَنی پھول

۱ **حدیثِ** پاک میں ہے، "جس نے جُمُعَہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنَّم کی طرف پُل بنایا (ترمذی ج ۲ ص ۴۸ حدیث ۵۱۳ دارالفِکر بیروت) اِس کے ایک معنیٰ یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنَّم میں داخِل ہونگے۔

۲ **خطیب** کی طرف منہ کر کے بیٹھنا سنّتِ صَحابہ ہے (مُلخص از مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۳)

۳ **بُزرگانِ** دین رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، دوزانُو بیٹھ کر خُطبہ سنے، پہلے خُطبہ میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں زانو پر ہاتھ رکھے تو ان شآءَ اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ ۲ دو رَکعت کا ثواب ملیگا۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۳۸)

مدینہ ۴ اعلیٰحضرت امام احمد رضاخان علیہ رَحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ''خُطبے میں حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا نامِ پاک سُن کر دل میں دُرُود پڑھیں کہ زَبان سے سُکوت (یعنی خاموشی) فرض ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ ج۸ ص ۳۶۵ رضا فاؤنڈیشن لاھور)

مدینہ ۵ ''دُرِمختار'' میں ہے، خُطبہ میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچہ سبحٰن اللہ کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔

(دُرِ مُختار معرَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۳۵)

مدینہ ۶ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بحالتِ خُطبہ چلنا حرام ہے۔ یہاں تک عُلَمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ شُروع ہوگیا تو مسجِد میں جہاں تک پہنچا وہیں رُک جائے، آگے نہ

بڑھے کہ یہ عمل ہوگا اور حالِ خُطبہ میں کوئی عمل رَوا (یعنی جائز) نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج۸ ص ۳۳٤ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''خطبہ میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) حرام ہے۔'' (اَیضاً)

جُمعہ کی اِمامَت کا اَہَمّ مَسئَلہ

ایک بَہُت ضَروری اَمْر جس کی طرف عوام کی بالکل توجُّہ نہیں وہ یہ ہے کہ جُمعہ کو اور نَمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جُمعہ قائم کرلیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ **ناجائز** ہے اس لئے کہ جُمعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اُس کے نائب کا کام ہے۔ اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا **فَقِیہ (عالم) سُنّی صَحیحُ الْعقیدہ ہو۔ وہ** اَحکامِ شَرْعِیَّہ جاری کرنے میں سلطانِ اسلام کا قائم مقام ہے لہٰذا وُہی جُمعہ قائم کرے، بغیر اُس کی اجازت کے (جُمعہ)

نہیں ہوسکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ **عالم** کے ہوتے ہوئے **عوام** بطورِ خود کسی کو امام **نہیں** بنا سکتے نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرّر کرلیں **ایسا جُمعہ کہیں ثابت نہیں۔** (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۹۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !

صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ عید کا طریقہ

- دل زندہ رہے گا 437
- جنت واجب ہو جاتی ہے 437
- نمازِ عید کیلئے جانے سے قبل کی سنت 438
- نمازِ عید کیلئے آنے جانے کی سنت 438
- نمازِ عید کس پر واجب ہے؟ 440
- نمازِ عید کا وقت 441
- عید کی ادھوری جماعت ملی تو؟ 442
- عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟ 443
- عید کے خطبے کے احکام 443
- عید کی 20 سنتیں اور آداب 444
- بقر عید کا ایک مستحب 446
- تکبیرِ تشریق کے 8 مدنی پھول 447

ورق الٹئے ۔۔۔

۷۸۶

قُفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

(عید الفطر، بقر عید)

اس رسالے میں۔۔۔۔

- عید کی جماعت نہ ملی تو؟
- عید کی ادھوری جماعت ملی تو؟
- تکبیر تشریق کے 8 مدنی پھول
- دل زندہ رہیگا
- عید کے مستحبات

ورق الٹیے۔۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطان لاکھ روکے یہ رسالہ (۱۶ صَفَحات) مکمّل پڑھ لیجئے ،
ان شاءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے فوائدِ خود ہی دیکھ لیں گے ۔

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

دُرُود شریف کی فضیلت

دو عالم کے مالِک و مُختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، جو مجھ پر شبِ جُمعہ اور روزِ جُمعہ سو بار دُرُود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا ستّر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (تفسیر در منثور ج٦ ص٦٥٤ دار الفکر بیروت)

صلُّوا علی الحبیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

فرمانِ مصطفےٰ : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دِل زِندہ رہے گا

تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے عیدَین کی رات (یعنی شبِ عیدُ الفِطر اور شبِ عیدُ الاضحیٰ) طلبِ ثواب کیلئے قِیام کیا (یعنی عبادت میں گزارا) اُس دن اُس کا **دِل** نہیں مَرے گا، جس دن لوگوں کے **دِل** مَر جائیں گے۔ (ابنِ ماجہ حدیث ۱۷۸۲ ج۲ ص ۳۶۵)

جَنَّت واجِب ہو جاتی ہے

ایک اور مَقام پر حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، جو **پانچ** راتوں میں شبِ بیداری کرے (یعنی جاگ کر عبادت میں گزارے) اُس کے لئے جَنَّت **واجِب** ہو جاتی ہے۔ ذِی الحجَّہ شریف کی آٹھویں[۸]، نویں[۹] اور دسویں[۱۰] رات (اس طرح تین[۳] راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی[۴] عیدُ الفِطر کی رات، پانچویں[۵] شَعبانُ المُعَظَّم کی پندرہویں[۱۵] رات (یعنی شبِ بَراءَت)۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۲ ص۹۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نَمازِ عید کیلئے جانے سے قَبل کی سنّت

حضرتِ سیِّدُنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حُضورِ انور، شافعِ مَحْشر، مدینے کے تاجور، بِاِذْنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم عِیدُ الفِطْر کے دِن کچھ کھا کر نَماز کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور عیدِ اَضْحٰی کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نَماز سے فارِغ نہ ہو جاتے۔ (ترمذی رقم الحدیث ۵۴۲ ج ۲ ص ۷۰ طبعۃ دار الفکر بیروت) اور ''بخاری کی رِوایت حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ عِیدُ الْفِطْر کے دِن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تَناوُل فرما لیتے اور وہ طاق ہوتیں۔ (صحیح بُخاری ج ۲ ص ٤)

نَمازِ عید کیلئے آنے جانے کی سنّت

حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے، تاجدارِ مدینہ،

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

سُرورِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم عِید کو (نمازِ عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دُوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔

(ترمذی رقم الحدیث ٥٤١ ج٢ ص ٦٩ دارالفکر بیروت)

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

پہلے اِس طرح نیّت کیجئے: ''میں نیّت کرتا ہوں دو۲ رَکعت نماز عیدُالفِطر (یا عیدُالاَضحٰی) کی، ساتھ چھ۶ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے، پیچھے اِس امام کے'' پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اللّٰہُ اکبر کہہ کر حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثنا پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھایئے اور اللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھایئے اور اللّٰہُ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور اللّٰہُ اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری۲ اور تیسری۳ تکبیر میں لٹکایئے اور چوتھی۴ میں ہاتھ

باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ **جہاں قِیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں** (ماخوذ از دُرِّمختار ،ردالمحتار ج۳ص٦٦) پھر امام تَعَوُّذ اور تَسْمِیَہ آہستہ پڑھ کر الحمد شریف اور سُورَۃ جہر (یعنی بُلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔ دوسری رَکعت میں پہلے الحمد شریف اور سُورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار کان تک ہاتھ اٹھا کر اللّٰہُ اکبر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور قاعِدے کے مطابِق نَماز مکمّل کر لیجئے۔ ہر دو تکبیروں کے درمِیان تین بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مِقدار چُپ کھڑا رہنا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۱۵۰)

نَمازِ عِیْد کس پر واجِب ہے؟

عیدَین یعنی (عیدُالفِطر اور بَقَرْعید) کی نَماز واجِب ہے (فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۱٤۹) مگر سب پر نہیں صِرف اُن پر جن پر جُمُعہ واجِب ہے (الھدایۃ معہ فتح

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

القدیر ج۲ ص۳۹) **عیدَین** میں نہ اذان ہے نہ اِقامت۔

(بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص١٠٦ مدینۃُ المرشِد بریلی شریف)

عید کا خُطبہ سنّت ہے

عیدَین کی ادا کی وُہی شَرطیں ہیں جو جُمُعہ کی، صِرف اتنا فرق ہے کہ جُمُعہ میں خُطبہ شرط ہے اور **عیدَین** میں سنّت۔ جُمُعہ کا خُطبہ قبل از نَماز ہے اور **عیدَین** کا بعد از نَماز۔ (خُلاصۃ الفتاویٰ ج۱ ص۲۱۳)

نَمازِ عید کا وقت

ان دُونوں نَمازوں کا وَقت سُورج کے بَقَدَر ایک نیزہ بُلند ہونے (یعنی طُلُوعِ آفتاب کے 20 مِنَٹ کے بعد) سے ضَحْوَۂ کُبریٰ یعنی نِصْفُ النَّہارِ شَرْعی تک ہے (تبیین الحقائق ج۱ ص۲۲۵ ملتان) مگر عیدُالفِطر میں دیر کرنا اور عیدُالاَضحیٰ جلد پڑھنا مُستَحَب ہے۔ (خُلاصۃ الفتاویٰ ج۱ ص۲۱٤)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عید کی اُدھوری جماعت ملی تو.....؟

پہلی رَکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مُقتَدی شامِل ہوا تو اُسی وَقت (تکبیرِ تحریمہ کے عِلاوہ مزید) تین۳ تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قِراءَت شُروع کردی ہو اور تین۳ ہی کہے اگرچہ امام نے تین۳ سے زِیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالِب گُمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالیگا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ **اللّٰہُ اکبر** کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اُٹھالیا تو باقی ساقِط ہوگئیں (یعنی بَقِیَّہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اُٹھنے کے بعد شامِل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بَقِیَّہ) پڑھے اُس وَقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اُٹھائے اور اگر دوسری رَکعت میں شامِل ہوا تو

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پہلی رَکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شُدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وَقت کہے۔ دوسری رَکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فَبِھا (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وُہی تفصیل ہے جو پہلی رَکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (ماخوذ از دُرِّمختار ،ردالمحتار ج۳ص ۵۵،۵۶،۵۷)

عِید کی جَماعت نہ مِلی تو کیا کرے؟

امام نے نَماز پڑھ لی اور کوئی شَخص باقی رَہ گیا خواہ وہ شامِل ہی نہ ہُوا تھا یا شامِل تو ہوا مگر اُس کی نَماز فاسِد ہوگئی تو اگر دُوسری جگہ مِل جائے پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شَخص چار رَکعت چاشت کی نَماز پڑھے۔ (دُرِّمختار ج۳ص ۵۸،۵۹)

عید کے خُطبے کے اَحکام

نَماز کے بعد امام دُو خطبے پڑھے اور خُطبۂ جُمُعَہ میں جو چیزیں سنّت ہیں اس میں بھی سنّت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صِرف دُو

باتوں میں فَرق ہے ایک یہ کہ جُمُعَہ کے پہلے خُطْبہ سے پیشتر خَطیب کا بیٹھنا سنّت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنّت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خُطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور مِنْبَر سے اُترنے کے پہلے 14 بار اللّٰہُ اکبر کہنا سنّت ہے اور جُمُعہ میں نہیں۔

(دُرِّ مختار ج۳ ص ۵۷، ۵۸، بہارِ شریعت حصّہ ٤ ص ۱۰۹ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

اِس مُبارَک مِصْرَع، "دید و عیدی میں غم مدینے کا" کے بیس حُرُوف کی نسبت سے عید کی 20 سُنّتیں اور آداب

عید کے دِن یہ اُمُور مُسْتَحَب ہیں:

(۱) حَجامت بنوانا (مگر زُلفیں بنوائیے نہ کہ اِنگریزی بال) (۲) ناخُن تَرشوانا (۳) غُسل کرنا (٤) مِسواک کرنا (یہ اُس کے عِلاوہ ہے جو وُضُو میں کی جاتی ہے) (۵) اچھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے (٦) خُوشبو لگانا (۷) انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہنئے تو اِس بات کا خاص خیال رکھئے کہ صِرف ساڑھے

چار ماشہ سے کم وَزْن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زِیادہ نہ پہنئے اور اُس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں، بغیر نگینے کی بھی مت پہنئے۔ نگینے کے وَزْن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی کا چھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وَزْن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّہ مرد نہیں پہن سکتا۔) (۸) نَمازِ فَجر مسجدِ مَحَلّہ میں پڑھنا (۹) عیدُ الفِطْر کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین ۳، پانچ ۵، سات ۷ کم وبیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیجئے۔ اگر نَماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گُناہ نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عِتاب (ملامت) کیا جائے گا (۱۰) نَمازِ عید، عِید گاہ میں ادا کرنا (۱۱) عِید گاہ پیدل چلنا (۱۲) سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل ہے اور واپسی پر سُواری پر آنے میں حَرَج نہیں (۱۳) نَمازِ عِید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا (۱۴) عِید کی نَماز سے پہلے صَدَقۂ فِطْر ادا کرنا (اَفضل تو یہی ہے مگر عید کی نَماز سے قَبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدیجئے) (۱۵) خُوشی ظاہر کرنا (۱۶) کثرت سے صَدَقہ دینا (۱۷) عید گاہ کو اِطمینان و وَقار اور نیچی

نِگاہ کئے جانا (۱۸) آپس میں مُبارک باد دینا (۱۹) بعدِ نمازِ عید مُصافَحہ (یعنی ہاتھ مِلانا) اور مُعانَقہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عُمُوماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اِس میں اِظہارِ مُسَرَّت ہے۔ (الحدیقۃُ الندیہ ج۲ ص ۱۵۰، مسوّی ج۲ ص ۲۲۱) مگر اَمْرَدِ خوبصورت سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ ہے (۲۰) عِیدُ الْفِطْر (یعنی میٹھی عید) کی نَماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہِستہ سے تکبیر کہیں اور نمازِ عِیدِ اَضحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بُلند آواز سے تکبیر کہیں۔ تکبیر یہ ہے:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

بَقَر عید کا ایک مُستَحَب

عِیدِ اَضحٰی (یعنی بَقَر عید) تمام اَحکام میں عِیدُ الْفِطْر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صِرف بعض باتوں میں فَرق ہے، مَثَلاً اِس میں (یعنی بَقَر عید

میں) مُستَحَب یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کراہت بھی نہیں۔

"اللّٰہُ اکبر" کے آٹھ حُروف کی نسبت سے تکبیرِ تَشریق کے 8 مَدَنی پھول

(۱) نویں ذُوالحِجَّۃُ الحرام کی فَجْر سے تیرھویں کی عَصْر تک پانچوں وقت کی فرض نَمازیں جو مسجِد کی جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک بار بُلند آواز سے تکبیر کہنا واجِب ہے اور تین بار افضل (تبیین الحقائق ج۱ ص۲۲۷) اسے **تکبیرِ تشریق** کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط (تنویر الابصار معہ ردالمحتار ج ۳ ص ۷۱)

(۲) **تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجِب ہے۔** یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اُس پر نَماز کی بِنا نہ کرسکے (فتاویٰ عالمگیری ج۱ ص ۱۵۲) مَثَلاً اگر مسجِد سے باہَر ہوگیا یا قَصْداً وُضو توڑ دیا یا چاہے بھُول کر ہی کلام کیا تو تکبیر ساقِط ہوگئی اور بِلا قَصْد وُضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے (دُرِّمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۷۳)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

(۳) **تکبیرِ تشریق** اُس پر واجِب ہے جو شہر میں **مُقیم** ہو یا جس نے اِس مقیم کی اِقتِدا کی۔ وہ اِقتِدا کرنے والا چاہے مسافِر ہو یا گاؤں کا رَہنے والا اور اگر اس کی اِقتِدا نہ کریں تو ان پر (یعنی مسافِر اور گاؤں کے رَہنے والے پر) واجِب نہیں (درمختار، ردالمحتار ج۳ ص۷٤) (٤) مُقیم نے اگر مسافِر کی اِقتِدا کی تو مُقیم پر واجِب ہے اگرچہ اس مسافِر امام پر واجِب نہیں (درمختار، ردالمحتار ج۳ ص۷۳) (۵) نَفْل، سنّت اور وِتْر کے بعد تکبیر واجِب نہیں (اَیضاً) (٦) جُمُعَہ کے بعد واجِب ہے اور نمازِ (بَقَر) عید کے بعد بھی کہہ لے (اَیضاً) (۷) **مَسبُوق** (جس کی ایک یا زائد رَکعتیں فوت ہوئی ہوں) پر تکبیر واجِب ہے مگر جب خود سلام پھیرے اُس وقت کہے (تبیین الحقائق ج۱ ص۲۲۷) (۸) **مُنفَرِد** (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر واجِب نہیں (غنیۃ المستملی ص۵۲٦ مذہبی کتب خانہ) مگر کہہ لے کہ **صاحِبَین** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کے نزدیک اس پر بھی واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ٤ ص۱۱۱ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(عید کے فضائل وغیرہ کی تفصیلی معلومات کیلئے **فیضانِ سنّت** کے باب "فیضانِ رَمَضان" سے فیضانِ عیدُ الفِطْر کا مطالعہ فرمائیے)۔

اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عِیدِ سَعید کی خُوشیاں سُنَّت کے مطابِق منانے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دِیارِ مدینہ و تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دید کی حقیقی عِید بار بار نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تری جبکہ دید ہو گی جبھی میری عید ہو گی
مِرے خواب میں تُو آنا مَدَنی مدینے والے

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جُلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تُحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحلّے کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنّتوں بھرے رَسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حِفظ بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفظِ قُرآنِ کریم کارِ ثوابِ عظیم ہے، مگر یاد رہے حِفظ کرنا آسان، مگر عُمر بھر اِس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حُفّاظ و حافِظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازِماً تِلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمَضانُ الْمبارَك کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصَلّی سنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خُدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کرلے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔

جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دیگا بروزِ قِیامت **اندھا** اُٹھایا جائیگا۔ (ماخذ: پ ۱۶ طٰہٰ ۱۲۵، ۱۲۶)

فَرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میری اُمّت کے ثواب میرے حُضور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تِنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضور پیش کیے گئے میں نے اِس سے **بڑا گناہ** نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک

سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلا دے۔ (جامعِ ترمذی حدیث ۲۹۱۶)

۳ **جو** شخص قرآن پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے **کوڑھی** ہو کر ملے۔ (ابو داؤد حدیث ۱۴۷۴)

۴ **قِیامت** کے دن میری اُمّت کو جس **گُناہ** کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآنِ پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بُھلا دیا۔ (کنزُالعُمّال حدیث ۲۸۴۶)

۵ **اعلیٰحضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''اِس سے زِیادہ نادان کون ہے جسے خدا عَزَّوَجَلَّ ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قَدر اِس (حفظِ قرآنِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دل سے زِیادہ عزیز رکھتا۔'' مزید فرماتے ہیں، ''جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تا کہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصِل ہوں اور بروزِ قِیامت **اندھا کوڑھی** اُٹھنے سے نَجات پائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعاء کی فضیلت

- شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی مجلس میں بیٹھا پس اس نے کثیر گفتگو کی تو اس مجلس سے اُٹھنے سے پہلے کہے،

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۝

تو بخش دیا جائے گا جو اس مجلس میں ہوا۔ (جامع الترمذی کتاب الدعوات ص ٦٥٥)

بھلائی کی مُہر اور گناہ مُعاف

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو یہ دعا کسی مجلس سے اُٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ اور جو مجلسِ خیر و مجلسِ ذِکر میں پڑھے تو اُس کیلئے خیر (یعنی بھلائی) پر مُہر لگا دی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۝

(ابو داؤد شریف کتاب الادب ص ٦٦٧ ج ٢)

ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عزوجل تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

دعائے عطار یارب مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جو کوئی اجتماع، درس، مدنی قافلوں کے حلقے اور دینی و دُنیوی میٹھک کے اختتام پر حسبِ حال یہ دعاء پڑھے اور موقع پا کر پڑھوانے کی عادت بنائے اُس کو جنّت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس عنایت کر اور مجھ پاپی و بدکار گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی یہ دعا قبول فرما۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ملنے کا پتا: مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی اور اس کی تمام شاخیں۔

مَدَنی وصیّت نامہ

جنّتُ البقیع شریف کا ایمان افروز منظر

- مدینہ منورہ سے 40 چالیس وصیتیں 454
- وصیت باعث مغفرت 465
- طریقہ تجہیز و تکفین 465
- مرد کا مسنون کفن 465
- عورت کا مسنون کفن 465
- کفن کی تفصیل 465
- غسلِ میت کا طریقہ 466
- مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ 467
- عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ 467
- بعدِ نمازِ جنازہ تدفین 468

ورق الٹئے۔۔۔

۷۸۶

قفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

مدنی وصیت نامہ

مع کفن دفن کے احکامات

اس رسالے میں ۔۔۔۔

مدینہ منورہ سے چالیس وصیتیں

وصیت باعث مغفرت

طریقہ تجہیز و تکفین

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

ورق الٹیے ۔۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَرْبَعِیْنَ وَصَایَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃ

مدینۂ منورہ سے چالیس وصیتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ اِس وَقت نمازِ فجر کے بعد مسجدُ النَّبوی الشَّریف علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں بیٹھ کر "اَرْبَعِیْنَ وَصَایَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ" (یعنی مدینۂ منورہ سے چالیس وصیتیں) تحریر کرنیکی سعادت حاصل کررہا ہوں، آہ! صد آہ!

آج میری مدینۂ منورہ کی حاضری کی آخری صبح ہے، سُورج روضۂ محبوب علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر عرضِ سلام کے لئے حاضر ہُوا چاہتا ہے، آہ! آج رات تک اگر جنّتُ الْبقیع میں مَدفن کی سعادت نہ ملی تو مدینے سے جُدا ہونا پڑ جائے گا۔ آنکھ اَشکبار ہے، دل بیقرار ہے، ہائے!

افسوس چند گھڑیاں طَیبہ کی رَہ گئی ہیں
دل میں جُدائی کا غم طوفاں مچا رہا ہے

آہ! دل غم میں ڈوبا ہوا ہے، ہجرِ مدینہ کی جاں سوز فکر نے سراپا تصویرِ غم بنا کر رکھ دیا ہے،

ایسا لگتا ہے گویا ہونٹوں کا تبسُّم کسی نے چھین لیا ہو، آہ! عنقریب مدینہ چُھوٹ جائے گا، دِل ٹوٹ جائے گا، آہ! مدینے سے سُوئے وطن روانگی کے لمحات ایسے جانگُزا ہوتے ہیں گویا، کسی شِیر خَوار بچّے کو اُس کی ماں کی گود سے چِھین لیا گیا ہو اور وہ روتا ہُوا نِہایت ہی حسرت کے ساتھ بار بار مُڑ کر اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہو کہ شاید ماں ایک بار پھر بُلالے گی.....اور شفقت کے ساتھ گود میں چُھپالے گی.....اپنے سینے سے چِمٹالے گی.....مجھے لوری سناکر اپنی مامتا بھری گود میں میٹھی نیند سلادے گی.....آہ!

میں شِکَستہ دِل لئے بَوجَھل قدم رکھتا ہوا
چل پڑا ہوں یا شَھَنشاہِ مدینہ الوَداع صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اب شِکَستہ دل کے ساتھ "چالیس وَصایَا" عرض کرتا ہوں، میرے یہ وَصایَا "**دعوتِ اسلامی**" سے وابَستہ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بَہنوں کی طرف بھی ہیں نیز میری اولاد اور دیگر اہلِ خانہ بھی ان وَصایَا پر ضَرور توجُّہ رکھیں۔

زہے قسمت! مُجھ پاپی و بدکار کو مدینۂ پُر انوار میں، وہ بھی سایۂ سبز سبز گنبد و مینار میں، اے کاش! جلوۂ سرکارِ نامدار، شَہَنشاہِ اَبرار، شفیعِ روزِ شُمار، محبوبِ پروَرْدگار، اَحمدِ مُختار، صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، میں شہادت نصیب ہو جائے اور جنّتُ الْبَقِیع میں دو گز

زمین مُیَسَّر آئے اگر ایسا ہو جائے تو دونوں جہاں کی سَعادتیں ہی سعادتیں ہیں۔ آہ! ورنہ جہاں مقدر.....

مدینہ ۱ اگر عالَمِ نَزْع میں پائیں تو اُس وَقت کا ہر کام سنّت کے مطابق کریں، چہرہ قِبلہ رُو اور ہاتھ پاؤں وغیرہ سیدھے کریں۔ یاسین شریف بھی سنائیں اور امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی لکھی ہوئی نعتیں بھی کہ ان کا کلام عَین شَرِیعت کے مطابق بلکہ ہر ہر شِعْر قرآن وحدیث اور اَقوالِ بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شَرْح وتفسیر ہے۔

مدینہ ۲ بعدِ قبضِ رُوح بھی ہر ہر مُعامَلے میں سنّتوں کا لحاظ رکھیں، مثلاً تجہیز وتکفین وغیرہ میں تَعْجِیل (یعنی جلدی) کرنا کہ زیادہ عوام اکٹھی کرنے کے شوق میں تاخیر کرنا سنّت نہیں۔ بہارِ شریعت حصہ ۴ میں بیان کئے ہوئے اَحکام پر عمل کیا جائے۔

مدینہ ۳ قَبْر کی سائز وغیرہ سنّت کے مطابق ہو اور لَحد بنائیں کہ سنّت ہے۔

مدینہ ۴ قبر کی اندرونی دیواریں جُوں کی تُوں ہوں، آگ کی پکی ہوئی اینٹیں

ا قبر کی دو قسمیں ہیں (۱) صَندوق: (۲) لَحد: لحد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھودنے کے بعد میت رکھنے کیلئے جانبِ قبلہ جگہ کھودی جاتی ہے۔ لحد سنّت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور اگر زمین نَرم ہو تو صندوق میں مُضایقہ نہیں۔ یاد رہے لحد میں بھی صندوق ہی کی طرح اوپر سے تختہ وغیرہ لگانا ہوگا ہو سکتا ہے گورکن وغیرہ مشورہ دیں کہ سلیب اندرونی حصہ میں ترچھی کر کے لگالو مگر اُس کی بات نہ مانی جائے۔

استعمال نہ کی جائیں۔ اگر اندر میں پکی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضروری ہوں تو پھر اندرونی حصّہ کو مٹّی کے گارے سے اچھی طرح لیپ دیا جائے۔

مدینہ ۵ ممکن ہو تو اندرونی تختے پر یٰسین شریف، سورۃُ الْمُلْک اور دُرُودِ تاج پڑھ کر دَم کر دیا جائے۔

مدینہ ٦ کفنِ مسنون خود سگِ مدینہ کے پیسوں سے ہو۔ حالتِ فقر کی صورت میں کسی صحیحُ الْعَقیدہ سنّی کے مالِ حلال سے لیا جائے۔

مدینہ ۷ غُسل بارِیش، باعمامہ و پابندِ سنّت اسلامی بھائی عَین سنّت کے مطابق دیں (ساداتِ کرام اگر گندے وُجُود کو غُسل دیں تو سگِ مدینہ اسے اپنے لئے بے ادبی تصوّر کرتا ہے)

مدینہ ۸ غُسل کے دَوران سِتْرِ عورت کی مکمّل حفاظت کی جائے اگر ناف سے لے کر گُھٹنوں سمیت کتّھئی یا کسی گہرے رنگ کی دو موٹی چادریں اُڑھا دی جائیں تو غالباً سِتْر چمکنے کا اِحتمال جاتا رہے گا۔ ہاں پانی جسم کے ہر حصّہ پر بہنا لازِمی ہے۔

مدینہ ۹ کفن اگر آبِ زم زم یا آبِ مدینہ بلکہ دونوں سے تر کیا ہوا ہو تو سعادت ہے۔ کاش! کوئی سیّد صاحب سر پر سبز عمامہ شریف سجا دیں۔

مدینہ ۱۰ بعدِ غُسل، کفن میں چہرہ چُھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر اَنگُشتِ شہادت سے بِسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم لکھیں۔

مدینہ ۱۱ اسی طرح سینے پر لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مدینہ ۱۲ دل کی جگہ پر یا رسولَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

مدینہ ۱۳ ناف اور سینے کے درمیانی حصّۂ کفن پر یا غوثِ اَعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا امام ابا حَنِیفَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا اِمام اَحمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا شیخ ضِیاءُ الدّین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ شہادت کی اُنگلی سے لکھیں۔

مدینہ ۱۴ نیز ناف کے اوپر سے لے کر سر تک تمام حِصّۂ کفن پر (علاوہ پُشت کے) ''مدینہ مدینہ'' لکھا جائے۔ یاد رہے یہ سب کچھ روشنائی سے نہیں صرف **اَنگُشتِ** شہادت سے اور زہے نصیب کوئی سیّد صاحب لکھیں۔

مدینہ ۱۵ اگر مُیَسَّر ہو تو مُنہ پر اچھی طرح خاکِ مدینہ چِھڑک دی جائے۔ ممکن ہو تو دونوں آنکھوں پر خارِ مدینہ اگر یہ نہ ہوں تو مدینۂ منوّرہ کی کھجوروں کی گُٹھلیاں رکھ دی جائیں۔

مدینہ ۱۶ جنازہ لے کر چلتے وَقت بھی تمام سنّتوں کو مَلحُوظ رکھیں۔

مدینہ ١٧ جنازے کے جُلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امامِ اہلِ سُنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصیدۂ دُرُود ''کعبہ کے بدرُ الدُجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود'' پڑھیں۔(اس کے علاوہ بھی نعتیں وغیرہ پڑھیں مگر صرف اور صرف عُلمائے اہلسنّت ہی کا کلام پڑھا جائے)

مدینہ ١٨ جنازہ کوئی صحیحُ العقیدہ سُنّی عالمِ باعمل یا کوئی سنّتوں کے پابند اسلامی بھائی یا اہل ہوں تو اولاد میں سے کوئی پڑھادیں مگر خواہش ہے کہ ساداتِ کرام کو فوقیت دی جائے۔

مدینہ ١٩ زہے نصیب! سادات کرام اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں قبر میں اُتاریں۔

مدینہ ٢٠ چہرہ کی طرف دیوارِ قبر میں طاق بنا کر اُس میں کسی پابندِ سنّت اسلامی بھائی کے ہاتھ کا لکھا ہوا عہد نامہ، نقشِ نعلِ شریف، سبز گنبد شریف کا نقشہ، شجرہ شریف، نقشِ ہرکارہ وغیرہ تبرُّکات رکھیں۔

مدینہ ٢١ اگر جنّتُ البقیع میں جگہ مل جائے تو زہے قسمت! ورنہ کسی وَلیُّ اللہ کے قُرب میں، یہ بھی نہ ہو سکے تو جہاں اسلامی بھائی چاہیں سپُردِ خاک کریں مگر جائے غَصب پر دَفن نہ کریں کہ حرام ہے۔

مدینہ ٢٢ قبر پر اذان دیں۔

مدینہ ۲۳ زہے نصیب! کوئی سیّد صاحب تلقین فرمادیں!

مدینہ ۲۴ ہو سکے تو میرے اہلِ محبت میری تدفین کے بعد ۱۲ روز تک یہ نہ ہو سکے تو کم از کم ۱۲ گھنٹے ہی سہی میری قبر پر حلقہ کئے رہیں اور ذکر و درود اور تلاوت و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں ان شاءَ اللہ عزوجل نئی جگہ میں دل لگ ہی جائے گا اِس دوران بھی اور ہمیشہ نمازِ باجماعت کا اہتمام رکھیں۔

بنـــــــ

مدینہ ۲۵ میرے ذِمّہ اگر قرض وغیرہ ہو تو میرے مال سے اور اگر مال نہ ہو تو درخواست ہے کہ میری اولاد اگر زندہ ہو تو وہ یا کوئی اور اسلامی بھائی اِحسانًا اپنے پلّے سے ادا فرمادیں۔ اللہ عزوجل اَجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ (مختلف اجتماعات میں اعلان کیا جائے کہ جس کسی کی بھی دل آزاری یا حق تلفی ہوئی ہو وہ محمد الیاس قادری کو مُعاف فرمادیں اگر قرض وغیرہ ہو تو فوراً ورثاء سے رُجوع کریں یا مُعاف کردیں۔)

مدینہ ۲۶ مجھے استِقامت وکثرت کے ساتھ ایصالِ ثواب ودعائے مغفِرت سے نوازتے رہیں تو اِحسانِ عظیم ہوگا۔

مدینہ ۲۷ سب کے سب مَسلکِ اَہلِ سنّت پر امامِ اَہلِ سنّت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق قائم رہیں۔

مدینہ ۲۸ بَد مذہبوں کی صُحبت سے کوسوں دُور بھاگیں کہ اُن کی صُحبت خاتمہ بِالخَیر میں بَہُت بڑی رُکاوٹ ہے۔

مدینہ ۲۹ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَحبّت اور سنّت پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

مدینہ ۳۰ نَمازِ پنجگانہ، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ فرائض (ودیگر واجبات وسُنَن) کے مُعاملہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کیا کریں۔

مدینہ ۳۱ **وصیت ضروری وصیت:** دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ساتھ ہر دم وفادار رہیں، اِس کے ہر رُکن اور اپنے ہر نگران کے ہر اُس حکم کی اِطاعت کریں جو شَرِیعت کے مطابق ہو، شوریٰ یا دعوتِ اسلامی کے کسی بھی ذمہ دار کی بِلا اجازتِ شَرعی مخالفت کرنے والے سے میں بیزار ہوں۔

مدینہ ۳۲ ہر اسلامی بھائی ہفتے میں کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اوّل تا آخر شرکت اور ہر ماہ کم از کم تین دن ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور زندگی میں یَکمُشت کم از کم ۱۲ ماہ کیلئے مَدَنی قافِلے میں سفر کو یقینی بنائے۔ ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بَہن اپنے کردار کی اِصلاح پر اِستِقامت پانے کیلئے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کرے اور ہر ماہ اپنے ذمہ دار کو جَمع کروائے۔

مدینہ ۳۳ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَحَبّت وسنّت کا پیغام دنیا میں عام کرتے رہیں۔

مدینہ ۳۴ بدعقیدگیوں اور بداعمالیوں نیز دنیا کی مَحَبّت، مالِ حرام اور ناجائز فیشن وغیرہ کے خِلاف اپنی جِد وجُہد جاری رکھیں۔ حُسنِ اَخلاق اور مدنی مٹھاس کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے رہیں۔

مدینہ ۳۵ غصّہ اور چڑچڑا پن کو قریب بھی نہ پھٹکنے دیں ورنہ دین کا کام دُشوار

ہو جائے گا۔

مدینہ ۳۶ میری تالیفات و بیان کی کیسیٹوں سے میرے وُرثاء کو دنیا کی دولت کمانے سے بچنے کی مَدَنی التجاء ہے۔

مدینہ ۳۷ میرے تَرکہ وغیرہ کے مُعامَلہ میں حکمِ شَرِیعَت پر عمل کیا جائے۔

مدینہ ۳۸ مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عزوجل کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں۔

مدینہ ۳۹ مجھے ستانے والوں سے کوئی انتِقام نہ لے۔

مدینہ ۴۰ بالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقُوق مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں۔ اگر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شَفاعَت کے صَدْقے محشر میں خُصوصی کرم ہو گیا تو ان شاءَ اللہ عزوجل اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔

(اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کیجائیں۔ اگر "ہڑتال" اس کا نام ہے کہ مسلمانوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، مسلمانوں کی دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو۔ بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ

سکتا۔ اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عُموماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخر انتظامیہ ان پر قابو پالیتی ہے۔)

کاش! گناہوں کو بخشنے والا خدائے غفار عزوجل مجھ پاپی و بدکار کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے طُفیل مُعاف فرمادے۔ اے میرے پیارے اللہ عزوجل! جب تک زِندہ رہوں عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں گُم رہوں، ذِکرِ مدینہ کرتا رہوں۔ نیکی کی دعوت کیلئے کوشاں رہوں۔ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت پاؤں، بخشا بھی جاؤں۔ جنّتُ الفِردوس میں بھی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب ہو۔ آہ! کاش! ہر وقت نظّارۂ محبوب میں گم رہوں۔ اے اللہ عزوجل اپنے حبیب پر اَن گِنت دُرُود و سلام بھیج۔ ان کی تمام اُمّت کی مغفِرت فرما۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آمین بجاہِ النبی الامین

یا الٰہی! جب رضاؔ خوابِ گراں سے سَر اُٹھائے

دولتِ بیدار عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

"مدنی وصیت نامہ" یہ الفاظ لکھتے وقت تقریباً ساڑھے تیرہ سال قبل (محرم الحرام ۱۴۱۱ھ) مدینۂ منوّرہ سے جاری کیا تھا پھر کبھی کبھی معمولی ترمیم کی گئی تھی۔ اب مزید بعض ترامیم کے ساتھ حاضر کیا ہے۔

وصِیّت باعثِ مغفرت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ''جس کی موت وَصِیَّت پر ہوئی (یعنی جو وَصِیَّت کرنے کے بعد فَوت ہوا) وہ عظیم سُنّت پر مَرا اور اُس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اُس کی مغفِرت ہوگئی۔'' (مِشکوٰۃ شریف ص ۲۶۶)

طریقۂ تَجْہِیز وتَکْفِین

مَرد کا مسنون کَفَن

(۱) لِفافہ (۲) اِزار (۳) قَمیص

عورت کا مَسنون کَفَن

مُنْدَرِجَۂ بالا تین اور دو مزید (۴) سینہ بند (۵) اَوڑھنی۔ (مُخَنَّث کو بھی عورتوں والا کفن دیا جائے)

کَفَن کی تفصیل

(۱) **لِفافہ** (یعنی چادر) مَیِّت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔

(۲) **اِزار** (یعنی تہبند) چوٹی سے قدم تک یعنی لِفافہ سے اتنا چھوٹا جو بَندِش کے لئے زائد تھا۔

(۳) **قمیص** (یعنی کُفنی) گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اِس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مَرد کی کُفنی کندھوں پر چیریں اور عورت

کے لئے سینے کی طرف۔(٤) سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔[1]

غُسلِ میّت کا طریقہ

اگر بتّیاں یا لُوبان جلا کر تین، پانچ یا سات بار غُسل کے تختے کو دُھونی دیں یعنی اتنی بار تختے کے گرد پھرائیں۔ تختے پر میّت کو اِس طرح لِٹائیں جیسے قَبر میں لِٹاتے ہیں۔ ناف سے گھٹنوں سَمیت کپڑے سے چُھپا دیں۔(آج کل غُسل کے دوران سفید کپڑا اُڑھاتے ہیں، پانی لگنے سے بے پردگی ہوتی ہے، لھٰذا اَکتّھی یا گہرے رنگ کا اتنا موٹا کپڑا ہو کہ پانی پڑنے سے سَتر نہ چمکے، کپڑے کی دو تہیں کرلیں تو زیادہ بہتر۔) اب نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دو[2] دونوں طرف اِستِنجا کروائے (یعنی پانی سے دھوئے) پھر نماز جیسا وُضو کروائیں یعنی تین بار مُنہ پھر کُہنیوں سَمیت دو[2] دونوں ہاتھ تین[3] تین[3] بار دُھلائیں، پھر سَر کا مَسح کریں، پھر تین[3] بار دو[2] دونوں پاؤں دُھلائیں۔ میّت کے وُضو میں پہلے گِٹّوں تک ہاتھ دھونا، کُلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ البتّہ کپڑے یا رُوئی کی پُھریری بھگو کر دانتوں، مَسُوڑھوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر سَر یا داڑھی کے بال ہوں تو دھوئیں۔ اب بائیں (یعنی اُلٹی) کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتّوں کا جوش دیا ہوا (جواب نیم گرم رہ گیا ہو) اور یہ نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم[8] سَر سے پاؤں تک بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے۔ پھر بیدھی

[1] عموماً تیار کفن خرید لیا جاتا ہے، اسکا میّت کے قد کے مطابق ہونا ضروری نہیں لہٰذا احتیاطاً اسی میّت تھان میں سے حسبِ ضرورت کپڑا کاٹا جائے۔

کروٹ لِٹا کر بھی اِسی طرح کریں پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ پیٹ کے نچلے حصّے پر ہاتھ پھیریں اور کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ دوبارہ وُضو اور غُسل کی حاجت نہیں پھر آخر میں سَر سے پاؤں تک تین۳ بار کافور کا پانی بہائیں۔ پھر کسی پاک کپڑے سے بدن آہستہ سے پُونچھ دیں۔ ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین۳ بار سُنّت۔

کفن کو ایک۱ یا تین۳ یا پانچ یا سات۷ بار دُھونی دے دیں۔ پھر اِس طرح بچھائیں کہ پہلے لِفافہ یعنی بڑی چادر اس پر تہبند اور اس کے اوپر کفنی رکھیں۔ اب میّت کو اُس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اب داڑھی پر (نہ ہو تو ٹھوڑی پر) اور تمام جسم پر خوشبو مَلیں۔ وہ اَعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔[۲] پھر تہبند اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں۔ اب آخر میں لِفافہ بھی اِسی طرح پہلے اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں تاکہ سیدھا اُوپر رہے۔ سَر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

کفنی پہنا کر اس کے بالوں کے دو۲ حصّے کر کے کفنی کے اُوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی کو آدھی پیٹھ کے نیچے بچھا کر سَر پر لا کر مُنہ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینے

۱ میّت کے چہرے وغیرہ پر لکھنے کا طریقہ ص ۵ پر مُلاحظہ فرمائیں۔ ۲ مرد اور عورت دونوں کے لئے خوشبو اور کافور لگانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

پر رہے۔ اِس کا طول آدھی پُشت سے نیچے تک اور عَرض ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہو۔ بعض لوگ اوڑھنی اسطرح اُڑھاتے ہیں جس طرح عورتیں زندگی میں سَر پر اوڑھتی ہیں یہ خلافِ سنّت ہے۔ پھر بدستور تہبند و لفافہ یعنی چادر لپیٹیں۔ پھر آخر میں سینہ بند پستان کے اوپر والے حصّے سے ران تک لا کر کسی ڈوری سے باندھیں۔[1]

بعد نمازِ جنازہ تدفین[2]

(۱) جنازہ قَبْر سے قِبلہ کی جانب رکھنا مُسْتَحَب ہے تا کہ میّت قبلہ کی طرف سے قَبْر میں اُتاری جائے۔ قَبْر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں۔ (۲) حسبِ ضَرورت دو یا تین (بہتر یہ ہے کہ قوی اور نیک) آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عورت کی میّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں۔ (۳) عورت کی میّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔ (٤) قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰه (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم)

(۵) میّت کو سیدھی کروٹ پر لٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلہ کی طرف کر دیں۔ کفن کی بندِش کھول دیں

[1] آج کل عورتوں کے کفن میں بھی لِفافہ ہی آخر میں رکھا جاتا ہے تو اگر کفن کے بعد سینہ بند رکھا جائے تو بھی کوئی مُضایقہ نہیں مگر افضل ہے کہ سینہ بند سب سے آخر میں ہو۔

[2] جنازہ اُٹھانے اور اس کی نماز کا طریقہ "رسائلِ عطاریہ حصّہ اول میں مُلاحظہ فرمائیں۔

دیں کہ اب ضرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حرج نہیں۔(۶) قبر کو کچی اینٹوں[1] سے بند کر دیں اگر زمین نرم ہو تو لکڑی کے تختے لگانا بھی جائز ہے۔(۷) اب مٹی دی جائے۔ مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ[2] دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ[3] تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى[4] کہیں۔ اب باقی مٹی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔(۸) جتنی مٹی قبر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔(۹) قبر اُونٹ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنائیں چوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی جیسا کہ آجکل تدفین کے کچھ روز بعد اکثر اینٹوں وغیرہ سے بناتے ہیں) نہ بنائیں۔(۱۰) قبر ایک بالشت اونچی ہو یا اِس سے معمولی زیادہ (عالمگیری ج اول ص ۱۶۶) (۱۱) تدفین کے بعد پانی چھڑکنا سنت ہے۔(۱۲) اس کے علاوہ بعد میں پودے وغیرہ کو پانی دینے کی غرض سے چھڑکیں تو جائز ہے۔ (۱۳) آج کل جو بلاوجہ قبروں پر پانی چھڑکا جاتا ہے اس کو فتاویٰ رضویہ شریف ج ٤ ص ۱۸۵ پر اِسراف لکھا ہے۔(۱٤) دفن کے بعد سرہانے الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن اور قدموں کی طرف اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورہ تک پڑھنا مستحب ہے۔(۱۵) تلقین کریں۔(طریقہ ص ۷ کے حاشیہ پر مُلاحظہ فرمائیں۔)(۱٦) قبر کے سرہانے قبلہ رُو کھڑے ہو کر اذان دیں۔(۱۷) قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا۔(رد المحتار ج ۳ ص ۱۸٤)

---

[1] قبر کے اندرونی حصے میں آگ کی پکی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے مگر اکثر اب سیمنٹ کی دیواروں اور سلیب کا رواج ہے۔ لہٰذا سیمنٹ کی دیواروں اور سیمنٹ کے تختوں کا وہ حصہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے کچی مٹی کے گارے سے لیپ دیں۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔(اٰمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) [2] ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔ [3] اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔ [4] اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ ۱٦ رکوع ۱۲ ترجمۂ کنزالایمان)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بچے کو مسجد میں لانے کی حدیث میں ممانعت ہے

سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، مسجدوں کو **بچّوں** اور **پاگلوں** اور خرید وفروخت اور جھگڑے اور **آواز بلند کرنے** اور حُدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (ابن ماجہ ج ا ص ٤١٥، حدیث ٧٥٠)

ایسا بچّہ جس سے نجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کردینے) **کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔** جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کرلیں اور جوتا پہنے مسجد میں چلے جانا بے ادبی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ٣ ص ٩٢)

مسجد میں بچّہ یا پاگل (یا بے ہوش یا جس پر جن آیا ہوا ہو اس) کو مسجد میں دم کروانے کیلئے بھی لانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ بچّہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بھی نہیں لاسکتے اگر آپ بچّہ وغیرہ کو مسجد میں لانے کی بھول کرچکے ہیں تو برائے کرم! فوراً توبہ کرکے آئندہ نہ لانے کا عہد کیجئے۔ (جو ایسے وقت پرچہ پڑھے کہ بچّہ اُس کے ساتھ ہے تو درخواست ہے کہ فوراً بچّہ کو مسجد سے باہر لے جائے اور توبہ بھی کرے ہاں فنائے مسجد میں بچّہ کو لاسکتے ہیں جبکہ مسجد کے اندر سے نہ گزرنا پڑے)

١٩ رمضان المبارك ١٤٢٦ھ

فاتحہ کا طریقہ

جَنَّتُ الْبقیع شریف کا فضائی منظر

- مقبول حج کا ثواب 472
- والدین کی طرف سے خیرات 473
- روزی میں بے برکتی کی وجہ 474
- جمعہ کو زیارت قبر کی فضیلت 474
- کفن پھٹ گئے 475
- ایصالِ ثواب کا انتظار 476
- دُعائے مغفرت کی فضیلت 476
- اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ 477
- سورہ اخلاص کا ثواب 480
- ایصالِ ثواب کے 17 مدنی پھول 482
- ایصالِ ثواب کے لیے دعا کا طریقہ 492
- مزار پر حاضری کا طریقہ 496

ورق الٹئے۔۔۔

٧٨٦

قفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

فاتحہ کا طریقہ

اس رسالے میں ۔۔۔۔

- مقبول حج کا ثواب
- مغفرت کی فضیلت
- اڑبوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ
- سورۃ اخلاص کا ثواب
- ایصال ثواب کا طریقہ
- مزار پر حاضری کا طریقہ

ورق الٹیئے ۔۔۔۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فاتحہ کا طریقہ

جن کے والدین یا اُن میں سے کوئی ایک فوت ہوگیا ہو تو ان کو چاہئے کہ ان کی طرف سے غفلت نہ کرے، ان کی قبروں پر بھی حاضری دیتا رہے اور ایصالِ ثواب بھی کرتا رہے۔ اِس ضِمن میں سلطانِ مدینہ ﷺ کے ۵ فرمانانِ رحمت نشان مُلاحظہ فرمائیں:۔

(۱) مقبول حج کا ثواب

''جو بہ نیّتِ ثواب اپنے والِدَین دونوں یا ایک کی قبر کی زِیارت کرے، حجِ مَقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی قبر کی زیارت کرتا ہو، فرِشتے اُس کی قبر کی (یعنی جب یہ فوت ہوگا) زیارت کو آئیں۔

(کنز العُمّال ج۱۶ ص ۲۰۰ رقم الحدیث ۴۵۵۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۲)دس حج کا ثواب

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے ان کی (یعنی ماں یا باپ کی) طرف سے حج ادا ہو جائے اسے (یعنی حج کرنے والے کو) مزید دس حج کا ثواب ملے۔

(دارِ قُطنی ۲ ص ۲۲۹ رقم الحدیث ۲۵۸۷)

سُبحٰنَ اللّٰہ عزّوجلّ! جب کبھی نفلی حج کی سعادت حاصل ہو تو فوت شدہ ماں یا باپ کی نیّت کرلیں تا کہ ان کو بھی حج کا ثواب ملے، آپ کا بھی حج ہو جائے بلکہ مزید دس حج کا ثواب ہاتھ آئے۔ اگر ماں یا والدین سے کوئی اس حال میں فوت ہو گیا کہ ان پر حج فرض ہو چکنے کے باوُجود وہ نہ کر پائے تھے تو اب اولاد کو حجِ بَدَل کا شرف حاصل کرنا چاہئے۔ حجِ بَدَل کے تفصیلی اَحکام مدینہ (راقم الحروف) کی تالیف "رفیقُ الحَرَمین" سے معلوم کریں۔

(۳)والِدَین کی طرف سے خَیرات

"جب تم میں سے کوئی کچھ نَفْل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملیگا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے)

ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔"

(شُعَب الایمان ج٦ص ٢٠٥ رقم الحدیث ٧٩١١ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(٤) روزی میں بے برکتی کی وجہ

"بندہ جب ماں باپ کیلئے دُعا ترک کردیتا ہے اُس کا رِزْق قطع ہوجاتا ہے۔

(کنز العُمّال ج١٦ ص ٢٠١ رقم الحدیث ٤٥٥٤٨ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(٥) جُمُعہ کو زیارتِ قَبْر کی فضیلت

جو شخص جُمعہ کے روز اپنے والِدین یا ان میں سے کسی ایک کی قَبْر کی زیارت کرے اور اس کے پاس سورۂ یٰسین پڑھے بَخش دیا جائے۔

(ابنِ عدی فی الکامل ج٦ص ٢٦٠ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رَحمٰن ہے ترا یارب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بہُت بڑی ہے جو مسلمان دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں اُن کیلئے بھی اُس نے اپنے فضل و کَرَم کے دروازے کُھلے ہی رکھے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتِ بے پایاں سے متعلِّق ایک روایت پڑھئے اور جھومئے!

کَفَن پھٹ گئے

اللہ عزّوجلّ کے نبی حضرتِ سیِّدُنا اَرمیاء عَلٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کچھ ایسی قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب ہو رہا تھا۔ ایک سال بعد جب پھر وہیں سے گزر ہوا تو عذاب ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے بارگاہِ خداوندی عزّوجلّ میں عرض کی، یا اللہ عزّوجلّ! کیا وجہ ہے کہ پہلے ان کو عذاب ہو رہا تھا اب ختم ہو گیا؟ آواز آئی، ''اے اَرمیاء! ان کے کفن پھٹ گئے، بال بکھر گئے اور قبریں مٹ گئیں تو میں نے ان پر رَحم کیا اور ایسے لوگوں پر میں رَحم کیا ہی کرتا ہوں۔'' (شرح الصدور ص ۳۱۳ طبعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اللہ کی رَحمت سے تو جنّت ہی ملے گی اے کاش! مَحَلّے میں جگہ ان کے ملی ہو

اب ایصالِ ثواب کے ایمان افروز فضائل پڑھئے اور جھومئے

دُعاؤں کی بَرَکت

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، میری اُمّت گُناہ سمیت قبر میں داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گُناہ ہوگی کیونکہ وہ مؤمنین کی دُعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔ (طبرانی اوسط ج ۱ ص ۵۰۹ رقم الحدیث ۱۸۷۹)

ایصالِ ثواب کا انتظار!

سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ مُشکبار ہے، مُردہ کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدّت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دُعا اُس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اُسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دُنیا و مَافِیھَا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقین کی طرف سے ہَدِیَہ (ہ۔دِی۔یہ) کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہَدِیَہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے "دعائے مغفِرت کرنا ہے"۔

(بیہقی شُعَب الایمان ج۶ ص۲۰۳ رقم الحدیث ۷۹۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دُعائے مغفِرت کی فضیلت

"جو کوئی تمام مُومن مردوں اور عورتوں کیلئے دُعائے مغفِرت کرتا ہے، اللہ عزّوجلّ اس کیلئے ہر مومن مرد و عورت کے عِوَض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔"

(مجمع الزوائد ج۱۰ ص۳۵۲ رقم الحدیث ۱۷۵۹۸)

اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جایئے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نُسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہر ہے اِس وَقت رُوئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اَربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمّت کی مغفِرت کیلئے دُعا کریں گے۔ تو اِن شاء اللہ عزوجل ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ میں تحریری طور پر اپنے لئے اور تمام مُؤمنین ومُؤمِنات کیلئے دُعا تحریر کر دیتا ہوں۔ (اوّل آخر درود شریف پڑھ لیں) اِن شاء اللہ عزوجل ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَۃٍ۔ یعنی اے اللہ میری اور ہر مومن ومومنہ کی مغفِرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

آپ بھی اوپر دی ہوئی دعاء کو عربی یا اردو یا دونوں زبانوں میں ابھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی عادت بنا لیجئے۔

بے سبب بَخش دے نہ پوچھ عَمَل
نام غفّار ہے ترا یا ربّ!

نورانی لباس

ایک بُزرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کیا زندہ لوگوں کی دُعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، ''ہاں اللہ عزوجل کی قسم وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں''۔ (شرح الصدور ص ۳۰۵)

جلوۂ یار سے ہو قَبر آباد

وَحشتِ قَبر سے بچا یا ربّ!

نُورانی طَباق

''جب کوئی شخص میّت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نُورانی طباق میں رکھ کر قَبر کے کِنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں، ''اے قَبر والے! یہ ہَدِیہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قَبول کر۔'' یہ سُن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی مَحرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (شرح الصدور ص ۳۰۸)

قَبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے

فَضل سے کردے چاند نا یارب!

مُردوں کی تعداد کے برابر اَجر

جو قبرِستان میں گیارہ بار سورۂ اِخلاص پڑھ کر مُردوں کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو مُردوں کی تعداد کے برابر ایصالِ ثواب کرنے والے کو اس کو اَجر ملیگا۔

(کشفُ الخفا ج۲ ص ۳۷۱ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)

اَھلِ قُبُور سِفارش کریں گے

شفیعِ مُجرِمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے، جو قبرِستان سے گزرا اور اس نے سورۃُ الفاتِحہ، سورۃُ الاِخلاص اور سورۃُ التَّکاثُر پڑھی۔ پھر یہ دُعا مانگی، ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اُس کا ثواب مومن مرد و عورت دونوں کو پہنچا۔ تو وہ قبر والے قِیامت کے روز اس (ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارشی ہونگے۔

(شرح الصدور ص ۳۱۱)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ

اس بُرے کو بھی کر بھلا یارب!

سورۂ اِخلاص کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا حمّاد مکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں ایک رات مکّۂ مکرّمہ کے قبرِستان میں سوگیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ قبر والے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں میں نے ان سے استِفسار کیا، کیا قِیامت قائم ہوگئی؟ اُنہوں نے کہا، نہیں بات دَرْ اَصل یہ ہے کہ ایک مُسلمان بھائی نے سورۂ اِخلاص پڑھ کر ہم کو ایصالِ ثواب کیا تو وہ ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کررہے ہیں۔ (شرح الصدور باب فی قراءۃ القران للمیت ص ۳۱۲)

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ تو نے جب سے سنا دیا یاربّ!
آسرا ہم گنہگاروں کا اور مضبوط ہوگیا یاربّ!

اُمِ سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے کُنواں

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ سلم! میری ماں انتِقال کرگئی ہیں۔ (میں اُن کی طرف سے صَدَقہ کرنا چاہتا ہوں) کون سا صَدَقہ افضل رہے گا؟

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ سلم نے فرمایا، "پانی" چنانچہ انہوں نے ایک کُنواں کُھدوایا اور

کہا، ''یہ اُمِ سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے ہے۔''

(سنن ابو داؤد شریف ج۲ ص ۵۳ رقم الحدیث ۱۶۸۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدُنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ یہ گنواں اُمِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے ہے۔ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ یہ گنواں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مُسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو بُزرگوں کی طرف منسوب کرنا مَثَلاً یہ کہنا کہ ''یہ سَیِّدُنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بکرا ہے''۔ اس میں کوئی حَرَج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اور قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مَثَلاً کوئی اپنی قُربانی کی گائے لئے چلا آرہا ہو اور اگر آپ اُس سے پوچھیں، کہ یہ کس کی ہے؟ تو اُس نے یہی جواب دینا ہے، ''میری گائے ہے'' جب یہ کہنے والے پر اعتراض نہیں تو ''غوثِ پاک کا بکرا'' کہنے والے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالِک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے اور قربانی کی گائے ہو یا غوثِ پاک کا بکرا، ہر ذَبیحہ کے ذَبح کے وَقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ وسوسوں سے نَجات بخشے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

"ولی کی نیاز میں شفا ہے" کے سَتْرَہ حُرُوف کی نسبت سے

ایصالِ ثواب کے ۱۷ مدنی پھول

۱ فرض، واجب، سنّت، نفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، دَرْس، مَدَنی قافلے میں سَفَر، مَدَنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مُطالَعہ، مَدَنی کاموں کیلئے اِنفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

۲ میّت کا تیجہ، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا اچھا ہے کہ یہ ایصالِ ثواب کے ہی ذَرائع ہیں۔ شرِیعت میں تیجے وغیرہ کے عَدَمِ جواز (یعنی ناجائز ہونے) کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے اور میّت کیلئے زندوں کا دُعاء کرنا قرآنِ کریم سے ثابت ہے جو کہ ایصالِ ثواب کی اَصْل ہے۔ چُنانچہ

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پ ۲۸ سورۂ حشر آیت ۱۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب عزوجل ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

۳ تیجے وغیرہ کا کھانا صِرْف اِسی صورت میں میّت کے چھوڑے ہوئے مال سے کر سکتے ہیں جبکہ سارے وُرَثا بالغ ہوں اور سب کے سب اِجازت بھی

دیں اگر ایک بھی وارِث نابالغ ہے تو سخت حرام ہے۔ ہاں بالغ اپنے حصہ سے کرسکتا ہے۔ (مُلَخّص از بہار شریعت)

۴ میّت کے گھر والے اگر تیجے کا کھانا پکائیں تو (مالدار نہ کھائیں) صِرف فُقَراء کو کھلائیں۔ (مُلَخّص از بہار شریعت)

۵ ایک دن کے بچے کو بھی ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں، اُس کا تیجہ، وغیرہ بھی کرنے میں حَرَج نہیں۔

۶ جو زندہ ہیں اُن کو بھی بلکہ جو مسلمان ابھی پیدا نہیں ہوئے اُن کو بھی پیشگی (ایڈوانس میں) ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔

۷ مُسلمان جِنّات کو بھی ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں۔

۸ گیارھویں شریف، رَجَبی شریف (یعنی ۲۲ رجب المرجب کو سیّدُنا امام جعفرِ صادِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کونڈے کرنا) وغیرہ جائز ہے۔ کونڈے ہی میں کھیر کھلانا ضروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کھلاسکتے ہیں۔ اس کو گھر سے باہر بھی لے جاسکتے ہیں۔

۹ بُزُرگوں کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً "نَذر و نِیاز" کہتے ہیں اور یہ نیاز

تبرک ہے اسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۰ ایصالِ ثواب کے کھانے میں مہمان کی شرکت شرط نہیں گھر کے افراد اگر خود ہی کھالیں جب بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۱ روزانہ جتنی بار بھی کھانا کھائیں اُس میں اگر کسی نہ کسی بزرگ کے ایصالِ ثواب کی نیت کرلیں تو مدینہ ہی مدینہ۔ مثلاً ناشتے میں نیت کریں، آج کے ناشتے کا ثواب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اور آپ کے ذریعے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو پہنچے۔ دوپہر کو نیت کریں، ابھی جو کھانا کھائیں گے (یا کھایا) اُس کا ثواب سرکارِ غوثِ اعظم اور تمام اولیائے کرام علیہم الرضوان کو پہنچے، رات کو نیت کریں، ابھی جو کھائیں گے اُس کا ثواب امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اور ہر مسلمان مرد و عورت کو پہنچے۔

مسئلہ ۱۲ کھانے سے پہلے ایصالِ ثواب کریں یا کھانے کے بعد، دونوں طرح دُرست ہے۔

مسئلہ ۱۳ ہو سکے تو ہر روز (نفع پر نہیں بلکہ) اپنی بکری کا ایک فیصد اور مُلازمت کیلئے نکال لیا کریں۔ اِس رقم سے دینی کتابیں تقسیم کریں یا کسی بھی نیک کام میں

خرچ کریں ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکتیں خود ہی دیکھیں گے۔

مسئلہ ۱۴ داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جنابِ سیّدہ کی کہانی وغیرہ سب مَن گھڑت قصّے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اِسی طرح ایک پمفلٹ بنام "وصیت نامہ" لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی "شیخ احمد" کا خواب دَرج ہے یہ بھی جَعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نُقصانات وغیرہ لکھے ہیں ان کا بھی اعتبار نہ کریں۔

مسئلہ ۱۵ جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے اُمید ہے کہ سب کو پورا ملیگا۔ یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکرے ٹکرے ملے۔ (رَدُّالمُحتار)

مسئلہ ۱۶ ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ اُمید ہے کہ اِس نے جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا اُن سب کے مَجمُوعَہ کے برابر اِس کو ثواب ملے۔ مَثَلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اِس کو دس نیکیاں ملیں اب اِس نے دس مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اِس کو دس ہزار دس۔ وَ عَلیٰ ھٰذَا الْقِیاس (مُلَخَّص از فتاوی رضویہ)

مسئلہ ۱۷ ایصالِ ثواب صِرف مسلمان کو کر سکتے ہیں۔ کافِر یا مُرتَد کو ایصالِ ثواب کرنا یا اس کو مرحوم کہنا کُفر ہے۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) کیلئے دل میں نیت کر لینا کافی ہے، مَثَلاً آپ نے کسی کو ایک روپیہ خیرات دیا یا ایک بار دُرُود شریف پڑھا یا کسی کو ایک سنّت بتائی یا نیکی کی دعوت دی یا سنّتوں بھرا بیان کیا۔ اَلغَرض کوئی بھی نیکی کی۔ آپ دِل ہی دِل میں اس طرح نیت کر لیں مَثَلاً، ابھی میں نے جو سنّت بتائی اس کا ثواب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو پہنچے"۔ ان شاء اللہ عزوجل ثواب پہنچ جائے گا۔ مزید جن جن کی نیت کریں گے ان کو بھی پہنچے گا۔ دِل میں نیت ہونے کے ساتھ ساتھ زَبان سے کہہ لینا سنّتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے جیسا کہ ابھی حدیثِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ اُنہوں نے کنواں کُھدوا کر فرمایا۔ "یہ اُمِ سعد کیلئے ہے"۔

ایصالِ ثواب کا مُرَوَّجہ طریقہ

آج کل مُسلمانوں میں خُصُوصاً کھانے پر جو فاتحہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچھا ہے جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز

ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کو سامنے رکھ لیں۔ اب اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط پڑھ کر ایک بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَ لِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾

تین بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا
خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲
اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝
الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ج
وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھیے:۔

(۱) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ (البقرۃ آیت ۱۶۳) (۲) اِنَّ رَحْمَتَ
اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۵۶) (۳) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (الانبیاء آیت ۱۰۷)
(۴) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝
(الاحزاب آیت ۴۰) (۵) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۵۶)

اب دُرود شریف پڑھیے: صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تعالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الصّٰفّٰت آیت ۱۸۰)

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بلند آواز سے ''الفاتحہ'' کہے۔ سب لوگ آہستہ سے سورۃُ الفاتِحہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اِعلان کرے، ''**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دیدیجئے''۔ تمام حاضرین کہہ دیں''۔ آپکو دیا'' اب فاتحہ پڑھانے والا ایصالِ ثواب کردے۔ ایصالِ ثواب کے الفاظ لکھنے سے قبل امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہِ الرحمٰن فاتحہ سے قبل جو سورتیں وغیرہ پڑھتے تھے وہ تحریر کرتا ہوں۔

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فاتحہ کا طریقہ

سات بار دُرُودِ غوثیہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ (الْکِرَامِ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ وَاُمَّتِہِ الْکَرِیْمَۃِ[1]) وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ایک بار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴿۴﴾ اِھْدِنَا

مدینہ

[1]: اِس درود شریف میں ہلالین کا اضافہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا ہے۔

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

ایک بار:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا

نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ

يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا

خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۵۵)

سات بار:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ ﴿۳﴾ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

اور آخر میں تین بار دُرُودِ غوثیہ پڑھئے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص۷۴۶ دیکھئے)

ایصال ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یا اللہ عزوجل جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہیں) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہو سکا ہے اس کا ہمارے ناقص عَمَل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کَرَم کے شایانِ شان ثواب مَرْحَمت فرما۔ اور اسے ہماری

جانب سے اپنے پیارے محبوب، دَانائے غُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں نَذر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تَوَسُّط سے تمام انبیائے کِرام علیہم السلام تمام صَحابۂ کرام علیہم الرضوان تمام اولیائے عِظام رحمہم اللہ کی جناب میں نَذر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تَوَسُّط سے سَیِّدُنا آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام سے لیکر اب تک جتنے انسان و جِنّات مسلمان ہوئے یا قِیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا اس دَوران جن جن بزرگوں کو خُصُوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیں۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیر و مرشِد کو ایصالِ ثواب کریں۔ (فوت شُدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔)

اب حسبِ معمول دُعا ختم کر دیں۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور پانی میں ڈال دیں)۔

خبردار!

جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو، جماعت کا وقت ہوتے ہی کوئی مانع شرعی نہ ہو تو انفرادی کوشش کے ذریعے تمام مہمانوں سمیت نمازِ باجماعت کیلئے مسجد کا رخ کریں۔ بلکہ ایسے اوقات میں دعوت ہی نہ رکھیں کہ بیچ میں نماز آئے اور سُستی کے باعث معاذ اللہ جماعت فوت ہو جائے۔ دوپہر کے کھانے کیلئے بعد نماز ظہر اور شام کے کھانے کیلئے نماز عشاء مہمانوں کو بُلانے میں غالباً باجماعت نمازوں کیلئے آسانی ہے۔ میزبان، باورچی، کھانا، تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہئے کہ وقت ہو جائے تو سارا کام چھوڑ کر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ بزرگوں کی ''نیاز'' کی مصروفیت میں اللہ عزوجل کی ''نمازِ باجماعت'' میں کوتاہی بہت بڑی غلطی ہے۔

مَزار پر حاضِری کا طریقہ

بُزُرگوں کے پاس قدموں کی طرف سے حاضر ہونا چاہئے، پیچھے سے آنے کی صورت میں انہیں مُڑ کر دیکھنے کی زَحمت ہوتی ہے۔ لھٰذا مزارِ اَولیاء پر بھی پائنتی (قدموں) کی طرف سے حاضِر ہو کر قِبلہ کو پیٹھ اور صاحبِ مزار کے چہرے کی طرف رُخ کر کے کم از کم چار ہاتھ (دو گز) دُور کھڑا ہو اور اِس طرح سلام عرض کرے،

اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یا وَلِیَّ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

ایک بار سورۃُ الفاتِحہ اور 11 بار سورۃُ الْاِخلاص (اول آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر اوپر دیئے ہوئے طریقے کے

مطابق (صاحب مزار کا نام لیکر بھی) ایصالِ ثواب کرے اور دعاء مانگے،

"اَحْسَنُ الوِعاء" میں ہے ولی کے قُرب میں دعاء قبول

ہوتی ہے،

اللہ بالواسطہ کل اولیاء کا

مرا ہر ایک پورا مُدّعا ہو

ثوابِ جارِیَہ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

اوراپنے مرحُوموں کے ایصالِ ثواب

کیلئے زیادہ تعداد میں خرید کر تقسیم

کرکے خود بھی ثواب جارِیَہ کمائیے۔

ماخذ ومراجع

	کتاب	مطبوعہ		کتاب	مطبوعہ
۱	کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن	بمبئی ہند	۲۵	سنن کبری بیہقی	دارالکتب العلمیہ بیروت
۲	درمنثور	دارالفکر بیروت	۲۶	شعب الایمان بیہقی	دارالکتب العلمیہ بیروت
۳	تفسیر مظہری	ضیاء القرآن لاہور	۲۷	الفردوس بماثور الخطاب	دارالکتب العلمیہ بیروت
٤	عرفان الفرقان	بمبئی ہند	۲۸	تاریخ دمشق لابن عساکر	دار الفکر بیروت
٥	تفسیر البحر المحیط	دارالکتب العلمیۃ بیروت	۲۹	الترغیب والترہیب المنذری	دارالکتب العلمیہ بیروت
٦	صحیح بخاری	افغانستان	۳۰	مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت
۷	صحیح مسلم	افغانستان	۳۱	جامع صغیر	دارالکتب العلمیہ بیروت
۸	جامع ترمذی	دارالفکر بیروت	۳۲	کنز العمال	دارالکتب العلمیہ بیروت
۹	سنن ابوداود	داراحیاء التراث العربی بیروت	۳۳	المصنف عبدالرزاق	دارالکتب العلمیہ بیروت
۱۰	سنن نسائی	دارالجیل بیروت	۳٤	مشکوۃ المصابیح	باب المدینہ کراچی
۱۱	سنن ابن ماجہ	دارالمعرفہ بیروت	۳٥	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
۱۲	مؤطا امام مالک	دارالمعرفہ بیروت	۳٦	مراۃ المناجیح	ضیاء القرآن لاہور
۱۳	مسند امام احمد بن حنبل	دارالفکر بیروت	۳۷	تاریخ بغداد	دارالکتب العلمیہ بیروت
۱٤	مصنف ابن ابی شیبہ	دارالفکر بیروت	۳۸	منیۃ المصلی	مرکز الاولیاء لاہور
۱٥	سنن دارمی	باب المدینہ کراچی	۳۹	غنیۃ المستملی (المستملی)	باب المدینہ کراچی
۱٦	مسند ابو یعلی موصلی	دارالکتب العلمیہ بیروت	٤۰	فتاوی قاضی خان	کوئٹہ
۱۷	صحیح ابن خزیمہ	المکتب الاسلامی	٤۱	ہدایہ	ضیاء القرآن لاہور
۱۸	نوادرالاصول	دارصادر بیروت	٤۲	فتح القدیر	کوئٹہ
۱۹	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دارالکتب العلمیہ بیروت	٤۳	البحر الرائق	کوئٹہ
۲۰	معجم اوسط طبرانی	دارالکتب العلمیہ بیروت	٤٤	تبیین الحقائق	کوئٹہ
۲۱	معجم کبیر طبرانی	داراحیاء التراث العربی بیروت	٤٥	تنویر الابصار	کوئٹہ
۲۲	الکامل فی ضعفاء الرجال	دارالکتب العلمیہ بیروت	٤٦	درمختار	کوئٹہ
۲۳	المستدرک للحاکم	دارالمعرفہ بیروت	٤۷	ردالمحتار	کوئٹہ
۲٤	حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیہ بیروت	٤۸	الجوہرۃ النیرۃ	باب المدینہ کراچی

٤٩	غمز عيون البصائر	باب المدینہ کراچی	٦١	حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح	باب المدینہ کراچی
٥٠	خلاصۃ الفتاوی	کوئٹہ	٦٢	قانون شریعت	فرید بک سٹال لاہور
٥١	فتاوٰی تاتارخانیہ	باب المدینہ کراچی	٦٣	احیاء علوم الدین	دار صادر بیروت
٥٢	مراقی الفلاح	باب المدینہ کراچی	٦٤	کیمیائے سعادت	تہران
٥٣	فتاوٰی بزازیہ	کوئٹہ	٦٥	مکاشفۃ القلوب	دار الفکر بیروت
٥٤	ردالمحتار علی ردالمحتار	ہند	٦٦	شرح الصدور	دارالکتب العلمیہ بیروت
٥٥	فتاوٰی رضویہ جدید	مرکز الاولیاء لاہور	٦٧	شرح المواہب اللدنیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
٥٦	بہار شریعت	مکتبہ رضویہ کراچی	٦٨	المواہب الکبری	دارالکتب العلمیہ بیروت
٥٧	فتاوٰی امجدیہ	مکتبہ رضویہ کراچی	٦٩	اتحاف السادۃ المتقین	دارالکتب العلمیہ بیروت
٥٨	وقار الفتاوٰی	بزم وقار الدین کراچی	٧٠	اسلامی زندگی	ضیاء القرآن لاہور
٥٩	فتاوٰی عالمگیری	کوئٹہ	٧١	السلفوط	مرکز الاولیاء لاہور
٦٠	اللباب	باب المدینہ کراچی	٧٢	فتاوٰی اہلسنت (غیر مطبوعہ)	

''نماز کے اَحکام'' کے 11 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 11 نیتیں

(۱) اخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الٰہی عزوجل کا حقدار بنوں گا۔

(۲) قرآنی آیات کی زیارت کروں گا۔

(۳) اپنا وضو، غسل اور نماز درست کروں گا۔

(٤) زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔

(٥) جو نہیں جانتے انھیں مسائل سکھاؤں گا۔

(٦) اس میں موجود دعائیں ازبر (یعنی زبانی یاد) کروں گا۔

(٧) جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

(٨) یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں اُلجھوں گا۔

(٩) اس سے درس دوں گا۔

(١٠) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

(١١) حسب توفیق یہ کتاب دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔

''مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے'' (معجم کبیر طبرانی حدیث ٩٤٢، ج٦ ص ١٨٥ بیروت)

٧٨٦

قُفل مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

بقیع

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت

حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس

عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

کی تصانیف، بیانات اور ملفوظات

کی کیسٹوں اور CD's کا مرکز

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ۔ محلہ سوداگران۔ پرانی سبزی منڈی۔ باب المدینہ۔

کراچی۔ فون: 91 - 90 - 4921389 (92-21)

شہید مسجد کھارادر، باب المدینہ۔ کراچی

فون: 2314045 - 2203311 (92-21)

ای میل: maktaba@dawateislami.net

ویب سائٹ: www.dawateislami.net

فرض عُلوم پر مشتمل امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اَہم ترین تصانیف

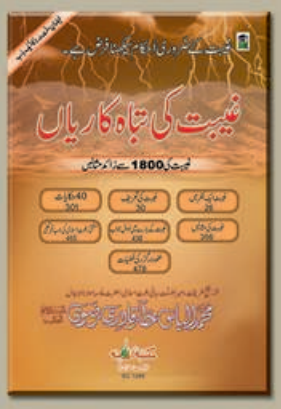

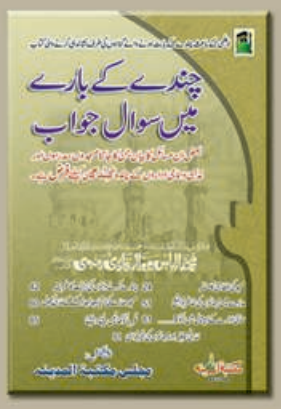

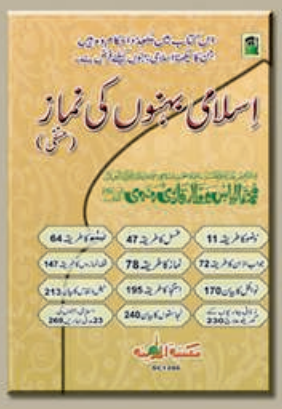

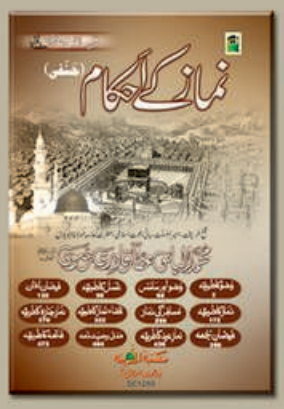

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اِصلاح کے لیے **مَدَنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 021-32203311
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون:۔ 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر۔
خان پور: ڈرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل بینک۔ فون: 4362145
سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی
فیضان مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net